عزاداری

از دیدگاہ

مرجعیّت شیعہ

مؤلفہ

آقای علی ربّانی خلخالی

ترتیب و پیشکش

سیّد محمد شبّر عبّاس

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ تارتہ متّہ ضلع جھنگ

نام کتاب : ـــــــــ عزاداری از دیدگاہ مرجعیت شیعہ

مولف : ـــــــــ آقای علی ربانی خلخالی

مترجم : ـــــــــ مولانا اثیر جاوڑی

تعداد : ـــــــــ ایک ہزار

بار : ـــــــــ اوّل سنہ ۱۹۸۸ء بمطابق سنہ ۱۴۰۹ھ

کتابت : ـــــــــ دارالکتابت حضرت کیلیانوالہ (گوجرانوالہ)

مطبع : ـــــــــ

ناشر ـــــــــ ولی العصر ٹرسٹ، رتہ متہ، ضلع جھنگ

ـــــ اسٹاکسٹ ـــــ

- افتخار بک ڈپو، مین بازار، اسلام پورہ - لاہور

یا علیؑ مدد مولا علیؑ مدد

انتساب

حضرت خامس آلِ عبا سید الشہدار امام حسین علیہ السلام

کے نام

ؔ

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے

اِسلام زندہ ہوگیا بس کربلا کے بعد

خاکپائے اہلبیت

سیّد محمد شبّر عباس

... بارے میں نقز بباً ایک سو سے زائد علماء اعلام کے ارشادات گرامیقدر درج کیے گئے ہیں اس دور پر آشوب میں جب کہ عزاداری حضرت سیّد الشہداء علیہ السلام پر چاروں طرف سے مخالفانہ یورش ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ اس کو بدعت تصور کرتا ہے اور نوجوان لوگ اس میں ترمیم وتنسیخ چاہتے ہیں میری دلی خواہش تھی کہ یہ کتاب ترجمہ کی صورت میں شائع ہو سکے۔ اس کتاب کا حاصل کرنا بھی مشکل تھا مگر بفضلہ تعالے باآسانی دستیاب ہو گئی اور اردو ترجمہ بھی حسب منشا ہو گیا۔ اور ہمارا ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ اس کتاب کو بصورت اردو ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

میں نے اس کتاب کو جاذب نظر بنانے کے لیے متعلقہ علماء اعلام کی تصاویر بھی شامل کتاب کی ہیں عزاداری امام حسین علیہ السلام سے متعلق یہ کتاب ایک ایسی دستاویز ہے کہ جس پر علماء اعلام کی مہر تصدیق ثبت ہے

... طرف سے جو کتاب بھی شائع ہوتی ہے اس میں ترجمہ کرنے والوں اور ٹرسٹ کے دوسرے لوگوں کو ان کا حق خدمت ادا کر دیا جاتا ہے۔ اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے جملہ حقوق مستقلاً ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ کے حق محفوظ ہیں۔ میں مولانا محمد حسین اکبر فاضل قم کا ممنون ہوں کہ موصوف نے مولانا اثیر صاحب کی زیارات کی روانگی کے بعد بے لوث اس اردو ترجمہ پر نظر فرمائی اور کتاب ہذا کی زیبائش اور جاذبیت کو نمایاں کرنے کے لیے علماء اعلام کی تصاویر بھی عنایت فرمائی۔ جو کہ شامل کی گئی ہیں۔

خداوند تعالے کی بارگاہ میں یہ دعا ہے کہ اس کتاب عزا کا نام روشن سے روشن تر ہو اس کی افادیت عام ہو۔ اور اس کا ثواب میرے والدین اور بزرگوں کی ارواح کو پہنچے۔ وما توفیقی الا باللہ ۔ "سیّد محمد شبّر عباس"

"ولی العصر ٹرسٹ رتّہ متّہ ضلع جھنگ"

خصوصی توجہ

زیر نظر کتاب میں علمائے اعلام سے جو فتاویٰ پوچھے گئے ہیں اور علمائے اعلام نے اپنے جوابات مرحمت فرمائے ہیں وہ سب کے سب غیر شیعہ افراد کی طرف سے کیئے گئے اعتراضات ہیں۔ بلکہ تمام اعتراضات ظاہر میں شیعہ اور باطن میں مخالفین مذہب شیعہ کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں۔ علمائے اعلام اور مراجع عظام کے جوابات سے دشمنان عزاداری سید الشہداء بھی راہ حق کو تلاش کر سکتے ہیں۔ اور عزاداران امام مظلومؑ بھی اپنے ایمان و ایقان میں اضافے کا سامان تلاش کر سکتے ہیں!

دوسری اشاعت کا مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد و الہ الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین الی قیام یوم الدین۔

زیر نظر کتاب۔ مراسم عزا کی طرف متوجہ کرنے کی خاطر علمائے اعلام کے فتاویٰ کا ترجمہ ہے۔ البتہ عزاداری کے سلسلہ میں چند ضروری اضافہ جات ہم نے از خود کیئے ہیں۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۹۹ھ کی عید الاضحیٰ پر ہم نے شائع کیا تھا اور دوسرے ایڈیشن کی اشاعت ہر مراجع تقلید علمائے اعلام اور حوزہ علمیہ قم کے قابل فخر اساتذہ کے حکم نما ارشادات کے بعد شائع کیا جاتا ہے۔

۱۴۰۰ھ کی دوسری محرم جو پندرہویں صدی ہجری کا نقطہ آغاز معلوم ہوتی ہے کہ موقع پر آیت اللہ العظمیٰ آقائے خمینی کے اس پیغام کا عزاداری سے متعلق حصہ بھی پیش خدمت ہے جو انہوں نے یکم محرم الحرام کو قم کے واعظین۔ اور مذہبی خطباء کو دوران ملاقات دیا ہے جس میں عزاداری کی عظمت، ذاکری کی اہمیت اور سید الشہداء پر گریہ کی قیمت پر تبصرہ فرمایا ہے۔

علاوہ ازیں سرکار آیۃ اللہ آقائے گلپایگانی مجاہد کبیر کے اس خطاب کا عزاداری سے متعلق کچھ حصہ بھی پیش کیا جارہا ہے۔ جو انہوں نے قم کی مسجد اعظم میں عشرہ محرم کے بھیجے جانے والے فاضل اور مبلغ طلبہ کو فرمایا ہے۔

مذہب کا بیمہ کرایا ہے

آیۃ اللہ خمینی کے خطاب کا حصّہ:

(شب اوّل محرم ۱۴۰۱ھ واعظین وذاکرین قم کے اجتماع میں)

یہ تو مسلم ہے کہ حق غالب اور کامیاب ہے۔ ہمیں صرف اس نعرہ تک محدود نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں غلبہ حق کے سربستہ راز کو معلوم کرنا چاہیئے۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ہماری کامیابی کا راز کیا ہے ہمارے سامنے اپنی تاریخ کا ایک طویل ترین دور ہے جو حضرت علی کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک پھیلا ہوا ہے ایک وہ وقت بھی تھا جب ہماری تعداد کم تھی۔ بلکہ نہ ہوتے کے برابر تھی اب بحمد اللہ ہماری تعداد کافی ہے۔ لیکن دیگر مذاہب کے مقابلہ میں تو زیادہ نہیں البتہ سابقہ ادوار کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ملت شیعہ کی بقاء ممالک اسلامیہ کی بقاء اور شیعہ حکومتوں کی بقاء کا کیا راز ہے؟ ہمیں یہ راز معلوم کر لینے کے بعد اسے یاد رکھنا ہوگا۔

ملت مسلم بالعموم اور مسلک شیعہ بالخصوص کی بقا کے اسباب میں سے عظیم اور اہم ترین سبب نواسہ رسول کا واقعہ کربلا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ فرزند زہرا نے مذہب کا ہمیشہ کے لیے بیمہ کرا لیا ہے۔ برادر زینب نے اپنے عمل سے

چاہتے ہیں تو ہمیں اس راز کا تحفظ کرنا ہو گا ...
کے اس واہمہ کے علی الرغم کر ۔۔۔ ایک وقت تھا جب مجالس عزا کا انعقاد سیاسی ضرورت تھی اب اس کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اب رونا دھونا ختم ہونا چاہیئے ہمیں اپنی طویل تاریخ میں ان مجالس عزا کو برقرار رکھتا ہو گا۔ یہ مجالس عزا حکم آئمہ سے منعقد کی جاتی تھیں اور اب بھی رہنا چاہیئے۔ انہیں بلا ضرورت سمجھنے والے لوگ اشتباہ اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

حضرت امام باقر علیہ السلام کی وصیت:

امام محمد باقرؑ زندگی کے آخری لمحات میں وصیت فرماتے ہیں کہ میری شہادت کے بعد دس برس تک ہر سال ایام حج میں مقام منی پر نوحہ خوانی کرائی جائے یہ کیا ہے؟ کیا امامؑ باقر کو گریہ کی ضرورت تھی؟ ایام حج کے دوران مقام منی پر گریہ کو امام باقرؑ کیا کرنا چاہتے تھے؟

یہی بنیادی اور قابل توجہ نقطہ ہے اور یہی عین فطرت ہے کہ جب بعد از شہادت ایام حج میں دس برس تک گریہ کیا جائے گا۔ دور دراز کے ممالک سے لوگ آئیں گے وہ رونیوالوں کو روتا دیکھیں گے تو وہ پوچھیں گے رونیوالے کسے رو رہے ہیں؟ اور کیوں رو رہے ہیں؟ جب انہیں بتایا جائے گا۔ تو انہیں ظلم ظالم۔ اور مظلوم سے آشنائی ہو گی۔ اس سے مظلوم کو قوت ملے گی اور ظالم ذلیل و

کربلا محتاج گریہ ہے؟ آخر آئمہ نے عزاداری پر اس قدر اصرار کیوں فرمایا ہے کہ اجتماعات منعقد کرو۔ غریب کربلا کی غربت پر آنسو بہانا اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ عزاداری کے ذریعہ شیعہ ہمارے مسلک کا تحفظ کریں۔ یوم عاشور جلوسہائے عزا ہمیں کسی قسم کی تبدیلی کا سوچنا بھی مت۔ ان جلوسوں کو کسی قسم کے لانگ مارچ کی شکل مت دینا۔ انہیں اپنی سابقہ روشن اور روایات کے مطابق۔ اسی سینہ ہائی ماتم اور نوحہ خوانی کے ساتھ بلکہ اگر ہو سکے تو سابقہ روایات سے بھی زیادہ ہر عظمت طریقہ سے برقرار رکھا جائے۔ یہی کامیابی کا راز ہے۔ لانگ مارچ ایک سیاسی مقام ہے اسے الگ رہنے دیں۔ پورے ملک کو امام بارگاہ ہونا چاہیئے۔ ہر شخص کو ذاکر اور ہر شخص کو عزادار ہونا چاہیئے اس سے زیادہ اتحاد کہاں ملے گا؟ دنیا میں سے کون ایسی قوم جو ہماری طرح متحد ہو؟ یہ اتحاد کس کی پیداوار ہے؟ یہ غریب کربلا کی نوازش ہے۔

تمام اسلامی ممالک اور مسلم اقوام میں یوم عاشور۔ یوم نہم۔ یوم ہشتم وغیرہ میں جلوس ہائے عزا کا تحفظ انتہائی ضروری ہے۔ ہاں ان جلوسوں میں غیر شرعی امور کا اچھے طریقے سے محاسبہ کیا جائے اور شرعی امور برقرار رکھے جائیں۔ ایسے با عظمت عظیم جلوس آپ کو اور کہیں بھی نہ ملیں گے۔ دنیا کا وہ کون سا حصہ ہے۔ جس میں اتنے عظیم جلوس منظم ہوں؟ آپ ہندوستان پاکستان، افغانستان اور عراق وغیرہ کسی ملک میں چلے جائیں اور ان جلوسوں کی عظمت و شکوہ ملاحظہ فرمائیں

کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے یہ صاف ... نہیں دیں گے۔ ایک وقت تھا جب شیطانی ہتھکنڈوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیں گے۔ ایک وقت تھا جب ان غیر ملکی لوگوں نے ہمارے اتحاد کو پارہ پارہ کیا۔ علماء اور نسل جوان کو ایک دوسرے سے دور کیا۔ ان لوگوں کے مخصوص مقاصد تھے۔ ان کا مقصد ہمیں غفلت سے دوچار کرنا تھا۔ علماء میں اپنے ایجنٹ چھوڑے جنہوں نے علماء کو جوانوں سے جدا کرنے کے لیے کہنا شروع کیا کہ یہ داڑھی منڈے بیدین ہیں۔ دوسری طرف نوجوانوں میں ان کے ایجنٹوں نے کہنا شروع کیا۔ یہ علمأ انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔ دونوں طرف اسی قسم کی نفرت انگیز باتیں کر کر کے باہمی نفرتوں میں اضافہ کیا۔ اب آپ خود سوچیں اس کا نفع کسے حاصل ہوا۔ انہی لوگوں کو جو چاہتے تھے کہ ہمارے تیل کی دولت پر عیاشیاں کریں۔ یوں یہ لوگ ہمیں ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں۔ ہمارے درمیان نفرتوں کے بیج بوتے ہیں تاکہ ہمارا باہمی اتحاد لخت لخت ہو جائے جب اتحاد ختم ہو گیا پھر یہ لوگ من مانی کریں گے اور ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ جب کہ محرم قریب سے کچھ باتیں سننے میں آرہی ہیں خدا کرے یہ باتیں غلط ہوں ان کی طرف کہا جا رہا ہے کہ ہماری نسل کے یا کوئی نوجوان جو دوسروں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں کہہ رہے ہیں کہ اگر ایک عام آدمی عزا پڑھ دیتا ہے تو کہتے ہیں اب کسی دوسری مجلس کی ضرورت نہیں انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ جو لوگ عزاداری کی مخالفت کرتے ہیں یہ وہی ہیں جو علمائے دین کے دشمن تھے۔ یونیورسٹی میں تعلیم کے مخالف تھے۔ کارخانوں میں مزدور کے مخالف تھے۔ کھیتوں میں کاشتکاروں کے مخالف تھے۔ یہی وہ

راہ پر لگائیں تو ہم کامیاب ہوں گے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس اتحاد کی قدر و منزلت کی عزت کریں اور ہمارے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دینا چاہیئے!

ہمارے جوانوں کو اس طرف خصوصی توجہ دینا چاہیئے۔ ابھی تک معاملات ہمارے ہاتھ میں ہیں لیکن استعماری ایجنٹ ہمارے موثر ترین اور کام کے آدمیوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک کر کے ختم کرنا چاہتے ہیں ہماری مجالس عزا مساجد میں اجتماعات ہماری ہفتہ وار مجالس عزا وغیرہ جیسے تمام مراکز اتحاد کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اگر دوسرے ممالک اپنی ملت کے ہر طبقہ فکر میں کلی طور پر اتحاد و یگانگت پیدا کرنا چاہیں تو ان کے لیے قطعاً ناممکن ہے۔ اگر ہمارے جیسا اتحاد پیدا کرنے کی خاطر یہ لوگ اربوں ڈالر بھی خرچ کر ڈالیں تو بھی ان کے لیے ممکن نہیں ہے۔ ہمارا یہ اتحاد وغریب کربلا کا مرہون منت ہے۔ شہید کربلا نے ہمیں متحد کر دیا ہے۔ وہ سیّد الشہداء جن کی وجہ سے ہمیں یہ اتحاد نصیب ہوا ہے کیا ہم انہیں رونا بند کر دیں۔ ان پر اظہار غم نہ کریں۔ حالانکہ اسی گریہ ہی نے ہمیں اتحاد کی عظیم تر دولت سے نوازا ہے۔ یہ شیطانی ہتھکنڈے ہیں۔ اور شیطانی چبائے ہوئے لقمے ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ یہ عظیم اتحاد ہم سے چھین لیں ان کے جال میں نہ پھنسو اے جوانو! اسی عزاداری نے آج تک ہمیں تحفظ دیا ہے۔ اسی عزاداری نے ہمارے ملک کو محفوظ رکھا ہے۔ علماء و ذاکرین کی شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ مجالس عزا پڑھیں اور انہیں کا شرعی وظیفہ ہے کہ اپنے جلوسوں کو پرعظمت بنائیں۔ ماتمی دستے سینہ زنی کریں۔ خلاف شریعت امور سے پرہیز کریں لیکن

رہیں تو بھی سید الشہداء کو تو ان کا کوئی فائدہ نہیں البتہ ہمیں ... فائدہ پہنچے گا
آپ اخروی نفع کو الگ رکھیں صرف دنیاوی فائدہ ہی دیکھ لیں۔ ہمارا اتحاد اسی غریب پر رونے کی وجہ سے ہے۔ یہ ان استعماری ایجنٹوں کی کوشش ہے کہ یہ مورچہ ہم سے چھین لیں۔ ظاہراً یہ لوگ ہم میں سے ہیں۔ اور نیک مزاج اور سادہ فیشن ہیں یہ ان کے فریب میں آچکے ہیں۔ لیکن یہ سادہ لوح افراد کیا جانیں کہ ان کی پشت پر کس کا ہاتھ ہے۔ انہی لوگوں کا ہاتھ ہے جو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں خواب غفلت سے جاگنا چاہیئے ہماری پوری قوم کو بیدار ہونا چاہیئے۔ ایک اور بات جس کی میں پوری قوم سے خواہش کروں گا۔ قوم کے ہر طبقہ سے گزارش کروں گا کہ ہمیں ایک ایسے اجنبی دشمن سے واسطہ پڑا ہوا ہے جو ہماری اس آزادی اور مملکت کو تار تار کرنا چاہتا ہے۔

اور عزاداری

۲۳ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ مسجد اعظم قم میں بعد از درس، عشرہ محرم کی تعطیلات کے موقعہ پر مبلغ طلبہ قم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا!

تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوًا فی الارض ولا فسادًا والعاقبۃ للمتقین۔

دار آخرت ہم نے لوگوں سے مخصوص کر رکھا ہے جو روئے ارض پر نہ تکبر کرتے ہیں اور نہ تخریب کاری کرتے ہیں انجام خیر متقین کے لیے ہے۔

ہر طبقہ فکر کے ہر فرد کو اپنے عمل اپنے اخلاق اپنے مال، اپنے قلم اور اپنی زبان سے جمہوری اسلامی ایران کی مدد کرنا چاہیئے۔ مگر سب سے پہلے مصائب غریب کربلا از آغاز تا انجام بیان کیئے جائیں۔ اور سنے جائیں تاکہ مذہب شیعہ لوگوں کے دلوں سے مٹ نہ جائے، ایک وقت تھا جب ایران یا دیگر اسلامی ممالک میں جہاں کہیں شیعہ آبادی تھی مراسم عزاداری بجا نہیں لائے جاتے تھے۔ تو دشمنان اسلام ہماری اس غفلت سے خوش تھے۔ کیونکہ اس عزاداری کی برکت سے لوگ اپنے حقوق سے آگاہ ہوتے ہیں۔ مبلغین بہت سے فراموش امور یاد دلاتے ہیں۔ خطباء عوام کو دین کے ساتھ دنیا میں رہنے کا سلیقہ بتاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ استعمار ہمارے ساتھ کیا کر رہا ہے اور ہمیں کس طرح لوٹ رہا ہے۔

ہیں اسی لیے رضا شاہ اول کے دور میں عزاداری ...
بندی کی گئی تھی اور ایران میں عزاداری کے خلاف حکم امتناعی جاری کر دیا گیا۔
عزادار اپنے گھروں کے اندر عزاداری کرنے لگے۔ سرکاری جاسوس آتے مجلس عزا دیکھتے۔ جاکر رپورٹ کرتے پھر پولیس آتی عزاداروں کو گرفتار کرتی تھانہ میں لے جاتی اور جسمانی تشدد کرتی حتی کہ عزادار مجلس عزا کے لیے حکمران جسے دیہاتوں میں چلے جاتے۔ لیکن وہاں بھی مجلس عزا کو تحفظ نہ ہوتا۔ یو۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے لوگ سائیکل پر سوار ہو کر جاتے اور مجلس عزا کی نگرانی کرتے تھے کہ کہیں ذاکر یا مقرر امام حسین کا نام نہ لے۔ پورے ملک میں اس سے بھی بدتر صورت حال تھی۔ بحمداللہ وہ تمام پابندیاں ختم ہو گئیں اور لوگ اپنی فطرت کے مطابق عزاداری جو مشن امام حسین اور مقصد رسالت کے احیاء کا ایک ذریعہ تھی کہ ایک خاص فکر اور پہلے سے زیادہ اہتمام کے ساتھ از سر نو مرتب کر لیا۔

جب ان لوگوں نے دیکھا کہ طاقت اور تشدد سے یہ لوگ عزاداری سے باز نہیں آتے اور ذکر اہلبیت مظلوم کی حمایت اور ظالم سے جنگ نہیں کرتے تو انہوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا اپنی طرف سے غلط صغری کبری مرتب کر کے ناپختہ اور خام فکر نوجوانوں کو یہ کہہ کر اپنے جال میں پھنسایا۔ امام حسین رونے کے لیے تو شہید نہیں ہوا۔ رونے سے کیا فائدہ ہوگا۔ یہ لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ یہی رونا ہی تو تھا جس کے لیے آئمہ نے تاکید کی ہے اور فرمایا ہے۔ کہ ظلم و جور کا مقابلہ کرنے کے لیے امام حسین کی عزاداری کرو۔ اسی عزاداری نے اموی حکومت کے ایوان جبر و استبداد کی جولیں ہلائیں۔ اسی عزاداری نے بڑے بڑے

استبدادی کے سادہ لوح اور کم عقل لوگوں کو اس عزاداری سے روک نہیں ہو سکتے ظلم کے خلاف خاموش تلوار ہے۔ حالانکہ اسی عزاداری سے ظلم کے خلاف ذہن تیار ہوتا ہے اور اسی عزاداری سے لوگ اس بات پر تیار ہوتے ہیں کہ۔ دین مقاصد دین اور اجتماعی و شخصی آزادی کیلئے لوگ متحد ہو کر قربانیاں دیں۔ اگر ایک معمولی سا عرصہ بلا عزاداری بیت جائے تو آپ دیکھیں گے کہ لوگوں اور دین کے مابین ایک وسیع خلیج حائل ہو جائے گی۔ لوگ اسلامؑ اور مقاصد اسلام سے بے بہرہ ہو کر رہ جائیں۔ اگر عزاداری کی جگہ صرف تقاریر کا سلسلہ تقاریر اور خطابت کا سلسلہ شروع کر دیا جائے تو جو ثمرات ہم عزاداری سے حاصل کر رہے ہیں ان کا عشر عشیر بھی ہمیں نہ مل سکے گا۔ اگر مطلوبہ فوائد حاصل ہو بھی جائیں تو یہ سلسلہ زیادہ دیر تک چل نہ سکے گا اس کی تاثیر ختم ہو جائے گی۔ ہر دیہات، ہر شہر اور ہر جگہ ہر ترویج اصول و مجالس عزا کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اگر عزاداری نہ اسے تو اجتماعات میں یہ عمومیت نہ رہے عزاداری لوگوں کا دین بن چکی ہے۔ عزاداری دین ہے۔ عزاداری لوگوں کے گوشت پوست اور خون میں شامل ہو چکی ہے اگر عزاداری کو روکنے کی کوشش کی گئی تو دوسری قسم کی مجالس کو بند کرتے ہیں بہت جلد کامیاب ہو جائے گی آج کل دوسرے ممالک مثلاً ہندوستان، پاکستان افغانستان اور عراق وغیرہ میں جہاں کہیں چار شیعہ بھی ہوں ایام عزا میں ایسے کام کرتے ہیں کہ تمام لوگ دین اور مقاصد دین کی طرف متوجہ ضرور ہو جاتے ہیں اور امام حسین کے جہاد کی عظمت واضح تر ہو جاتی ہے۔ ہم نے مسلسل سنا ہے کہ ہندوستان (اور پاکستان) میں عزادار یا حسین کہہ کر دہکتے انگاروں پر چلے جاتے

صرف اس لیے کہ امام حسین نے ظلم کے خلاف قیام کیا ہے۔ امام حسین نے ظالم کے ظلم کو آشکارا کرنے کی خاطر ایسا کیا ہے۔ مگر آج کل ہم سنتے ہیں ان مراسم عزا کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور ازراہ مذاق کہا جاتا ہے۔ اور سینہ زنی کر کے ماتم کر کے اور آنسو بہا کر ظلم کا مقابلہ کریں۔ اگر ہم عزاداری کے تمام انفرادی اور اجتماعی مفادات سے صرف نظر بھی کر لیں تو یہی فائدہ ہی کیا کم ہے کہ ہر سال عزاداری سے متاثر ہو کر کتنے افراد حلقہ بگوش شیعیت ہو جاتے ہیں بعض مقامات پر بالخصوص ایسے معجزات بھی رونما ہوتے ہیں جن سے انہیں مسلک شیعہ کی حقانیت کا یقین ہو جاتا ہے۔ اب ہمارے بعض عزیز نوجوان جو خود فریب خوردہ ہیں دوسروں کو فریب دیتے ہیں۔ عزاداری نہ واجب ہے نہ مستحب یاد رکھو اگر کوئی شخص منبر پر جائے اور مصائب نہ پڑھے تو وہ منکر کا مرتکب ہوا ہے۔ اسے سرزنش کریں۔ بطور نہی عن المنکر سے منع کر کے اس کی بازپرس کیجئے کہ آپ نے مصائب کیوں نہیں پڑھا۔

انشاءاللہ اب جب کہ آپ شہروں اور ضلعوں میں جائیں گے سابقہ روایات کے مطابق بلکہ ان سے زیادہ عظمت و شکوہ سے مجالس عزا کا انعقاد کرنا۔ نسل نو کو خوش اخلاقی سے اپنے قریب کر کے سمجھایئے کہ عزاداری کی مخالفت استعماری طاقتوں کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں

پر زور دو۔ سرور انبیاء کا اخلاق بتاؤ اخلاق آئمہ سے لوگوں کو آگاہ کرو بالخصوص مصائب آئمہ بیان کرو مصائب ہی سے ان کے مقاصد کا احیاء ہوتا ہے۔

رحم اللہ من احیا امرنا " جو ہمارے حکم کو زندہ کرے خدا اس پر رحمت کرے۔ الا و من مات علی بغض آل محمد مات کافراً

الا و من مات علی بغض آل محمد لم یشم را ئحۃ الجنۃ

(مولف کامل بھائی عماد الدین طبری)

سے سوال

حضرت فقیہ عالی قدر آقائی الحاج شیخ حسین علی منتظری مدظلہ السامی

مخلصانہ تسلیمات کے بعد!

گزارش ہے کہ مولائے کونین امام حسین کی شہادت کے بعد بطور یاد مجالس عزا اور سوگواری منعقد کی جاتی ہیں ان مجالس عزا کے ذریعہ ظالمین کے مظالم اور ستمگروں کے کیئے گئے ستم سے عزاداروں کو آشنا کرایا جاتا ہے۔ استعماری طاقتوں کے ہتھکنڈوں سے بھی انہی مجالس عزا میں پردہ اٹھایا جاتا ہے۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ لوگ غیر شعوری طور پر اور کچھ دانستہ مخصوص مقاصد کے پیش نظر مجالس عزا کی نہ صرف مخالفت کرتے ہیں بلکہ رسمی طور پر منعقدہ مجالس عزا کو خرافات اور فضول کہتے ہوئے ہیں۔ براہ نوازش موجودہ رسمی مجالس عزا کے متعلق کچھ نو فرمادیجئے تاکہ ان مفسرین اور مفکرین کے خلاف بطور دلیل پیش کی جاسکے۔

(اللہ آپ کا مبارک سایہ دائمی رکھے)

(ربانی خلخالی - ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ)

حضرت آیة الله العظمی فقیه عالیقدر آقای حاج شیخ حسینعلی منتظری

با ابلاغ عرض اخلاص پس از شهادت مولینا و مولی الکونین حضرت سید الشهداء الحسین و ارواح العالمین فداه همیشه مجالس عزا و سوگواری برای حضرتش برگزار شده و تشکیل داده میشود و در همین مجالس مظالم ظالمین و ستم ستمگران و مطالبی پیرامون استعمارگران نیز بازگو شده و میشود بیداری و توجه مستمعین بیشتر میگردد مع الاسف عده ای از طلاب و یا مغرض با برگزاری مجالس مخالفت نموده و آن را از خرافات میشمارند لطفا حضرتعالی نظر خود را راجع باقامه چنین مجالس تعزیه و سوگواری مرقوم فرمائید تا در مقابل مغرضین و مفسدین حجت باشد ادام الله ظلکم الشریف

الحقیر ربانی خلخالی

۲۸ ذی الحجه ۱۴۰۱

حسین علی منتظری کا سید الشہداء علیہ السلام کی

مجالسِ عزا کے بارے میں نظریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! جہاں تک مجالس عزا خواہ ان کا تعلق ذکر غریب کربلا سے ہے یا دیگر ائمہ کرام سے کی افادیت کا تعلق ہے تو یہ نہ کسی سے پوشیدہ ہے اور نہ محتاج سوال و جواب ہے۔ یہی مجالس عزا ہمیشہ سے ذریعہ ہدایت و تبلیغ احکام دین مبین اسلام اور ظلم و استبداد کی استعماری ہتھکنڈوں سے نبرد آزمائی کے لیے مضبوط اور مستحکم مورچہ زنی رہی ہیں۔

تمام مومن بہن اور بھائیوں کا فریضہ ہے کہ انتہائی خلوص اور عقیدت کے ساتھ شہید نینوا کے نام سے منعقدہ مجالس عزا میں شرکت کریں اور ذاکرین واعظین اور مقررین کا فریضہ ہے کہ وہ دوران بیان مظلوم کربلا کے مقدس مشن اعلائے کلمہ اسلام امر بالمعروف نہی عن المنکر اور ظلم و جور سے جنگ کو نہ بھولیں اور لوگوں کو روز مرہ کے مسائل سے آگاہ کریں اللہ تعالے ہمیں شیعیان حسینؑ سے بنائے۔ اللہ ہمیں آپ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ تمام مسلمان بھائیوں کو سلام ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ۔ (حسین علی منتظری) (قم المقدسہ)

امام حسین علیه السلام

بسم الله الرحمن الرحیم

برکات مجالس عزاداری حضرت سید الشهداء روحی و ارواح العالمین له الفداء و سایر ائمه اطهار علیهم السلام

علیهم اجمعین برای هیچ کس پوشیده نیست و احتیاج به سؤال و جواب ندارد - این مجالس همیشه

پایگاه ارشاد و تبلیغ احکام دین مبین اسلام و سنگر مبارزه با استبداد و استعمار بوده

است. بر برادران و خواهران مسلمان است که با اقامه این مجالس و شرکت در

آنها مراتب ارادت و اخلاص خود را نسبت به سالار شهیدان ابراز دارند و بر وعاظ و خطبا

و گویندگان است که هدف مقدس آن حضرت که همانا اعلاء کلمه اسلام و امر به معروف و

نهی از منکر و مبارزه با ظلم و استبداد بوده است تعقیب نمایند و مردم را به مسائل روز و وظایف

اسلامی خود آگاه سازند جعلنا الله تعالی من شیعته و رزقنا الاقتداء بسیرته والسلام علی جمیع

اخواننا المسلمین و رحمة الله و برکاته ۲۹ ذی الحجة ۱۴۰۱ ق

حسینعلی منتظری

۲۹ ذی الحجه ۱۴۰۱ قم

کے علماء سے خطاب

۲۹ شعبان ۱۴۰۲ھ

● مجالس عزا ہی ہے جو سپر طاقت کا رخ موڑ سکتی ہیں۔

یہ مت سمجھو کہ اگر یہ مجالس عزا نہ ہوتیں۔ یہ سینہ زنی۔ ماتم اور نوحہ خوانی نہ ہوتی تو آپ ۱۵ افراد کی کامیابی حاصل کر لیتے۔ کوئی طاقت ۱۵ افراد کو اس صورت میں کامیاب نہیں کر سکتی تھی جس صورت میں کامیاب ہوا ہے یہ صرف خون غریب کربلا کی طاقت کا نتیجہ ہے۔ آئندہ کے لیے بھی یاد رکھو کہ عالمی طاقتیں جو اس وقت اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ آپ کے خلاف متحد ہو چکی ہیں اگر انہیں شکست دی جا سکتی ہے تو صرف مجالس عزا کے ذریعہ ... یہ عزاداری غریب کربلا۔ آپ کی بے مثالی قربانی اپنے عزیز و اقارب کی فداکاری کا تذکرہ ہی تو ہے جو آپ کے جوانوں کو میدان جنگ میں جانے پر آمادہ کرتا ہے۔ اور جس جوان کو سعادت نصیب نہ ہو وہ غم زدہ ہو جاتا ہے۔ عزاداری میں مخدرات کربلا کا تذکرہ ہی تو ہے جو ماؤں کو وہ جذبہ عنایت کرتا ہے جس کے نتیجہ میں مائیں اپنے جگر گوشوں کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے پاس لاتی ہیں اور یہ کہہ کے جاتی ہے کہ ابھی تک۔ ایک یا دو اور باقی ہیں۔ دعائے کمیل۔ دیگر دعاؤں اور عزاداری کے ہی اجتماعات کی برکت ہی تو ہے کہ آپ کی جمعیت اور اتحاد نے اسلام

ہماری قوم کو مجالس کی عظمت و اہمیت اور افادیت سے مطلع رہنا چاہیئے کہ عزاداری ہیں قوم کی زندگی ہے۔ عشرہ محرم کے دن ہوں یا ان کے علاوہ ہفتہ وار مجالس عزا ہوں اگر اس کی مرکزی افادیت کو سمجھ لیا جائے۔

توجیہ اپنی مملکت کا کما حقہ تحفظ کر لے گی۔ مجھے امید ہے کہ مجالس عزا کو بہتر سے بہتر بنانے کی ممکن کوشش کی جائے گی۔ انشاءاللہ

بڑے بڑے خطیبوں سے لے کر چھوٹے چھوٹے نوحہ خوانوں تک ہر ایک کا اپنا مقام اور اپنا اثر ہے ایسے افراد جو منبر سے نیچے کھڑے ہو کر ایک یا چند اشعار پڑھتے ہیں اور ایسے افراد جو بر سر منبر خطبہ دیتے ہیں ہر ایک کا اپنے مقام پر مخصوص اثر ہے اور یہ جعلی اثر نہیں بلکہ فطری اور طبعی اثر ہے۔ ممکن ہے ان میں سے بعض افراد خود اپنے اس اثر سے آشنا نہ ہوں۔

اس وقت ہم ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ ہماری قوم نے ایک حیرت انگیز انقلاب کو جنم دیا ہے۔ ایسا انقلاب جس کی نظر تاریخ عالم میں بہت کم ملے گی ہمارا ملک ایک ایسا ملک تھا جو اپنا سب کچھ اغیار کے حوالہ کر چکا تھا حتیٰ کہ انسانی شرافت بھی اغیار کے قدموں میں ڈال چکا تھا۔ ہماری ہر چیز گروی رکھی جا چکی تھی۔

اسی ملک میں ہماری قوم نے اپنی عظمت رفتہ کو اگر حاصل کیا ہے تو اس میں کسی کا کوئی کمال نہیں ہے فقط اور فقط مجالس عزا کا فیض ہے۔ انہی مجالس عزا

سے گزرنیوالا ایک قطرہ سیل بلا بن کر ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہی کے محلات کو غرق کردے۔

مقدمہ

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ قیام سیّدالشہداء اور آپ کے اقدام کی تعریف کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ امام حسین تاریخ انسانیت کا معروف ترین فرد ہے امّت مسلمہ کا وہ کون فرد ہے جو آپ کی ذات سے ناواقف ہو بلکہ غیر مسلم افراد میں سے بھی کوئی کم نصیب ہی امام حسین سے ناآشنا ہوگا واقعہ کربلا تاریخ اسلام نہیں بلکہ تاریخ انسانیت کا رنگین ترین صفحہ ہے۔ امام حسین نے اپنی مظلومانہ شہادت کی بدولت عالم انسانیت کے انسانی ضمیر پر قبضہ کرلیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مذہبی علماء تعصب کی عینک اتار کر سیرت امام حسین کو اپنے لیے مشعل راہ قرار دے کر۔ اتحاد۔ یگانگت۔ فکری ہم آہنگی۔ اور ملی وحدت پیدا کرنے کی کوشش کریں تو بہت کم عرصہ میں بہت بڑے مفادات حاصل کرلیں۔ اور پورا کرہ ارض گہوارۂ امن بن جائے۔

اگر صدیوں پر محیط حیات امام حسین کا راز تلاش کیا جائے تو بآسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ ایک طرف ایثار امام حسین منطقی ایثار سے اور دوسری طرف انسانی ضمیر کے تمام جذبات کی گہرائیوں میں اس کے اثرات اترے ہوئے ہیں۔۔

آئمہ اہلبیتؑ نے عزاداری غریب کربلا کی وصیت فرمائی ہے آئمہ کی اس وصیت

کے مطابق یزید نے امام حسین اور آپ کے انصار کو تیغ جفا سے شہید کر ڈالا ہے۔ لیکن فی الواقع امام حسین نے نہ صرف یزید کو بلکہ پورے اموی خاندان کو اپنی تیغ مظلومی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا ہے[2]۔

میبسور ماربین جرمن ایک دوسری جگہ پر اشارہ کرتا ہے کہ یہ درست ہے۔ کہ امام حسین کا تعین نسبت عرب سے تھا لیکن امام حسین صرف عرب نہیں بلکہ ہر قوم کی آواز کی روح۔ اور معیار حق و باطل ہو چکا ہے۔ آج عربوں کی نسبت غیر عرب حسین کو زیادہ چاہتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں یزید عرب کا حکمران تھا لیکن از مشرق تا مغرب عالم عرب نے یزید کو عرب بدر کر دیا ہے اور اس کی نسبت کو عرب کے لیے ننگ و عار سمجھتے ہیں۔

[1] قیام و انقلاب مہدی تالیف استاد شہید مطہری۔

[2] سیاستہ الحسینہ علامہ کاشف الغطاء ص ۲۴

صدائے مؤلف

انقلاب ایران کے بانی آیت اللہ خمینی تھے تو ایرانی اور آغاز انقلاب مدرسہ فیضیہ سے حضرت امام جعفر صادقؑ کے یوم شہادت سے ۲۵ فروردین ۱۳۴۲ کو کیا تھا لیکن آج وہ صرف ایران کے قائد نہیں ہیں۔

بلکہ ان کی رہنمائی پر آج انقلاب کی مشعل راہ اور معیار حق و باطل بن چکی ہے۔ ہر ملک اور ہر مذہب کے افراد انہیں ایک بہادر اور دلسوز راہنما کے عنوان سے پہچانتے ہیں۔ جب کہ ان کے مقابلہ میں یزید وقت محمد رضا پہلوی مملکت ایران کا حکمران تھا لیکن آج کوئی بھی شریف ایرانی اسے ایرانی کہنے پر تیار نہیں بلکہ شاہ ایران کو ایران سے نسبت دینے میں بھی خجالت محسوس کرتے ہیں۔

دعا ہے ذات احدیت دنیا اور آخرت میں جمہوری اسلامی کے بدخواہوں کو رسوا کرے۔ آمین

متوکل نے بھی عظمت امام حسینؑ کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ شیعیان حسینؑ کے ہاتھ اور سر قلم کیے۔ لیکن اس کور باطن کو کیا معلوم تھا کہ ان لوگوں کے لیے ہاتھ اور سر دینا آسان ہے لیکن امام حسینؑ سے دست بردار ہونا ناممکن ہے۔

متوکل نے اپنے ایام اقتدار میں اعلان عام کر دیا کہ کوئی شخص امام حسینؑ

بٹھا دیتے کہ جو کوئی زیارت امام حسینؑ کے ارادہ سے آئے۔ اسے جسمانی اذیتیں دے دے کر قتل کر دیا جائے۔

(تتمۃ المنتہی ص۔ ۲۴۰)

جب ان لوگوں نے دریائے فرات کا رخ قبر شبیر کی طرف موڑا تو کبھی قبر زمین سے اٹھ کر فضا میں معلق ہوگئی اور کبھی بیلداروں پر غیب سے تیر اندازی شروع ہوگئی۔ لیکن یہ نور خدا نہ بجھایا جاسکا۔

(تتمۃ المنتہی ص ۲۴۱)

اپنے وقت کا فرعون منش شاہ اور اس کا نمرود مزاج باپ بھی ایرانی قوم کے شرفا پر ہر قسم کے مظالم توڑتے رہتے۔ علماء و کلاء۔ اور خطباء میں سے ہر ایک کی زبان اور قلم پر پہرے بٹھائے گئے۔ ہر طبقہ سے متعلق افراد کو پس دیوار زندان رکھا گیا۔ شکنجہ کے تشدد سے قتل کیا گیا ان دونوں باپ بیٹوں نے اپنے پچاس سالہ دور اقتدار میں شرفائے ملت کے سر پر کتنے مصائب توڑے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ رضائے کبیر علماء کے سر سے عمامے اتار کر پاؤں میں مسل ڈالتا تھا۔ علماء کی مخالفت کو اپنے اقتدار کا جزء سمجھتا تھا مجالس عزا پر پابند لگا رکھی تھی جو لوگ مجالس عزا برپا کرنا چاہتے تھے۔ تہہ خانوں میں چھپ کر کرتے تھے۔ سرکاری حلقوں میں مجالس عزا کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔

بے حیا رضائے کبیر سے ۱۳۱۴ھ شمسی صدی میں امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر پر توپوں کے گولے برسائے مسجد گوہر شاد میں نماز پڑھنے والے

کشی کرتا تھا۔ کچھ بھیڑ نما بھیڑیئے علماء اس خبیث کا احترام کرتے تھے۔ لیکن ذات احدیت کو اس کی یہ منافقت ناپسند تھی۔ آخر اس کی قلعی کھل گئی۔ عوام الناس نے اس وقت اس کی عقیدت کو دیکھ لیا جب اس نے ۳۰ آبان ماہ ۱۳۵۷ھ ہجری شمسی کے دن اپنے باپ کی تقلید میں حرم امام رضا علیہ السلام پر توپوں سے گولہ باری کی۔ اور یوں نام نہاد عزت کا بت پاش پاش ہوگیا۔ گوہر حرم اور صحن میں آئے زائرین اپنے خون میں نہا گئے۔

مجالس عزا کے ذریعہ عوام کو ظالم کے ظلم سے آگاہ کیا جاسکتا ہے۔ مجالس عزا میں اسلامی اقتصادیات زراعت اور اسلامی سرحدوں کا تحفظ کیا جا سکتا ہے۔

اگرچہ استعماری ایجنٹوں نے قدم قدم پر یہ کوشش کی ہے کہ ترقی پذیر روحانیت جو سامراجیت کے مقابلہ میں سینہ سپر ہے کہ یونیورسٹی کی جدید تعلیم سے دور رکھا جائے لیکن ان کا کوئی ہتھکنڈہ کامیاب نہیں ہوا اور نہ ہی زہندہ ہوگا انشاء اللہ۔ جب سامراج کے ایجنٹ دیکھتے ہیں کہ روحانیت اور یونیورسٹی دونوں ہمارے مقاصد کے مابین دیوار بنے پڑے ہوئے ہیں۔ تو ان کے انہیں اپنا وجود خطرے میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ دشمنان اسلام کے آزمودہ ہتھکنڈوں کی طرح انہی دو طبقوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مکتب حسین جو ہر ظالم سے مقابلہ کرتا ہے اور ہر مکتب فکر میں ہم آہنگی پیدا کر کے ملی وحدت کی تخم ریزی کرتا ہے اس کا نمونہ نویں محرم اور دسویں محرم

کے وحدت آخریں جلوس کامیاب ہوئے۔ اس طرح یوم القدس کے جلوس وغیرہ یہ تمام ایت اللہ خمینی کی قیادت میں کامیاب ہوئے۔

بقول ایۃ اللہ خمینی ہمارا انقلاب سفید ہے اور عالم بشریت کے لیے مشعل راہ ہے۔ بیرونی طاقتوں۔ امپیریل ازم، کمیونزم۔ اور وہابیوں کے ایجنٹوں غرض تمام مخالفین دین وقرآن کے تمام سہتے لوٹ گئے۔ ایوان اقتدار لرز گیا۔ پھران لوگوں کے ایجنٹوں نے ہفت روزوں اور روزناموں میں لغویات بکنا شروع کئے۔ مفسدانہ تنقیدات کا جال پھیلایا۔ انقلابی عدالتوں پر بے سروپا الزامات عائد کئے۔

دونوں ہاتھوں سے لوٹنے والے سامراجیوں نے عباس ہویدا اور اس کے گروہ جنرل نصیری اور اس کے پرستاروں کا ایک ایک انچ پر دفاع کیا لیکن یہ وحدت سے بھرپور جلوس تھا ایک ایسا سیل وحدت تھا جس کے سامنے جو آیا تنکے کی طرح بہہ گیا۔ ایران کی شریف "قوم" تا حال بیدار ہے۔ اسی اثنا میں ایۃ اللہ خمینی نے نماز جمعہ کا حکم دیا۔ نماز جمعہ جو اسلامی وحدت کی نمائش کا ہفتہ وار ذریعہ ہے تہران میں ایۃ اللہ خمینی نے یہ بوجھ مجاہد ملت ایۃ اللہ طالقانی کے کندھوں پر ڈال دیا۔ انہوں نے اپنی ولولہ انگیز تقاریر سے تہران یونیورسٹی اور بہشت زہرا کے اجتماعات میں قومی اور ملی ہم آہنگی کو مزید تقویت بخشی۔ ان کا

عزا عزا است امروز	آج غم کا دن ہے
روز عزا است امروز	آج یوم غم ہے
خمینی بت شکن	بت شکن ایۃ اللہ خمینی
صاحب عزا است امروز	آج صاحب عزا ہے

ان کی شہادت کے بعد ایۃ اللہ خمینی کے حکم سے نماز جمعہ کا فریضہ آقائے منتظری کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ ایران کی باہمت اور حوصلہ مند ملت کا کام تھا کہ اس نے بہشت زہرا۔ یونیورسٹی، اور مساجد وغیرہ کے اجتماعات میں اپنے ولولہ انگیز نعروں سے پہلوی خاندان اور اس کے بدطینت ہمنواؤں کو تاریخ کے بدترین کباڑخانہ پر جا پھینکا۔

اس میں شک نہیں کہ ملت ایران نے بے شمار شہداء دیئے ہیں لیکن ان شہداء کی سرخی نے ملت ایران کی آزادی میں مانگ بھردی ہے اور کامیابی نے بڑھ کے ملت کے پاؤں چوم لئے ہیں۔

میرا سلام ہو تمام شہداء پر

میرا سلام ہو تمام ایثار کنندگان پر

جنہوں نے اس لیے قربانی دی ہے کہ کرہ ارض کے کمزور اور ناتواں انسانوں کو خونخواروں کے جنگل سے نجات دلائیں۔ ہماری نگاہ میں تمام

ہے تاکہ اس کے جل کر کالعدم ہوتے ہوئے وجود کی روشنی میں دوسرے سکون کا سانس لے سکیں۔ شہداء محفل بشریت کی شمع ہیں خود جل گئے اور بزم بشریت کو منور کر گئے۔ اگر بشریت کی یہ بزم آراستہ تاریکی میں ڈوبی رہتی تو کوئی کارخانہ اپنا کام نہیں کر سکتا تھا۔ انسان جو دن سورج کی روشنی میں تلاش معاش کرتا ہے۔ یا وقت شب چراغ یا شمع جلا کر اپنے کام کرتا ہے ہر چیز پر توجہ دیتا ہے لیکن جس کی روشنی میں سب کچھ کرتا ہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ حالانکہ اگر روشنی مہیا کرنے والے جسم کی روشنی نہ رہے تو پوری دنیا کا پہیہ جام ہو جائے تمام جذبات سرد پڑ جائیں۔ شہداء شمع بزم ہستی ہیں۔ اگر ظلم و استبداد کی تاریکی میں شہدا کی ضو افشانی نہ ہوتی تو انسانیت کے لیے راہ نجات کا تلاش کرنا ناممکن ہوتا۔

نبی اکرم کے متعلق قرآن کریم نے کتنی لطیف تعبیر فرماتی ہے اور آنحضور کو سراج منیر کہا ہے اس تعبیر میں واضح سا مفہوم ہے کہ ظلمت کفر و شرک میں تو سراج منیر سے بھی خود جل کر اذیتیں برداشت کر کے دوسروں کو نور توحید کی روشنی فراہم کرنے والا ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔ اے نبی ہم نے تجھے شاہد اعمال امت، مبشر، نذیر اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور سراج منیر بنا کر بھیجا ہے

عزاداروں سید الشہداء سے ضروری گزارش:۔

امام حسین کے اس مقدس انقلاب کے بالخصوص دو مرکزی نقاط تھے۔

- دین اور ناموس قرآن کا دفاع۔ ایسی خود مختار اور خود سر حکومتوں اور حکمرانوں کی مخالفت جو راہ حق سے مٹ گئے تھے۔ آپ نے اپنے انقلاب کے ذریعہ قرآن اور آئین قرآن کا تحفظ کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا ہے۔
- نماز زکواۃ اور حق مظلوم وغیرہ جیسے الہٰی انسانی احکام کی بقاء کے لیے اپنی جان قربان کی حتیٰ کہ خود یوم عاشور بھی نماز با جماعت ادا کی ہے۔

جب آپ کے صحابی ابو ثمامہ صیداوی نے یوم عاشور عرض کیا۔ یا ابن رسول اللہ نماز کا وقت ہو چلا ہے۔ اگرچہ ابو ثمامہ شہدائے کربلا سے تھا لیکن بایں ہم آپ کے اسے یوں دعا دی تو نے نماز یاد دلائی ہے اللہ تجھے نمازیوں میں محشور فرمائے۔ آپ کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کتنی اہم ہے۔۔۔ عزاداران امام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر انہوں نے نماز کو اہم نہ سمجھا تو عزاداری ترک نماز کے گناہ کو معاف نہ کرا سکے گی۔ مراجع عظام کے عملیہ جات میں یہ حدیث مذکور ہے کہ۔ اگر نماز بارگاہ خالق میں قبول ہو گئی تو تمام اعمال قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز مسترد ہو گئی تو تمام اعمال مسترد ہو جائیں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں فرمایا ہے جو لوگ نماز کو اہم نہیں سمجھتے ہماری شفاعت سے محروم رہیں گے۔

لیے ایک عظیم الشان اور فلک آشنا قبہ بنا لیا جائے یا اعلیٰ شان مسجد تعمیر کر
لی جائے جس میں لوگوں کے لیے کشش ہو اور بڑے بڑے سرمایہ دار اور جاگیردار
جو اعلیٰ شان محلات میں رہنے کے عادی ہیں ان مساجد اور قبوں میں نماز کے
لیے آئیں تو نہ تو یہ سڑک ہوگا اور نہ وہ مقام سڑک کا اڈہ ہوگا۔

(بحوالہ کشف اسرار آیۃ اللہ العظمیٰ خمینی) ص ۶۲

عزاداری اور آیۃ اللہ خمینی :-

ذات احدیث نے جب دیکھا کہ صدر اسلام کے طالع آزماؤں نے دین
کی بنیادیں ہلادی ہیں چند افراد کے علاوہ راہ حق پر کوئی نہ رہا۔ ذات احدیث نے

عزاداری کے مسلسل عمل سے جو فائدہ ہوا ہے اور جو آئندہ ہوگا وہ مذہب
حقہ اور دین حق کی بقا ہے۔ جس میں دنیا اور آخرت کی سعادت ہے۔
یقین کیجیے تاریخ کا ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی اس حقیقت سے واقف
ہے کہ جو مصائب و آلام شیعیان علی نے مخالفین علی کے ہاتھوں اٹھائے ہیں
ہیں اس لیے ان کا صرف تصور کرنا بھی ممکن نہیں ہے اور جو قیمت شیعیان علی
نے دین حق کے تحفظ کی ادا کی ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے ذات احدیث
نے ان لوگوں کے لیے ایسا اجر مقرر فرمایا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ
کسی کان نے سنا ہوگا۔ اور یہی عدالت الہیہ کا تقاضا تھا۔ (کشف الاسرار تالیف

کا تم علیہ السلام حضرت [illegible]

بوسے لیتے ہیں۔ اس ضریح میں کیا ہے؟ سونا اور لوہا ہی تو ہے۔ جب زائر
اس سونے اور لوہے کا بوسہ لیتے ہیں تو یہ زائرین کی ارکان دین سے عقیدت
کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ لوگ حجر اسود کے بوسے کیوں لیتے ہیں حجر اسود
کو کیوں چھوتے ہیں؟ کیوں حجر اسود کے چھونے اور چومنے کو تبرک سمجھتے ہیں۔
پتھروں اور چند لکڑیوں سے بنے ہوئے ایک مکان (بیت اللہ) کے گرد کیوں
طواف کیا جاتا ہے۔ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں زائرین بیت اللہ کیوں اس مکان
کے گرد طواف کرتے ہیں۔ صرف اس لیے کہ اس میں یاد خالق ہے۔ اس سے یہی سمجھا
جاتا ہے کہ جہاں کہیں یاد خالق ہوگی۔ لوگ اس کا احترام کریں گے۔ ہر شخص اس چمڑے کو
کو چومتا ہے جو قرآن کی جلد پر ہوتا ہے اسے آنکھوں سے لگاتا ہے۔ صرف اس لیے کہ

فائدہ نہ ہو گا۔ لیکن باایں ہمہ تم لوگ کیوں اپنی قوم سے مربوط نہیں ہو جاتے۔ جو کچھ
ہو رہا ہے۔ وہ کیوں نہیں کہتے علماء رجعت پسند ہیں کی رٹ لگاتے ہو۔ مگر
تم نے نہیں جانتے کہ رجعت پسند تو وہ دشمنان اسلام ہیں جن کے تم وظیفہ خوار ہو
وہ اہل قلم رجعت پسند ہیں جو علما کو رجعت پسند لکھتے ہیں۔

تم لکھتے تو ہو لیکن تم میں یا تو شعور نہیں ہے اور تم نے علماء کا مطالعہ نہیں کیا یا تمہاری
مخصوص اغراض ہیں۔ تمہارے قلم بکے ہوئے ہیں۔ چند ٹکے اجرت میں لیتے ہو۔
تم کو ان علماء کے خلاف لکھتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ سرزمین عراق کو انگریز کے پنجۂ استبداد
سے نجات دلانے والے علماء ہی تھے۔ سید محمد تقی شیرازی جس نے تمباکو نوشی

انہیں اپنے خول سے باہر نکالتی ہے۔ تو حق بنتا ہے کہ اس کو مزید مستحکم کرو۔ جب کہ تم لوگ اسی طاقت کو کمزور کرنے پر آمادہ ہو یہ اسلام کی عظیم طاقت۔ یہ روحانیت کی ناقابل شکست قوت دونوں غیر مسلموں کی نگاہ میں قابل نفرت ہیں کیونکہ ان لوگوں کو اسلام نے اصول شکست دی ہے۔ ان لوگوں نے اسلام سے تکلیف اٹھائی ہے۔ یہ دونوں قوتیں اغیار کو اپنی بیخ کنی کی اجازت نہیں دیں گی۔ تمام لوگ روحانیت کے مخالف ہیں۔ اور روحانیت کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ روحانیت کو قتل کر دینا چاہتے ہیں۔ رضاخان بھی انہی خیالات سے "لیس" اقتدار پر آیا تھا۔ وہ چاہتا کہ علماء کی قوت کو نابود کر دے اسے حکم یہی ملا تھا۔ لیکن وہ محذور نہ تھا۔ اس نے انہی تمام تر قوت روحانیت کو مٹانے میں صرف کر دی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ جسم علماء سے لباس علم چھین لے

بلکہ عین توحید اور خدا پرستی ہے۔

اب آپ کو اجازت ہے کہ کروڑوں شیعوں سے فرداً فرداً سرزمین ایران (اور پاکستان) کروڑوں سے ایک ایک کر کے یہ سوال کریں کہ۔

کیا خاک کربلا ہو تم سجدہ اس عنوان سے کرتے ہو کہ حسین ابن علی خدا ہے یا خدا کا بیٹا ہے؟ یا حسین ابن علی کی فریاد رسی کو خدا کے مد مقابل سمجھتے ہوئے اسے دادرسی میں مستقل اور اس طرح بالذات سمجھتے ہو کہ وہ اللہ کا محتاج نہیں ہے؟ اور کیا تم غریب نینوا کی عبادت اور پرستش کرتے ہو۔

تو اسے ان پڑھ اور شیعہ مستورات میں سے بھی اگر کسی نے آپ کو اثبات میں جواب دے دیا بلکہ کرہ ارض کے کروڑوں شیعوں میں سے اگر ایک شیعہ

طریقہ ہے کہ آپ اپنے قلم سے لکھے الفاظ کے ساتھ ایک خط کے ذریعہ اپنی غلطی کا اقرار کر لیں۔

اگر آپ نے ایسا کر لیا تو پھر ہمارے لیے ممکن ہوگا کہ ہم آپ کو روشن فکر اور آزاد مان لیں کیونکہ مرد وہی ہوتا ہے۔ جو اپنی غلطی محسوس کرے بعد اس پہ اصرار نہ کرے بلکہ اس سے پرہیز کرے۔ ہم اس شخص کو روشن فکر سمجھتے ہیں۔ جو تعاذعہ اور فساد سے دور رہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کر لے۔

(کشف الاسرار ص ۵۷)

کہ تسبیح کے دانے مٹی سے ہوں یا پتھر سے اور لکڑی سے ہوں یا کسی اور چیز سے لیکن ہم بجائے ہر مٹی سے تسبیح بنانے کے مزار شہید کی مٹی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس میں شہید اور شہادت ہر دو کا احترام ہے۔ اس میں تقدس شہادت کا اعتراف و اقرار ہے۔

واقعہ کربلا کے بعد سید الشہداء کا لقب جناب حمزہ سے منتقل ہو کر جناب حمزہ رض کے بھتیجے حضرت علی و بتول علیہا السلام کے شہزادے امام حسین علیہ السلام کی طرف آگیا۔ تو اب ہر وہ شخص جو خاک شہید سے تبرک حاصل کرنا چاہتا ہے اپنی مرضی سے شہید کا انتخاب کرتا ہے ہم جب نماز پڑھنا چاہتے ہیں اور سجدہ

ہے آپ بجب کربلا کا مقام عقیدین، امام حسین علیہ السلام کو معلوم ہو گیا تو از راہ نوازش حسب ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں تا کہ آپ کے ایمان میں اور اضافہ ہو۔

۱؎ قیام و انقلاب مہدی ع استاد شہید مرتضی مطہری

۲؎ ینابیع المودۃ تالیف شیخ سلیمان بلخی قندوزی

۳؎ حدیقۃ الشیعہ تالیف شیخ مقدس اردبیلی رح

۴؎ بحار الانوار ج ۱۰ تالیف علامہ مجلسی رح

اسلامی محارم مذہبی کو آئین اخلاقی اصول اور اصول مذہب کی تشریح کی جاتی ہے۔

ان مجالس عزا میں عوام الناس کو شرعی ذمہ داریوں اجتماعی فرائض اور معاشرتی آداب بتائے جاتے ہیں۔ فی الواقع یہ مجالس درس گاہ ہیں۔ اور ایسے مدارس ہیں جن کے ذریعہ مہذب اور شائستہ اسلوب بیان سے لوگوں کو دعوت حق دی جاتی ہے۔ عوام الناس کے جوابیدہ جذبات کو بیدار کیا جاتا ہے۔ نادانوں اور خواب غفلت میں سوئے ہوؤں کو خواب غفلت سے جگایا جاتا ہے۔ ان مجالس کے ذریعہ رسالت کے اعلیٰ مقاصد، اسلام کے مشن۔ دین کی راہنمائی نبی اکرم کی سنت اور سیرت اہلبیت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

دینی اور فقہی لحاظ سے فکر حسین کی تجدید

جہاں تک کسی بھی متوفی کے لیے تشکیل مجلس عزا۔ اس کی یاد میں آنسو بہانا اس کی نیکیوں کا تذکرہ اور ان کے ارادہ سے خرچ کرنا اعمال خیر میں سے ہے اور تمام مذاہب کے فقہا اس پر متفق ہیں۔ بلکہ بعض اسلامی اصول و آثار سے تو اگر متوفی صاحب فضل و دانش ہو تو اس کے لیے مجلس عزا آراستہ کر کے اس کے فضائل و ماثر بیان کرنا امور مستحبہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے افراد کی یاد کا تازہ رکھنا زندہ افراد کے جذبات کو متوجہ الی الخیر کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ ایسے افراد کی پیروی پہ زندوں کو آمادہ کر کے انہیں پیرو اور قائد کے

عوام اور عبداللہ ابن عبد المرادی حارثؓ وغیرہ کے مفصل حالات دیکھے جا سکتے ہیں۔

زیادہ دور نہ جاہتے جب نبی اکرمؐ نے مہاجرین اور انصار کی مستورات کو جنگ احد میں اپنے شہید وارثوں بھائیوں اور بیٹوں پر روتے دیکھا۔ اور آپ کو اپنے چچا جناب حمزہ کے سرہانے کوئی نوحہ خواں عورت نظر نہ آئی۔ تو آپ نے انتہائی جذبات انگیز انداز میں مستورات کو جناب حمزہؓ پر نوحہ خوانی کے لیے یوں آمادہ فرمایا۔

(ولکن حمزۃ لا بواکی له) جہاں تک میرے چچا جناب حمزہ کا تعلق

اور تاریخ نے اس سال کو۔ عام الحزن۔ یعنی سال غم۔ کے نام سے یاد کیا ہے

خود آنحضورؐ کی وفات حسرت آیات پر آپ کے باوفا اور مخلص صحابہ کا یہ حال تھا کہ مرثیہ خوانی میں ایک دوسرے سے گوئے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ تاریخ نے ان تمام مرثیہ جات کو بطور امانت آج تک اپنے امانت خانہ اوراق میں بلا کم و کاست محفوظ کر رکھا ہے۔

جناب فاطمہ زہرا دختر نبی مصطفیٰ علیہا السلام نے اپنے سلطان کونین بابا کی وفات پر جو مرثیہ پڑھا تھا آج تک اس کے چند اشعار تاریخ کی معتبر ترین کتب میں موجود ہیں۔ بطور نمونہ قسطلانی کی ارشاد الساری ج ۳ ص ۴۱۸ پر سیدۃ النساء

فلعت قبلک کان الموت جهادنتبا   لما نعبت وحالت دونک الکتب

کاش آپ کی خبر وفات سننے سے پہلے موت ہمیں آلیتی اب تو آپ کے اور ہمارے مابین منوں مٹی حائل ہو چکی ہے۔

(فلسفہ انقلاب حسینؑ تالیف استاد علامہ یحیٰ نوری)

کیا انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ رسول عالمینؐ تو واقعہ کربلا ہونے سے پہلے اپنے شہید عبرت ہونے والے حسینؑ پر گریہ کریں اور ہم واقعہ کربلا ہو جانے کے بعد آنسو نہ بہائیں ، سنت پیغمبر پر عمل کرنے والوں سے ایسی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔

امام حنبل نے اپنی مسند ج ۱ ص ۸۵ پر ابو عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابن نجا

روایات بھی لاتعداد ہیں جو حد تواتر تک پہنچتی ہیں۔ جونہی ماہ محرم نظر آتا تھا۔ آئمہ اہلبیتؑ عالم بشریت کو حریت فکر سے ہمکنار کرنے والے آسمان ہدایت کے آفتاب جہانتاب اور جادہ حقیقت کے راہرو غریب کربلا کے لیے بزم عزا منعقد کرتے تھے۔

عبداللہ ابن سنان سے مروی ہے کہ یوم عاشور میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شیعوں کی بہت بڑی تعداد آپ کے گرد بیٹھی تھی آپ کا چہرہ سوز الم سے زرد تھا۔ آنکھوں سے آنسو کے موتی ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا فرزند رسولؐ! اللہ آپ کو نہ رلائے اس شدت سے کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تو واقعاً اتنا بے خبر ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ آج

کے کنار چشم سے بہنے لگے تو ذات احدیت کی طرف سے تیرے تمام گناہ کم ہوں یا زیادہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اے فرزند شبیب اگر اس حالت میں دربار ایزدی میں جانا چاہتا ہے کہ تجھ پر کوئی گناہ نہ ہو تو میرے جد امجد فرزند رسول کی زیارت کو جایا کر۔

اے پسر شبیب اگر جنت میں محمد و آل محمد کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو قاتلان حسین پر لعنت کیا کر۔ اے فرزند شبیب اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا ثواب سفائے کربلا جیسا ہو تو جب کبھی ذکر حسین کے ساتھ ہی کہا کر

یا لیتنی کنت معکم فافوز فوزاً عظیما۔

اے فرزند شبیب اگر جنت میں ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو ہماری خوشی میں مسرور اور ہماری غمی میں غمگین رہا کر۔ ہماری دوستی کو نہ چھوڑنا اگر کسی کو پتھر سے

اے پسر شبیب تجھے معلوم ہے کہ محرم وہ مہینہ ہے جس کا احترام جاہلیت میں بھی کیا جاتا تھا لیکن ہم وہ مظلوم ہیں کہ ہمارے سلسلہ میں نہ ماہ محرم کا احترام کیا گیا نہ حرمت نبی کا خیال رکھا گیا۔ عترت رسول کو ذبح کیا گیا۔ مخدرات عصمتؑ کو پابند رسن کیا گیا۔ خیام کو لوٹ کر نذر آتش کیا گیا بھلا ایسے افراد کو کب اللہ کی بخشش نصیب ہوتی ہے۔

اے پسر شبیب اگر کسی چیز پر رونا چاہے تو غریب کربلا پر رویا کر اسے حیوان کی طرح پس گردن سے ذبح کیا گیا ہے۔ غریب کربلا کے ساتھ اٹھارہ نوخیز جوانان اہل البیت کو شہید کیا گیا۔ ایسے جوان جن کی نظیر روئے ارض پر نہ تھی۔ وہ مظلوم حسینؑ اس کی شہادت پر ہفت آسمان و زمین روئے چار ہزار ملائکہ خاک بسر اس کی مدد

- ینابیع المودۃ ... حسینؑ پر روئے۔
- الدُّرُ المنثور صـ۱۵۱ کے مطابق سلیمان ابن داوٗدؑ امام حسینؑ پر رویا۔
- نفس المہموم صـ۲۰ کے مطابق جناب ذکریاؑ امام حسینؑ پر روئے۔
- نفس المہموم صـ۲۰ کے مطابق حضرت عیسٰیؑ امام حسینؑ پر روئے۔
- محسن الابرار صـ۴۹ کے مطابق حضرت موسٰیؑ امام حسینؑ پر روئے
- محسن الابرار یہی کے مطابق حضرت اسماعیلؑ امام حسینؑ پر روئے۔

۱۔ خوشی کے آنسو!

یہ وہ آنسو ہوتے ہیں جو ایک ماں یا کسی عزیز کی آنکھ سے اس وقت نکلتے ہیں۔ جب کئی سال کی گم شدگی کے بعد ماں کو بیٹا اور عزیز مل جاتا ہے تو فطرۃً ماں اور عزیز کی آنکھ سے فرطِ مسرت کی بدولت آنسو ٹپکنے لگتے ہیں۔

اگر اعتراض کنندگان واقعات کربلا کا تجزیہ کریں۔ جوانوں کا ایثار بچوں کا پیاس پر صبر مستورات کا حوصلہ قربانی، مخدرات کربلا کے حوصلہ آخریں بیانات، اور امام حسینؑ کے یہ بدیت شکن ہمت و جنگ کو دیکھیں تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ خلوص دل سے سننے والے سامعین کی کیفیت گریہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ (اللہ نے ہمیں ایسے ... ، حوصلہ کے پہاڑ اور شجاعت کے دھنی راہنما دیئے ہیں جنہوں نے

ہاتھوں پر سہ شعبہ تیر کے کھا کے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ یا ایک جوانسان نے خاک و خون میں نہا کر موت کو گلے لگایا اور اس کا دل اس مصیبت پر کیوں جائے اور دل کا بخار آنسوؤں کی صورت میں بہنے لگے تو یہ کمزوری کی علامت ہے یا انسان کی قلبی بیداری اور انسانیت کی بقا کی دلیل ہے؟

۳۔ حسرت کے آنسو:

بعض اوقات بہنے والے آنسو ایک   ہوتے ہیں۔ جن مومنین کی خواہش ہے کہ اگر ہم بھی میدان کربلا میں ہوتے تو آپ کے قدموں میں اپنی جان عزیز کی قربانی پیش کرتے کیونکہ ہم بھی مکتب حسین سے متفق ہیں اور یہ صورت

امام مظلوم پر ایسا گریہ نہیں کرتے کیونکہ رونا ہوتا ہی وہ ہے جس میں مسرت ہو۔ یا۔ ترس ہو۔ یا حسرت ہو۔

البتہ یہ نہ بھولیں کہ عزاداری کا مقصد اہم امام مظلومؑ اور آپ کے اصحاب باوفا کے مشن سے اتحاد و یکانگت ہے اور مشن امام حسینؑ ہے۔

پاک ہونا۔

پاک رہنا۔

صحیح سوچنا۔ اور

صحیح عمل کرنا۔ (فلسفہ شہادت آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی)

بے خبر نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ واقعہ پوشیدہ ہونے والا ہے ... بعد بھی شیعہ جس انداز میں عزاداری کرتے ہیں انسانی جذبات و احساسات میں آگ سلگ جاتی ہے۔ کیونکہ اس گریہ میں ایسے نعرے دیئے جاتے جن سے انسانی جذبات بھڑک جاتے ہیں۔ اس قسم کے تمام سوالات اور اعتراضات کا تجزیہ ہم دو پہلوؤں سے کریں گے۔ فلسفہ عزاداری، عزاداری کی اجتماعی۔ فقہی اور شرعی حیثیت۔

رکھ دیا ہے۔ ایسے راہنماؤں کا مطالعہ کرے جو اقوام عالم کی آنکھوں کا تارا بن گئے تو اسے معلوم ہوگا کہ ان قائدین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو بہ جبر و اکراہ عوام پر مسلط ہوا ہو۔ بلکہ انہوں نے اپنے عمل اور اپنی فکر سے عوام کو جیتا اور لوگ ان کے پیچھے چل پڑے۔ ان تمام انقلاب انگیز دل۔ مفکرین اور قائدین میں ابوعبداللہ حسین آج بھی ایک درخشندہ اور تابندہ ستارہ نظر آئے گا۔ تاریخ انسان کے راہنماؤں میں حسین کی قیادت آج بھی بے مثل نظر آئے گی اور عزیب کربلا کی یہی وہ قیادت تھی جس نے ابر کائنات کو زندہ کیا اس لیے ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے فرزند رسول خود زندہ ہے۔ اور ہر سال یاد حسین کو تازہ کرتے ہیں انسانی شرافت انسانی کمال، عظمت، شجاعت، ظلم کے خلاف

ابوعامر سے روایت کی ہے کہ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا
اور عرض کی۔ کہ جو شخص حضرت علی علیہ السلام کی ضریح بنائے اور مزار حضرت علی علیہ
السلام کی زیارت کرے اس کا اجر کیا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا اے ابوعامر! میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے
امام حسین علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے حضرت علی علیہ السلام نے
نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ یا علی علیہ السلام تو سرزمین عراق
میں جائے گا۔ وہیں تیرا مدفن ہوگا۔

حضرت علی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جو شخص میری زیارت کو آئے گا۔ اور تجدید
عہد کریگا اس کا ثواب کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا اے ابوالحسنؑ! اللہ نے تیری اولاد کی مزارات کو جنت کے ٹکڑوں سے ایک قطعہ قرار
دیا ہے۔ بہشت کے صحن سے ایک حصہ بنایا ہے خداوند عالم اپنے پسندیدہ بندوں اور برگزیدگان کے دلوں کو تمہاری

... کو برائی پر ... جاتی ہے۔ یہ لوگ
میری امت کے خبیث ترین افراد ہوں گے۔ خداوند عالم انہیں میری شفاعت
سے محروم رکھے گا۔ (کشف الاسرار ص ۶۷)

(اب امام حسینؑ کی شش گوشہ ضریح کی تصویر کی زیارت کیجیے)

این گریه ها حفظ کرده [illegible]

منبرها و با این روضه ها و با این مصیبت ها ما را حفظ کرده اند

حرف سید الشهدا حرف امروز است و حرف روز را سید الشهدا

آورده است به ما ها داده است. هر مکتبی هیاهو می خواهد

باید پایش سینه بزنند.

اطلاعات شماره ۱۵۹۰۱ چهارشنبه ۲۰ تیر ۵۸ امام خمینی

امام حسینؑ کے وقت کی آواز ہمارے سپرد کی ہے۔
ہر مکتب کے تحفظ کے لیے اس کا تذکرہ ضروری ہونا چاہیئے۔

روزنامہ اطلاعات نمبر ۱۵۹۰۱

رجعنا بحمده سبحانه الى النجف الأشرف سالمين، فها نحن نحرّر الجواب عن تلك السؤالات ببيان مسائل :

الاولى : خروج المواكب العزائية في عشرة عاشوراء ونحوها الى الطرق والشوارع مما لا شبهة في جوازه ورجحانه وكونه من أظهر مصاديق ما يقام به عزاء المظلوم .

وأيسر الوسائل لتبليغ الدعوة الحسينية إلى كل قريب وبعيد ، لكن اللازم تنزيه هذا الشعار المعظم عما لا يليق بعبادة مثله من غناء أو استعمال آلات اللهو والتدافع في التقدم والتأخر بين أهل محلّتين، ونحو ذلك ، ولو اتفق شيء من ذلك ، فذلك الحرام الواقع في البين هو المحرّم ولا تسري حرمته إلى الموكب

ذلك موجباً لحرمته ويكون كمن توضأ او اغتسل أو صام آمناً من ضرره ثم تبين ضرره منه ، لكن الأولى ، بل الأحوط ، أن لا يقتحمه غير العارفين المتدربين ولا سيما الشبان الذين لا يبالون بما يوردون على أنفسهم لعظم المصيبة وامتلاء قلوبهم من المحبة الحسينية ثبّتهم الله تعالى بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة .

الثالثة : الظاهر عدم الأشكال في جواز التشبيهات والتمثيلات التي جرت عادة الشيعة الإمامية باتخاذها لإقامة العزاء والبكاء والإبكاء منذ قرون وإن تضمنت لبس الرجال ملابس النساء على الأقوى فإننا وإن كنا مستشكلين سابقاً في جوازه وقيدنا جواز التمثيل في الفتوى الصادرة منا قبل أربع سنوات لكننا

۵ ربیع الاول سنة ۱۹٤۵ ھ .   حرره الأحقر

محمد حسین الغروي النائیني

[illegible] السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کے ٹیلیگرام اور خطوط تسلسل کے ساتھ ہمارے پاس آئے جن میں آپ لوگوں نے جلوس ہائے عزا اور ان سے متعلقہ امور کے متعلق سوالات تھے۔ چونکہ ہم نجف اشرف سے باہر تھے اس لیے جواب میں تاخیر ہو گئی ہے اب جوابات یہ ہیں۔

۱۔ یوم عاشورا اور اس جیسے دوسرے مواقع پر جلوس ہائے عزا کا راستوں اور سڑکوں پر آنا۔ ان امور میں سے ہے جس کے جواز میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے بلکہ عزاداری مظلوم بہا کربیں کے مظاہر میں سے روشن تر ذریعہ اور راجحان ہے۔ اور امام مظلومؑ کی ہر قریب و بعید تک آواز پہنچانے کا آسان ترین وسیلہ ہے۔

پشت پر زنجیر زنی بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر مزید طمانچوں، سینہ زنی اور زنجیر زنی سے خون بھی نکل آئے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ جہاں تک پیشانی سے تلوار وغیرہ جیسی سے خون نکالنے کا تعلق ہے تو اقویٰ یہ ہے کہ یہ جائز ہے بشرطیکہ اس کے ضرر سے محفوظ رہا جائے۔ یعنی صرف خون نکالنے تک محدود رہے اور ہڈی نہ ٹوٹ جائے یا اتنی مقدار میں خون نہ بہایا جائے جو موت کا سبب بن جائے یا جیسا کہ وفا کیا جاتا ہے اور جو لوگ اس کیفیت سے واقف ہوتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ اگر خون نکالتے وقت اسے نقصان سے تحفظ کا یقین ہو اور اتفاقاً موجب نقصان ہو جائے تو یہ ایسے ہو گا جیسے ایک شخص تیمم کی بجائے اس خیال سے وضو یا غسل کرتا ہے کہ پانی نقصان نہیں دے گا یا ایک شخص اس

معلوم ہو گیا کہ صرف اتنی صورت میں مرد کے لیے عورت کا لباس پہننا حرام ہے جب وہ سرے سے مردانہ کی حیثیت کھو بیٹھے۔ لیکن اگر تھوڑی سی دیر کے لیے ایسا کر لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ہم نے اپنے اس سابقہ فتویٰ سے رجوع عروۃ الوثقیٰ کے حاشیہ پر بھی درج کر دیا ہے۔ البتہ محرمات شرعیہ سے اجتناب بہر صورت ملحوظ رہنا چاہیے۔

۴ ۔ دف وغیرہ جو جلوسہائے عزا میں استعمال کیا جاتا ہے اگر اسے جلوس عزا میں بطور اعلان استعمال کیا جاتا ہے، جیسا عرب ہو سات سو میں ہوتا ہے اور اس کا مطلب لہو و لعب اور اظہار مسرت نہیں ہوتا جیسا کہ آج کل نجف اشرف میں ہوتا ہے تو یقیناً جائز ہے۔ واللہ اعلم ۔ ۵ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

منی وانا من الحسین احب اللہ من احبہ حسینا۔ حسین سبط من الاسباط۔
(امالی مرتضیٰ ج ۱ ص ۲۱۹ فصول المہمہ مالکی ص ۱۷، مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۶۶ کنزل العمال ج ۴ ص ۲۲۰)

حسین مجھ سے ہے میں حسین سے ہوں۔ جو حسین کو دوست سمجھے گا اللہ اسے دوست رکھے گا۔ حسین اولاد انبیاء اس سے فرزند نبی ہے۔

حضرت یعقوب کے پوتوں کو اسباط کہا جاتا ہے جنہیں ان کی شرافت اور نجات کی وجہ سے قرآن میں نے سلسلہ انبیاء میں شمار کیا ہے۔

امام مظلوم کے حق میں نبی اکرمؐ کا یہ جملہ کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ دینی معنوی ہم آہنگی کی جانب اشارہ ہے۔ اور اس وقت کے عرب محاورہ کے مطابق ہے۔ اس وقت جو بھی کسی کو اپنے عزیز ترین فرد کی اہمیت بنانا چاہتا تھا

اور عزاداری کے مقابلہ میں ایک مضبوط محاذ قائم کریں۔ اگرچہ یہ لوگ کلیتاً تو عزاداری کی مخالفت نہ کر سکے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے کچھ سادہ لوح عوام کو مراسم عزا سے بدگمان ضرور کر دیا۔

لیکن یقین کیجیے یہ لوگ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوں گے اور اپنی اس خواہش کو اپنے ساتھ قبر میں لے جائیں گے اور عزاداری کو ختم کرنے کی جو نقشہ کشی ان لوگوں نے کر رکھی ہے وہ کبھی پوری نہ ہوگی۔

بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہ لوگ اپنے آغاز ہی میں رسوائے عالم ہو گئے اور خود مٹ کر رہ گئے ہیں۔ دور اندیش علمائے حق نے ان کی اس لغزش کو تاڑ لیا ہے یا وہ لوگ جو روٹی کے چند ٹکڑوں کے عوض اپنی متاع دین فروخت کر چکے ہیں۔

نیازی به فتوائی موافق داشته باشد ۰ و گمان میرود بعضی خورده گیری ها از وارد کردن برخی از کارها که منافی مقام عزای شاه شهیدان و مظاهر اندوه بر حسین بن علی علیه السلام سرچشمه گرفته است ، آرزو دارم بلکه لازم است که مؤمنین کوشش کنند که عزای حسین علیه السلام خالی از اموریکه دستاویز مخالفین امام حسین علیه السلام شده باشد ، ولازم است مواظبت بیشتری بر گریه و اندوه و آنچه کمك به این شعائر مقدس میکند ۰ وما توفیقی الاّ باللّه علیه توکّلت والیه انیب ۲محرم الحرام ۱۳۶۷

محسن الطباطبائی الحکیم

درست ہیں۔

(احقر سید عبدالہادی شیرازی)

۶۔ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائی السید محسن حکیم رح نے آیۃ اللہ العظمیٰ نائینی کے فتویٰ پر لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔ جو مطالب استاد مرحوم نے تحریر فرماتے ہیں۔ انتہائی واضح اور غیر مبہم ہیں۔ حتیٰ کہ ان امور کے لیے مزید کسی فتویٰ کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ بعض ایسے امور جو عزاداری میں شامل کیے گئے ہیں۔ لیکن عزاداری کے منافی ہیں ان سے عزاداری کو پاک کرنا چاہیئے مومنین سے درخواست ہے کہ عزائے مظلوم کربلا کو ان امور سے پاک کیا جائے جو منافقین

فرمایش و نوشتهٔ استاد علامهٔ ما (قدس سره) در پاسخ از پرسشهای مندرج در این مجموعه (و رساله) حق و محقق است نزد ما و از خداوند میخواهیم که ما و تمام مسلمین‌را برای بپاداشتن شعائر مذهب امامیه توفیق دهد و امید است از جوانان شیعه و طبقهٔ فعال که خداوند بآنان [illegible]ت بدهد در این گونه شعائر دینی از محرماتیکه بیشتر سبب نابودی این شعائر شود پاك ساخته و منزه کنند . توفیق از خدای تواناست

۳۰ ذی حجة الحرام سنه ۱۳۶۶ هجری سید محمود حسینی شاهرودی

ہے خداوند عالم ہمیں اور تمام مومنین کو عزاداری [illegible] زیادہ سے زیادہ
توفیق عنایت فرمائے مراسم عزا کا احترام بخشے اور محرمات سے اجتناب کی توفیق دے

(احقر ابوالقاسم مولوی خومحمد)

۸ آیت اللہ العظمیٰ آقائی حاج سید محمود حسین شاہرودی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ زیر نظر رسالہ میں استاد محترم کے ارشادات گرامی جو سوالات کے جوابات ہیں حق محقق ہیں ۔ دعا ہے ، خداوند عالم تمام امت مسلمہ کو مذہب امامیہ میں رائج مراسم عزا بپا کرنے کی توفیق سے نوازے ساتھ ہی جملہ مومنین سے بالعموم اور جوانوں سے بالخصوص جو مراسم عزا میں پیش پیش رہتے ہیں سے درخواست ہے کہ مراسم عزا کو ان محرمات سے منزہ رکھیں جو ان

[illegible]
است .   الاحقر محمد کاظم شیرازی

آنچه را که حضرت آیت الله العظمی سید جمال الدین موسوی گلپایگانی در جواب فرموده اند :

آنچه را که شیخ و استاد ما آیت الله نائینی در این ورقه مرقوم فرموده اند صحیح است ومطابق با رأی اینجانب میباشد .

الاحقر جمال الدین الموسوی الگلپایگانی

آنچه را که آیت الله مصلح آقای شیخ محمد حسین آل کاشف الغطا نوشته اند :

آنچه را که حضرت آیت الله نائینی اعلی الله مقامه از فتوا ذکر فرموده اند صحیح است انشاء الله

محمد حسین آل کاشف الغطاء

درست ہے۔ خداوند عالم ہی توفیق ہے۔

محمد حسن ابن شیخ محمد مظفر

۱۰۔ آیۃ اللہ شیخ محمد کاظم شیرازی فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آیۃ اللہ نائینی نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ درست ہے۔

(احقر محمد کاظم شیرازی)

۱۱۔ آیۃ اللہ العظمیٰ سید جمال الدین موسوی گلپائیگانی فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

جو کچھ آیت اللہ نائینی نے اپنے فتویٰ میں تحریر فرمایا ہے۔ حرف بحرف درست اور ہمارے فتویٰ کے مطابق ہے۔

(احقر جمال الدین موسوی گلپائیگانی)

۱۲۔ آیۃ اللہ مصلح شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اینک سؤال دیگری که در بارهٔ شعائر حسینی ازعده‌ای از مراجع و فقهاء مطرح میشود و توجه شمارا به متن سؤال جلب می نمائیم :

نظر حضرات آیات عظام در بارهٔ شعائر حسینی (ع) برای یاد بود و زنده‌کردن شعائر حسینی مانند سینه زدن و زنجیر زدن ، قمه زدن ، طبل زدن ، و وارد در آتش شدن که در بسیاری از کشورهای دنیا از آسیا و آفریقا ، مرسوم است و دیگر شعائر حسینی چیست ؟ امیدواریم که بذل لطف فرموده نظریه خود را بطور تفصیل بیان فرمائید و تقدیر و بزرگداشت ما را نسبت بآن جناب بپذیرید .

علمای بزرگ همگان در پاسخ این پرسش یك نحوه مرقوم فرموده اند که چکیدهٔ آن رجحان بلکه لزوم شعائر حسینی می‌باشد ، و ما اکنون عین عبارات ایشان را درج میکنیم :

جواب حضرت آیت الله سیدعبد الله شیرازی دام ظله :

در شعائر حسینی که در سؤال مذکور شده هیچ اشکالی وجود ندارد فقط پوشیدن مرد لباس مخصوص زن را در نظر

شعائر نیست ...

۱۲ صفر الخیر ۱۳۸۴ هجری قمری عبد الله بن سید محمد طاهر الشیرازی ـ الخاتم المبارک

جواب حضرت آیت الله العظمی السید عبد الاعلی سبزواری :

بسمه تعالی

از اهم وسائل نجات و نیرومند ترین اسباب توسل اقامهٔ شعائر حسینی و تعظیم آنها و اقامهٔ آنهاست زیرا این گونه اعمال شعائر پروردگار بزرگ است عبد الاعلی موسوی

الخاتم المبارک

پاسخ حضرت آیت الله آقای حاج سید محمد جواد طباطبائی تبریزی

بسم الله الرحمن الرحیم

تکرار این گونه مسائل و سؤالات در این زمان واضح و روشن است که دشمنان اسلام متوجه شده اند که مراسم سوگواری برای حسین بن علی علیه السلام به هر نحوه که باشد در حفظ وعظمت اسلام تأثیر زیادی دارد ، و به همین سبب کمین گرفته اند ولی نمیتوانند که این دعوت بزرگ دینی را از میان مردم بردارند و

... به جواز بودن این گونه امور حکم کرده اند که کرارا چاپ ومنتشر شده است وبازگو کنند ماین حقایق است که شعائر حسینی را باید عظمت داد ومن هم آنان را تأیید میکنم و با آنان در این امور موافق میباشم و میگویم وارد شدن در آتش که ایمن باشد برای انسان از ضررش جایز میباشد باید بگفته های عده ای از بی خردان که برخلاف نظریات مراجع و اساطین فقه سخن می گویند توجه بآن نداشت وگفته های آنان را بدیوار کوبید ، خداوند بحق محمد وآلش همه را به اعمال شایسته موفق و مؤید بدارد .

محمد جواد طباطبائی تبریزی

پاسخ حضرت آیت الله آقای شیخ محمد رضا طبسی نجفی

بنام خدا

قال الله تعالی : ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب بله ظاهر جواز ها بلکه استحباب ها لزوم اقامه شعائر امام حسین (ع) است این اسباب از امور گریه کردن و گریاندن وخود را بگریه واداشتن که تمامی این اعمال از شعائر مذهبی بشمار می آید بس روشن است که اصل حلیت و ادله قوت که

نهائی آن حدیث لا ضرر است که راوی وی سمرة ابن جندب می باشد او شخص ملحد و کافر و از سر سپردگان خاندان کثیف بنی امیه میباشد ، و او از طرفداران عبد الله بن زیاد است که مردم را ترغیب کرد جنگ با امام حسین(ع) و سمرة از آن افرادی می باشد که شش نفر بودند در بصره هشت هزار نفر شیعه را بقتل رسانیدند ·

تفصیل این مسئله را در منشوریکه شیخ بزرگ علامه آیة الله نائینی اعلی الله مقامه الشریف در پاسخ سؤالات مردم بصره مرقوم داشته اند و بسیاری از شاگردانش وعده ای از بزرگان زمان و معاصرینشان در این مسأله همراهی و موافقت نموده اند ملاحظه نمائید ·

خداوند ما و شمارا برای خدمت به دین و نشر آثار سید مرسلین و أئمهٔ اطهار علیهم السّلام موفّق بدارد ·

محمّد رضا طبسی نجفی ـ ۱۷ ربیع المولود ۱۳۸۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو فتویٰ استاد مرحوم نے دیا ہے صحیح ہے۔

(احقر حسین موسوی حمامی)

ایک اور فتوےٰ

مراسم عزا کے سلسلہ میں ایک اور سوال جو متعدد فقہاء اور مراجع تقلید سے کیا گیا ہے۔ سوال مع جوابات ملاحظہ فرمائیے۔

علمائے کرام کی نظر میں۔ سینہ زنی، زنجیر زنی، اور طبل زنی جیسے مراسم عزاداری امام مظلوم میں کیسے ہیں۔ اسی طرح ایشیا اور افریقا کے بعض علاقہ جات میں آگ پر ماتم کرنا بھی عزاداری کے مراسم میں شامل ہے۔ اس کی شرعاً کیا حیثیت ہے ہمیں امید ہے۔ جناب والا تفصیل سے اپنا نظریہ بیان فرمائیں گے

چند علمائے اعلام نے اس سوال کے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مراسم عزا نہ صرف جائز ہیں بلکہ لازمی ہیں، اب ہم اصل عبارات پیش کر رہے ہیں۔

مذکورہ سوال میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ شرعاً ان میں کوئی حرج نہیں ہے

میری نظر میں مرد کو عورت کا لباس پہنانا۔

ضروری ہیں البتہ جو امور عزاداری کے شایان شان نہیں ہیں ان سے اجتناب ضروری ہے۔

۱۳ صفر ۱۳۹۴ھ عبداللہ ابن سید محمد طاہر شیرازی

۱۵۔ آیت اللہ العظمیٰ سید عبدالاعلیٰ سبزواری کا جواب:

بسم تعالےٰ

نجات کے اہم ترین ذرائع اور اسباب توسل میں سے مراسم عزا کی ترویج ان کی تنظیم اور دوام ہے کیونکہ مراسم عزا شعائراللہ سے ہیں۔

(عبدالاعلیٰ موسوی)

۱۶۔ آیت اللہ سید حاج محمد جواد طباطبائی تبریزی کا جواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس قسم کے مسائل اور سوالات کا تکرار روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ وجہ واضح ہے کہ جب دشمنان اسلام نے دیکھا کہ عزاداری مظلوم کربلا جس طرح بھی بپا کی جائے تحفظ اسلام اور سوالی افکار کے لیے موثر ترین ذریعہ ہے تو انہوں نے عزاداری کے خلاف مورچہ بندی کر لی ہے۔ لیکن اس عظیم وسیلہ کو لوگوں کے دلوں سے مٹانا ان کے بس سے باہر ہے۔ اور عزاداری کی اس روشن شمع کو بجھانا ان کی طاقت سے باہر ہے۔ البتہ انہوں نے بیہودہ اور لغو قسم کے خلاف حقیقت اعتراضات کا بیج بونا شروع کر دیا ہے۔ لیکن یہ ایسے سوالات ہیں جن کی

کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ جو شائع ہو کر ہر ایک کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ ان کے فتاویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ مراسم عزا کی امکانی حد تک تعظیم کی جائے میں بھی اس سلسلہ ان سے کلیتہً متفق ہوں۔ اگر آگ میں جانے سے زندگی کو خطرہ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چند احمق اور عقل سے تہی افراد جو مراجع عظام اور شائقین مذہب علماء کے خلاف یاوہ گوئی کر رہے ہیں ان کی کسی بات پر دھیان نہ دیا جائے اور ان کی ہر بات کو دیوار پر مارا جائے۔ دعا ہے خداوند قدوس بحق محمد و آل محمد ہم تمام کو اعمال خیر کی توفیق عنایت فرماتے۔

محمد جواد طباطبائی تبریزی

۱۷۔ آیت اللہ شیخ محمد رضا طبسی نجفی کا جواب:

بنام خدا۔ ارشاد قدرت ہے۔ شعائراللہ کی تعظیم تقویٰ کے دل کی علامت ہے ہاں تمام مراسم عزا نہ صرف جائز بلکہ مستحب اور لازم ہیں۔ یہ تمام مراسم رونے اور رلانے کا ذریعہ ہیں۔ تمام مراسم عزا مذہبی شعائر ہیں۔ لہٰذا واضح سی بات ہے کہ ان مراسم عزا کی اصل حلیت اور جواز ہے۔ اور تمام وہ دلائل جو رونے اور رلانے کے ثواب ہو کی دلیل ہیں ان مراسم عزا کے جواز کو اقویٰ ثابت کرتے ہیں۔

ان تمام اقوال کے مقابلہ میں جو ضعیف تر قول پیش کیا جاتا ہے وہ سمرہ ابن جندب کی نقل کردہ حدیث ہے۔ جس میں لاحصر ولاضرار فی الاسلام سے استدلال کیا جاتا ہے۔ جب کہ سمرہ ان راویوں میں سے ایک ہے۔ جو

علی تھے۔

اس مسئلہ کی مزید تفصیل اس فتوی میں دیکھی جا سکتی ہے جو آیۃ اللہ علامہ نائینی نے اہالیان بصرہ کے سوالات کے جواب میں دیا ہے اور آپ کے تمام شاگردوں اور معاصر علماء نے اس فتوی میں ان کی تائید فرمائی ہے۔

خداوند عالم ہمیں اور آپ کو ترویج مسلک اہلبیت پیغمبر کی توفیق سے نوازے۔

محمد رضا طبسی نجفی ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

مراسم عزا کے سلسلہ میں چند سوالات آیت اللہ العظمی السید محمود شاہرودی قدس سرہ سے کئے گئے ہیں ان کے جواب ملاحظہ فرمایئے۔

۱۸۔ سوال از آیۃ اللہ السید محمود شاہرودی قدس سرہ:

جناب والا کی نظر میں وہ مراسم عزا جو شیعیان پاکستان میں ادا کئے جاتے ہیں۔ مثلاً زنجیر زنی، طبل زنی، سیاہ لباس پہننا۔ اور آگ پر ماتم کرنا وغیرہ جیسے مراسم جو شیعہ میں بطور علامت معمولی اور متعارف ہیں ان کی کیا حیثیت ہے؟

جواب:

اگر زنجیر زنی میں اتنی مہارت ہو کہ باعث ہلاکت و موت نہ بنے تو جائز ہے۔ سیاہ لباس پہننا حرام نہیں ہے زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے

حسینی (ع) و (اهلبیت علیهم السلام) و آنچه نزد شیعیان به نحو شعار آمده است معمول و متعارف است در این چه جهت میباشد.

جواب :

اگر شخص در زنجیر زنی و قمه زنی آشنائی کامل داشته باشد طوریکه سبب هلاکت او نباشد و قوای بدنی خود را از دست ندهد و باین طریق کار حرامی را مرتکب نباشد جایز است، و لباس سیاه پوشیدن حرام نمی باشد و آخر درجه پوشیدن لباس سیاه مکروه است و اما رفتن در آتش زمانی مانع ندارد که در حد خود و مستلزم حرامی نباشد.

محمود الحسینی الشاهرودی — الخاتم المبارک

جواب آیت الله آقای سید علی طباطبائی تبریزی

بله آنچه نزد مردم مسلمان معمول بوده و میباشد برای آشکار نمودن اندوه و حزن به حضرت حسین(ع) متعارف گشته جایز بوده و روایاتی که نهی در آن باشد به این عنوان از شارع مقدس نیامده است.

سید علی طباطبائی

۲۰۔ آیۃ اللہ شیخ عبدالرسول صاحب جواہر کا جواب :

امام حسین کی عزاداری میں جو کچھ کیا جاتا ہے اور ہر وہ کام جو رونے اور رلانے کا سبب بنتا ہے۔ شرعاً راجح اور جائز ہے بشرطیکہ سبب موت نہ بنے کیا امام حسین نے اپنی پھوپھی جناب ام ہانی کو اپنی اور اپنے اہلبیت کی مثل مدینہ سے بذریعہ اعجاز نہ دکھائی تھی ؟

واضح سی بات ہے کہ اسی کا حکم اس کی نظیر سے لیا جاتا ہے۔ ذات احدیت سے دعا ہے کہ خداوند عالم عزاداروں اور عزاداری کرنے والوں کو اجر جمیل عطا فرمائے البتہ عزاداروں کو ضروری ہے کہ نماز کو اس طرح اہمیت دیں جس طرح سید الشہداؑ نے یوم عاشور فوج یزید سے نماز پڑھنے کی مہلت مانگی تھی۔ اور آپ نے اس قیامت خیز عالم میں بھی نماز ادا کی تھی۔ جب کہ دائیں بائیں ہر طرف سے تیروں کی بارش تھی۔ اور آپ کے کچھ اصحاب اسی دوران شہید بھی ہو گئے تھے۔۔

(۱۸ صفر ۱۳۸۴ھ عبدالرسول آل صاحب جواہر السلام)

...زبانیں منہ پر طمانچے بھی مارے اور سینہ زنی بھی کی۔ ایسی مصیبت سے بھی اس قابل کہ اس میں سینہ زنی کی جائے۔

اس روایت کی تائید زیارت ناحیہ میں حضرت حجت عجؑ کے اس جملہ سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے۔

جب ہاشمی مستورات نے یوم عاشور آپ کے ذوالجناح کی زین کو خالی دیکھا تو خیام کی اندرونی چاردیواری سے باہر آگئیں جب کہ تمام کے بال کھلے تھے اور رخساروں پر طمانچے مار رہی تھیں۔

صاحب جواہر نے جواہر میں لکھا ہے کہ میدان کربلا میں ہاشمی مستورات کا یہ عمل حد تواتر تک پہنچا ہوا ہے۔ بنابریں سینہ زنی اور رخساروں پر طمانچے لگانا دو حیثیات سے جائز ہو سکتا ہے۔

۱۔ گریبان چاک کرنا اور طمانچے مارنا غم کی علامات سے ہیں بلکہ اظہار غم کے قطعی مظاہر سے ہیں۔ مگر میت پر مذکورہ صورت میں اظہار غم کرنا۔

الشیعہ کے باب [illegible]

دوسری روایت باب مزار میں سے روایت یوں ہے۔

(مذکورہ صورت میں) ہر گریہ وزاری مکروہ ہے لیکن امام حسین پر گریہ وزاری مکروہ نہیں ہے۔

۲۔ سینہ زنی وغیرہ جیسے مراسم عزا صدیوں سے شیعیان اہلبیت میں رائج ہیں۔ اور ان پر متواتر عمل ہو رہا ہے۔ تمام محقق وغیر محقق علمائے شیعہ نے ان تمام مراسم عزا کو جائز قرار دیا ہے۔ نہ تو سابقاً یہ سنا گیا ہے اور نہ ہی آئندہ یہ سنا جائے گا کہ علمائے شیعہ میں سے کسی نے ان مراسم عزا کو ناجائز قرار دیا ہو۔

بطور فرض اگر ان مراسم عزا میں کسی کو اشتباہ ہوا ہو۔ یا اپنی کج بحثی اور عقیدہ میں کج روی کی وجہ سے کسی نے مراسم عزا کی مخالفت کی بھی ہو تو ان کی مقدار اتنی کم ہے کہ اسے نہ ہونے کے برابر کہا جا سکتا ہے۔ اور ایسی تعداد یا ایسے افراد کسی اہمیت کے حامل نہیں ہوتے۔

(خلاصہ یہ ہے کہ کسی بھی میں جو شخص بھی مراسم عزا کے جواز اور استحباب کے خلاف جو شخص بھی کوئی بحث کرے) یا تو وہ عقل سے تہی دامن ہے۔ یا وہ دین سے کوتاہ دست ہے اور یا اس کا نسب مخدوش ہے۔ خداوند عالم حقائق الامور سے بہتر آگاہ ہے اس وقت تک جو عرض کیا جا چکا ہے اس کا حصل یہ ہے کہ عزائے مظلوم کربلا میں زنجیر زنی اور رقم کی زاری اس سلسلہ کے دیگر احکام شرعیہ سے جداگانہ حکم حاصل ہے۔ جس کے نہ تو جواز میں شک ہے اور نہ استحباب ہیں۔

جہاں تک بلیڈ۔ چاقو۔ یا تلوار زنی کا تعلق ہے تو اس کا جواز مشروط ہے

[illegible]

سے خون نکل آیا تھا عزاداری میں اخراج خون کے جواز کی واضح دلیل ہے۔

مذکورہ شرائط کے ساتھ بلیڈ۔ چاقو اور تلوار زنی وغیرہ کی حرمت کا فتویٰ بلا دلیل ہے۔ مگر زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ جواز مشکوک ہے اور اس صورت میں اصل حلیت حاکم ہو گی۔ جہاں تک اس دلیل کا تعلق ہے کہ اس عمل میں نفس کو ہلاکت میں ڈالنے کا شائبہ ہے جو حرام ہے تو یہ قطعاً غیر متعلق اور باطل ہے۔ ہم نے اسی لیے یہ شرط لگائی ہے کہ بلا ضرر یہ عمل انجام دیا جائے۔

علاوہ ازیں اتنی مقدار میں خون کا بہا لینا جس سے چہرہ اور سر رنگین ہو جائیں تو بھی اس کا باعث ثواب ہونا بعید نظر نہیں آتا۔ بلکہ مراسم عزا کی ایک قسم ہی ہے۔

گذشتہ مسائل میں اگر کوئی شخص اتنی سی بات پر بھی اعتراض کرتا ہے۔ تو یقیناً وہ اہل حرص سے ہے اور اس کا دل مریض ہے۔ دعا ہے خداوند عالم ایسے افراد کے مرض میں اضافہ فرمائے۔

جہاں تک شبیہ خوانی کا تعلق ہے تو یہ بھی مصائب آل محمدؐ کی یاد تازہ کرنے اور مظلوم کربلا پر گریہ کے اسباب میں سے ایک ذریعہ ہے جو یقیناً تقرب ایزدی اور باعث اجر و ثواب ہوگا۔

دعا ہے خداوند عالم ایسے اعمال کرنے والوں پر نزول رحمت فرمانے اور دنیا و آخرت کی اجر سے نوازے۔

رہی طبل زنی تو یہ بھی جائز ہے۔ کیونکہ جس انداز اور جس ارادہ سے مراسم

خلاصہ یہ ہے کہ جلوسوں وغیرہ میں جو طبل زنی بطور مراسم عزا رائج ہے لہو و لعب سے نہیں ہے لہذا حرام نہیں ہے ۔

جہاں تک اگر ہر ماتم کا تعلق ہے تو یہ بھی جائز ہے اور اس کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ اس حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے ۔ لہذا اسے بدعت یا تشریح کہنا غلط ہے ۔

۱۸ صفر ۱۳۸۴ھ سید مرتضی فیروزآبادی

۲۱۔ آیۃ اللہ شیخ محمد باقر آشیتانی کا جواب :

اللہ نے مجاہدین کو گھر بیٹھنے والوں کی ہر فضیلت اور اجر عظیم عنایت فرمایا ہے ۔ اللہ رب العالمین کی حمد ہے ۔ خاتم الانبیاء اور سید المرسلین محمد اور اس کی اہلبیت ؑ پر بالعموم اور بالخصوص ان کے اہل غم ۔ خلیفہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب پر اللہ کی رحمت کا نزول ہو ۔

اما بعد مجالس عزا برائے سید الشہداء اس کے اہلبیت ؑ اور انصار پر اللہ کی رحمتیں ہوں روح کائنات ان پر نثار رہو کے سلسلہ میں استاد الاساتذہ شیخ الفقہاء المتاخرین مرحوم آیۃ اللہ نائینی رضوان اللہ علیہ کے فتوی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے ۔ اکثر مناظرین علماء نے ان کے فتوی کی تائید و تصدیق فرمائی ہے ۔ کیوں کہ زیر نظر مسئلہ بھی دیگر مسائل شرعیہ کی مانند ہے اور غیر مجتہد کو جامع الشرائط مجتہد کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیئے ۔ دعا ہے خدائے قدوس توفیق عنایت

94-

... میباشد

آیا بنظر شما این شعائر جائز است یا واجب ؟

و آیا اگر این گونه شعائر سبب ضرر و مسخره عده ای از مردم باشد آیا جائی برای رجحان و جواز باقی هست یا نه ؟ لطفا عنایت فرمائید نظر مبارك را .

بغداد ۵/ ۷ / ۶۵ (عباس هادی)

بسم الله الرحمن الرحیم

جواب : شعائر حسینی (ع) به هر نحو که باشد جائز و راجح و سبب اجر و ثواب خواهد بود انشاء الله تعالی مگر آن چیزیکه باعث قتل نفس و نابود شدن بعضی از اعضاء بدن بشود که هر دوی آن در شریعت اسلام حرام میباشد و نیز ضرر کمی که بقتل و نابودی منجر نگردد سبب دگرگونی حکم شامل در

محمد بن المهدی الحسینی الشیرازی

آنچه را که استاد بزرگ مرحوم آیت اللهنائینی طاب ثراهٔ مرقوم داشته‌اند حق بوده شکی در آن نیست جزشکاکان کسی از آن شك نمیکند.

و انا الأحقر الجانی علی مدد قاینی.

جمعی از معاصرین متأخّر که فتوی داده اند.

۱ ــ آیة الله آقای آشیخ عبد الکریم یزدی مقیم قم مشرفه و مدفون در آن (قم)

۲ ــ آیت الله آقا میرزا علی آقای شیرازی و آقای آقا سید محمّد فیروز آبادی.

۳ ــ آیت الله حاج شیخ محمد حسین اصفهانی.

۴ ــ آیت الله آقای حاج آقا حسین قمی طباطبائی.

۵ ــ آیة الله آقا شیخ محمد جواد بلاغی (۱)

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ

۲۶ آیت اللہ سید محمد حسینی شیرازی کا جواب :

سوال، مراسم عزا کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے کیا یہ جائز ہیں؟ مراسم عزا جو بعض اوقات بعض لوگوں کے لیے مذاق بن جاتے ہیں اور باعث ضرر ثابت ہوتے ہیں کیا ان کا جواز یا استحباب باقی رہ جاتا ہے۔ براہ نوازش اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

بغداد ۵ / ۷ / ۶۵ عباس ہادی

جواب :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مراسم عزا جیسے بھی ہوں جائز اور موجب ثواب ہیں۔ انشاءاللہ! ہاں ایسے ذرائع جن سے انسان کی جان یا کوئی عضو تلف ہو جائے شرعاً ناجائز ہیں معمولی سی ایسا نقصان جو مثل یا اتلاف کا موجب نہ بنتے مراسم عزا میں جواز کے نہیں ہوگا۔ جہاں تک احکام شرعیہ کے مقام مذاق کا تعلق ہے یہ چیز ان کے جواز میں حارج نہیں ہوگی۔

کربلائے مقدسہ

محمد ابن مہدی حسینی شیرازی

۳۳۔ جواب آیۃ اللہ علی مدد قائینی :

جو کچھ استاد مرحوم آیۃ اللہ نائینی نے لکھا ہے بلا شک حق ہے اور

۲۴ ـ آیت اللہ شیخ عبدالکریم یزدی مقیم و مدفون قم مقدسہ

۲۵ ـ آیت اللہ آقا میرزا علی آقائی شیرازی

۲۶ ـ آیت اللہ آقا سید محمد فیروز آبادی

۲۷ آیت اللہ الحاج آقا شیخ محمد حسین اصفہانی ۔

۲۸ ـ آیت اللہ آقا الحاج حسین قمی طباطبائیؒ ۔

۲۹ آیت اللہ آقا شیخ محمد جواد بلاغی (بدرسی پیرامون مواکب حسینیہ ص ۱۲۴)

۳۰ فتوائے آیت اللہ سید احمد خوانساری دام ظلہ ۔

س ۔ جناب والا کی رائے مراسم عزا اور مراسم عزا کے سلسلہ میں ایت اللہ نائینی کے فتاوی کے متعلق کیا ہے؟

ج :- مراسم عزا کا موضوع روز روشن سے بھی زیادہ واضح تر ہے ۔

ان تمام امور میں توضیح المسائل مسئلہ ۲۸۳۲، اور ۲۸۳۳ کی طرف رجوع کیا جائے ۔

۳۱ ـ آیت اللہ شیخ محمد علی سیبویہ کا جواب؛

بنام خدا؛ تمام مراسم عزا خواہ کسی قسم کے ہوں بشرطیکہ تلف جان کا سبب نہ بنیں جائز ہیں اور شعائر اللہ کی عظمت کے ذیل میں آتے ہیں ۔

(الاحقر محمد علی سیبویہ الحائری)

۳۲ ـ آیت اللہ شیخ جعفر کاشف الغطاء فرماتے ہیں؛

بعض ایسے امور جو شریعت سے متعلق ہیں لیکن ہمارے پاس ان کے لیے بالخصوص دلیل نہ ہو تو ایسی صورت میں معمولی دلائل سے تمسک کیا جاتا ہے یعنی ایسے امور کی انجام دہی دلیل خصوصی کے تحت نہیں ہوتی بلکہ دلیل عمومی کے تحت ہوتی ہے ۔ آگے چل کر فرماتے ہیں ، جیسا کہ سالار شہداء کی عزاداری میں مراسم عزا از قسم طبل زدن ، شبیہ بنانا ، سر ، چہرہ ۔ اور سینہ پر ماتم کرنا ایسے اعمال ہیں جن سے غم و اندوہ میں اضافہ ہوتا ہے ۔ جہاں تک ان مراسم کے از روئے شریعت حکم کا تعلق ہے تو سینہ زنی ۔ زنجیر زنی ۔ جلوس عزا نکالنا ۔ ان کی دستہ بندی کرنا عوامی راہوں اور سڑکوں پر آنا وغیرہ نہ صرف ان کے جواز میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔ بلکہ ان کا باعث ثواب ہونا اور مستحب ہونا بھی خالی از اشکال ہے ۔

[illegible] آیت اللہ [illegible]

مراسم عزا میں کسی قسم کا اشتباہ کرنا ہرگز درست نہیں ہے بلکہ اگر فقہاء جنہوں نے اپنی عمر عزیز کا بیشتر حصہ حصول فقہ میں گزارا ہے۔ عصر حاضر میں جب وہ دیکھتے ہیں کہ اغیار نے ہر طرف سے ہر حیثیت سے اور ہر ذریعہ سے نور اہلبیتؑ کو خاموش کرنا چاہتے ہیں۔ مراسم عزا کے وجوب کفائی کا فتویٰ دیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

ان مراسم عزا میں کیڑے نکالنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ یہی مراسم عزا ہی تو ہیں۔ جن کی بدولت ہزاروں گمگشتگان راہ کو ہدایت نصیب ہوئی ہے۔ اور بعض مقامات پر تو اغیار مراسم عزا میں ہر قسم کی مالی امداد بھی کرتے ہیں۔

خداوند عالم ان لوگوں کو جزائے خیر دے جو سینہ زنی۔ اور سر اور منہ پر ماتم کرتے ہیں اور شبیہیں نکالتے ہیں۔

آیت اللہ مامقانی کے دستخط

۳۴- آیۃ اللہ سرکار علامہ شیخ خضر ابن شلال اپنی کتاب ابواب الجنان میں رقمطراز ہیں!

تمام نصوص واحادیث اور اخبار و روایات سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ غریب کربلا کی عزاداری میں جتنے بھی مراسم عزا بجا لائے جاتے ہیں سب جائز ہیں خواہ سر و رخساروں پر طمانچے ہوں یا سینہ زنی وغیرہ۔ جیسا بھی ممکن ہو جائز ہے حتیٰ کہ اگر موت کا یقین بھی ہو تو بھی جائز ہے[1]

[1] آیۃ اللہ خضر ابۃ اللہ کاشف الغطا کے شاگردوں میں سے ایک ہیں۔ آیت اللہ

۳۵- آیۃ اللہ المصلح کبیر شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء کا فتویٰ

ماخوذ از- آیات بینات:

خواہ مصیبت کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو اس پہ ماتم ناپسندیدہ امور سے ہے۔ لیکن صادق آل محمد نے عزاداری غریب کربلا کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

اگرچہ ہر قسم کا ماتم مکروہ ہے لیکن عزاداری سید الشہداء۔ گریبان چاک کرنا۔ سینہ زنی کرنا۔ منہ پر طمانچے لگانا سب کچھ جائز ہے۔

جہاں تک جسم کو تکلیف پہنچانے کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں حضرت حجت کا زیارت ناحیہ میں حسب ذیل جملہ ہی کافی ہے۔

امام حسین سے مخاطب ہو کر عرض کرتے ہیں!
میں آنسوؤں کے عوض آپ کے غم میں خون روتا رہونگا

قبل ازیں آپ کے جد بزرگوار امام زین العابدین بھی پانی کے عوض خون رو چکے تھے علامہ مجلسی نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں وضاحت سے موجود ہے کہ جب امام سجاد کے سامنے پانی کا جام لایا جاتا تھا تو آپ اسے دیکھتے ہی گریہ کرنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ پانی کا جام آنسوؤں سے پر ہو جاتا تھا۔ سانحہ کربلا کے غم انگیز مناظر کے پیش نظر اس قسم کے اور بھی دسیوں واقعات منقول ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) آقائے بزرگ طہرانی نے الذریعہ میں ان کے متعلق لکھا ہے کہ۔ انہوں نے خواب میں حضرت علی کو دیکھا۔ انہوں نے اس کے ہاتھ میں قلم پکڑا دیا۔ جب بیدار ہوئے تو دیکھا فی الواقع وہی قلم ان کے ہاتھ میں تھا۔ اس قلم سے ابواب الجنان تالیف کی تھی۔

کو بند کر سکے؟ یا ذات احدیت اور اس کی مخلوق کے مابین اس عظیم وسیلہ کو ختم کر سکے؟

اسی کتاب میں ایک اور مقام پر موصوف فرماتے ہیں۔

مراسم عزا حسینی وسائل میں سے ایک وسیلہ اور کشتی نجات کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں۔ البتہ طبل زنی وغیرہ کو اگر الات لہو ولعب سے شمار کیا جائے تو بھی از راہ اعلان اور تعظیم مراسم عزا ان کی اباحت اور مشروعیت قطعی طور پر غیر مشکوک ہے۔ جہاں تک شمشیر زنی۔ خنجر زنی۔ وغیرہ جیسے حزن والے آلات ماتم کا تعلق ہے تو۔ جب تک کسی چیز کی حرمت کا یقین نہ ہو اس وقت تک وہ حلال ہے کے قاعدہ کلیہ کے مطابق نہ صرف مذکورہ مراسم مباح ہیں۔ بلکہ مراسم عزا کی تعظیم کے ارادہ سے ان کا بجا لانا۔ باعث ثواب اور مستحب ہے۔

آگے چل کر فرماتے ہیں۔ ایران کے کچھ عقیدت مندوں نے ایۃ اللہ العظمیٰ آقائے حکیم سے فارسی میں حسب ذیل سوال کیا تھا۔ انہوں نے جو جواب عنایت فرمایا تھا مع سوال یوں ہے۔

سوال۔ ہند اور پاکستان میں بالعموم تمام آلہ اطہار کے یوم شہادت پر اور بالخصوص امام حسینؑ کے ایام عزا میں سینہ زنی کرتے ہوئے۔ بلیڈ اور چاقو کرتے ہوئے۔ زنجیر کرتے ہوئے یا ہر بند آگ میں چلے جاتے ہیں۔ اس علاقہ میں اس قسم کے مراسم عزا تقویت ایمان۔ اور آئمہ اہلبیت کی محبت میں اضافہ کا موجب بنتے ہیں اگر ایسے امور سرانجام نہ دیئے جائیں تو تو بیدینی اور کے رواج پانے کا خطرہ ہے۔

کا تحفظ مقصود ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سید محسن الطباطبائی الحکیم۔

۳۶۔ آیت اللہ صاحب قوانین جن کا مزار قم مقدسہ میں قبرستان شیخاں میں ہے کی طرف سے آیت اللہ میرزا ابو القاسم قمی متوفی ۱۲۳۱ھ نے سینہ خوانی کے جواز بعد باعث ثواب اور استحباب کا فتویٰ جامع الشتات کے آخر میں مسائل متفرقہ کے ضمن میں نقل کیا ہے۔

> صدیوں کے عرصہ پر مشتمل سانحہ کربلا کی
> شجاعت ناقابل فراموش ہے۔
> اگر دین محمد میرے قتل کے بغیر نہیں بچتا
> تو تلوارو۔ از جسم شبیر حاضر ہے۔

۳۷۔ مراسم عزا کے سلسلہ میں ایۃ اللہ صادق روحانی کا نظریہ:

خالق کائنات اللہ کی حمد سے محمدؐ وآل محمدؐ پر درود۔ اور ان کے دشمنوں پر لعنت خدا ہو۔ بعد۔ مراسم عزا کے سلسلہ میں متعدد سوالات کیے گئے ہیں۔ مثلاً جلوسوں کا سڑکوں کوچوں اور گلیوں میں آنا۔ مشعل برداری کرنا۔ علم اٹھانا۔ سر پیٹنا۔ سینہ زنی کرنا چاقو زنی کرنا۔ سر پھوڑنا۔ شبیہ خوانی کرنا۔ وغیرہ جو شیعہ میں مدت مدید سے معمول عزاداری چلا آرہا ہے۔

جوابات سے پہلے مناسب ہوگا اگر بطور تمہید چند مقدمات عرض کر

اس وقت نہیں ہوئی تھی۔ جب دین [illegible]
عاشقاں نہ ہوتا تو دین کا فقط رسمی نام اور قرآن کے صرف الفاظ کے سوا کچھ نہ رہتا اسی لیے واقعہ کربلا کے بعد غیر متعصب تجزیہ نگاروں نے کہہ دیا تھا کہ۔ آغاز دین نبی اکرم سے ہوا تھا۔ اور خون شبیر نے اسے پائیدار بنا دیا ہے۔ الدین محمدی الحدوث و حسینی البقاء بنا بریں عزاداری امت مسلمہ کے لیے قربانی کی عملی تربیت ہے کہ جہاں کہیں ابن الوقت اور طالع آزما قسم کے لوگ حالات کو اپنے لیے ہموار دیکھ کر دین کے نام پر بدعات کو رواج دینے کی کوشش کریں اور سنت رسول کو نابود کرنے کی خاطر آگے بڑھیں تو ان کی راہ روکنے کی خاطر سینہ سپر ہونے کی تربیت پہلے سے موجود ہو تاکہ ظالم کی شکم سیری اور مظلوم کی بھوک میں اتحاد نہ ہو سکے عزاداری ظلم و جور کے مقابلہ میں ایک موثر ہتھیار ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے تجربہ گواہ ہے کہ جب کبھی عزاداری کو کمزور کیا گیا تو نتیجہ میں مکتب شیعیت کمزور پڑنے لگا۔ اور جب کبھی مراسم عزا کو عملی شروع کیا گیا تو

لے اس سے حدیث نبویؐ کی طرف اشارہ ہے کہ
الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ،
حضرت امام حسن اور امام حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔
احقاق الحق ج ۱۰ ص ۵۴۴
کنز العمال ج ۶ ص ۲۲۰
احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۱۷۲

[illegible] قربانی [illegible] بیدار کیا۔ اور مذہبی راہنماؤں نے مراسم و مجالس عزا قائم کر کے امت مسلمہ کو سانحہ کربلا کے اسباب و عوامل سے مطلع کیا۔ اس کے مقابلہ میں دشمنان دین نے مورچہ بندی کر رکھی ہے اور وہ سمجھ چکے ہیں کہ اگر صفحہ ہستی سے دین کو مٹانا ہے تو پہلے عزاداری کو ختم کرنا ہوگا۔ کیونکہ وہ دیکھ چکے ہیں۔ بالعموم عالم اسلام اور بالخصوص شیعہ مکتب فکر عزاداری کے زیر سایہ زندہ ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے مختلف ذرائع سے عزاداری میں کیڑے نکالنے شروع کر دیئے ہیں۔ اور امت مسلمہ کے دل سے عزاداری کی قدر و منزلت کو کم کرنے کی خاطر واہیات قسم کے اعتراضات۔ بے بنیاد الزام لگانا شروع کر رکھے ہیں۔ کبھی جلسوں پر اور کبھی جلوسوں پر اور کبھی شبیہوں پر زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان اعتراضات کو دیکھا جائے تو مغالطوں اور مخالفت برائے مخالفت کے سوا کچھ بھی نظر نہ آئے گا۔ البتہ ضعیف الایمان، سادہ لوح، اور کمزور عقیدہ کے لوگ ان سے ضرور متاثر ہوتے ہیں۔

۳۔ دو صدیوں سے یورپی سامراجیت نے اپنے خونیں پنجے اسلامی ممالک میں بالعموم اور ایران میں بالخصوص گاڑنا شروع کر رکھے ہیں۔ اور وہ روز اول سے اس حقیقت سے آشنا ہو چکے ہیں کہ جب تک ملت مسلمہ احکام اسلام پر عمل پیرا رہے گی اسلامی تعلیمات کی معتقد رہے گی۔ اور قربانی حسین سے متاثر رہے گی۔ اسی وقت تک ان کی سامراجیت کو پھلانے، پھیلنے اور پھولنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

برطانیہ کا وزیر اعظم گلیڈسٹون اس حقیقت کا اعتراف بھی کر چکا ہے۔

عزا کے خلاف مورچہ بندی کر رکھی ہے ۔

جہاں تک سوالات کا تعلق ہے تو اب ان کے جوابات پیش خدمت ہیں ۔

۱ ۔ جلوسہائے عزا کا سڑکوں اور کوچوں میں بحالت مشعل برداری اور علم برداری میں آنا شرعاً نہ صرف نا جائز نہیں ہے ۔ بلکہ موجب ثواب ہے اور حسینی ذرائع نجات میں سے ایک ذریعہ نجات ہے ۔

۲ ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سینہ زنی ۔ طمانچہ زنی خواہ اس سے خون بھی نکل آئے جائز ہے اس طرح پشت پر زنجیر زنی وغیرہ کے باعث ثواب آتے ہیں بھی کوئی شک و شبہ نہیں ہے ۔ امام صادق سے مروی ہے کہ ۔ امام حسین جیسے شہید پر گریبان چاک کیا جانا چاہیئے اور منہ پر طمانچے مارے جانے چاہیں ۔

۳ ۔ لوگوں کو متوجہ کرنے ۔ یا ۔ اعلان وغیرہ کرنے کی خاطر ڈھول وغیرہ بجایا جائے تو بھی نہ صرف جائز ہے ۔ بلکہ بہتر ہے اور دعوت حسینی کے وسائل میں سے

امام حسین ؑ فرماتے ہیں ۔

میں نہ تو از راہ تکبر ۔ نہ از راہ سرکشی ۔ اور نہ از راہ فساد مدینہ سے کوچ کر رہا ہوں ۔ بلکہ میرا مقصد اپنے نانا کی امت میں اصلاح ہے ۔ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے نانا اور والد کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہوں ۔

۳۸ ۔ آیۃ اللہ سید محمد وحیدی کا مراسم عزا کے متعلق نظریہ :

سید الشہداء سے متعلق تمام مراسم عزا جو کہ شیعہ اور غیر شیعہ میں معمولی و متعارف نہیں ان کی تعظیم عمومات شرعیہ کے کی رو سے ایک شرعی مطلوب اور باعث ثواب و اجر ہے ۔ مثلاً من بکی اور ابکی او تباکی وغیرہ ۔

خنجر زنی ۔ زنجیر زنی ۔ اور سینہ زنی ۔ میں اگر یقین موت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں

کی حاصل ہے۔ بی بی کا یہ عمل بہت سے شبہات کو ختم کر دیتا ہے۔

مظلوم کربلا۔ اولاد مظلوم کربلا۔ اصحاب مظلوم کربلا۔ اور تمام عزاداروں پر سلام ہو۔

۴ ذی الحجہ ۹۷ھ رقم سید محمد وحیدی

۳۹۔ آیت اللہ شیخ یحییٰ نوری تہران۔ کا نظریہ:

آیۃ اللہ استاد الفقہاء والمجتہدین آقائے نائینی کا فتویٰ اس سلسلہ میں جامع تر اور قابل قبول ہے۔

۲۵ ذی الحجہ ۹۷ھ العبد یحییٰ نوری

۴۰۔ آیۃ اللہ سید علی فانی اصفہانی کا نظریہ

ہمارے نزدیک تقرب الٰہی اور تقرب ختمی مرتبت و ائمہ اہلبیت کا عمدہ ترین ذریعہ اور وسیلہ رائج مراسم عزائے غریب کربلا ہیں۔ کیونکہ ان مراسم عزا کے ذریعہ ائمہ اہلبیت کا مشن زندہ ہے۔ مراسم عزا کیا ہیں؟ یہی کہ ان میں ائمہ اہلبیت کے فضائل مصائب مرثیہ جات مجالس میں برسر منبر بیان کرکے امام حسین آپ کے اصحاب و اہلبیت پر رویا جاتا ہے۔ سینہ زنی کی جاتی ہے۔ منہ پر طمانچے مارے جاتے ہیں۔ زنجیر زنی ہوتی۔ جلوس سڑکوں پر آجاتے ہیں۔ بلکہ چاقو زنی شبیہ خوانی اور طبل زنی ہوتی ہے اور آگ پر ماتم کیا جاتا ہے۔ ذرا تفصیل سے ملاحظہ فرمایئے۔

... معارف الٰہیہ کی نشر و اشاعت مسائل شرعیہ کی تبلیغ اور اصول دین کا پرچار برسر منبر کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی راہ ہے کہ جس پر چل کر عقائد و احکام اسلام سے آشنائی ہوتی ہے۔ واضح سی بات ہے کہ جو شخص ان مراسم عزا میں شرکت کرتا ہے۔ بلکہ چاہیئے۔ ہر شخص مراسم عزا میں شرکت اپنے لیے ضروری سمجھے۔ لا محالہ منبر پر بیانی ہو تو اسے احکام سنتا ہے۔ جب سنتا ہے۔ تو انہیں سمجھتا بھی ہے۔ جس کا نتیجہ عقائد و احکام اسلام سے واقفیت ہوتی ہے۔

دوم۔ جو لوگ مطالعہ احادیث کرتے ہیں وہ اس حقیقت سے آشنا ہیں کہ آئمہ اہلبیت نے اپنے مشن کو زندہ رکھنے اور اس کے حقائق بیان کرنے کی خاطر کس قدر آمادہ کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہرگز نہ تھا کہ ہمیں کوئی پہچانتا نہیں ہے۔ لہٰذا اس ذریعہ سے ہمارا تعارف ہوگا۔ بلکہ اس کا مقصد عوام کو دین و قرآن کے عقائد حقہ سے آگاہ کرنا اور عقائد احکام اسلام کے قریب تر کرنا تھا۔ اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ائمہ اہلبیت کے مشن کو زندہ رکھنے کا موثر ترین ذریعہ مراسم عزا ہیں خواہ ذاکرین و مقررین ہوں یا سامعین۔

سوم۔ مظلوم کربلا کے لیے رونا۔ رلانا۔ اور رلانے کی کوشش کرنا ان امور سے ہیں جن کے متعلق احادیث و روایات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔ بلکہ اس حد تک تشویق کی گئی ہے کہ اگر مجلس عزا میں رونے یا رلانے والے کی آنکھ سے صرف اس قدر بھی آنسو نکل آئے جس سے مکھی کا پر تر ہو جائے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

چہارم :- [illegible]
جمع ہوتے ہیں۔ اور شیعہ میں عملی یگانگت اور ہم آہنگی ہوتی ہے۔ اور ملت شیعہ میں مراسم عزا یا مجالس عزا کے علاوہ متحدہ منطقی اجتماع کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں ہے۔

انہی مراسم عزا کی بدولت شیعہ اجتماع نے عظمت حاصل کی ہے۔ انہی مراسم عزا کے اجتماعات میں جن سے مخالفین کا پتہ پانی ہوجاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شیعہ مخالفین ہر طریقہ سے اور ہر ذریعہ سے شیعوں میں اختلاف و تفریق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کا ذریعہ انہوں نے مراسم عزا کی مخالفت اور ان میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کر رکھی ہیں۔

پنجم :- ظلم کے خلاف آمادہ پیکار ہونا انہی مراسم عزا کا مرہون منت ہے۔ کیونکہ جب انسان ظلم و جور کا چہرہ دیکھتا ہے تو ظلم سے نفرت کرتا ہے۔ خواہ وہ ظلم اس کے اپنے اندر ہی موجود کیوں نہ ہو۔ اور شبیہ سازی سے زیادہ کرتی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس سے انسان فطری انداز میں ظلم سے واقفیت حاصل کر سکے۔

ششم :- سانحہ کربلا کی سرخ کہانی جس میں شجاعت ہے۔ عزت نفس ہے۔ سخاوت ہے۔ حدیث فکر ہے۔ اور راہنمائی ہے کے ذریعہ فتنہ پردازوں کا ظلم واضح ہوتا ہے۔

جو شخص اس حادثہ فاجعہ اور اس کے آغاز و انجام کا گہری نظر سے مطالعہ کرے پھر جلوس ہائے عزا میں غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ آزادی فکر اور آزادی رائے کے حامل ایسے افراد ملت صرف اسی جگہ میسر آسکتے ہیں۔ جنہوں نے ادا الہیہ کے سامنے اپنے سر ہائے تسلیم خم کیے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے ملکوتی افکار اور الفاظ

۷ ۔ امام حسینؑ خود اور اپنی اولاد کے ساتھ شہید کر دیئے گئے۔ آپ کے اہلبیتؑ کو رسن بستہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد مقصد یزید واضح تھا۔ دین اور احکام دین واجبات الہیہ اور خالق کا دیا ہوا ضابطہ حیات معطل کر دیا گیا مگر امام حسینؑ کی شہادت نے یزیدی مشن کو خاک میں ملا دیا۔ دین خالق پائندہ ہو گیا۔ یزید کی ہر سوچ حرف غلط کی طرح مٹ گئی۔ کافر تیروں کی برسات میں ادا کردہ نماز نے "تا قیامت نماز کو بقا دے دی۔ آپ نے زکواۃ ادا کی۔ امر بالمعروف کیا۔ نہی عن المنکر کیا۔

بنابریں مراسم عزا فی الواقع عملاً اور فوائد زکواۃ۔ نماز۔ روزہ۔ اور دیگر احکام شرعیہ کے احیاء کی یاد ہیں۔ اگر عزادار اور سامعین بغور مجلس عزا سنیں تو از خود مائل بواجبات ہو جائیں گے۔

۸ ۔ کافی سے زیادہ روایات میں ہے کہ مجالس اور مراسم عزا میں دولت خرچ کرنے کا بے اندازہ ثواب ہے۔ واضح سی بات ہے کہ۔ ذکر حسینؑ کی خواہ کوئی بھی کیفیت بہت زیادہ اخراجات کی حامل ہوگی۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ مراسم عزا میں شریک ہونے والے شیعہ اور غیر شیعہ فقراء کو معمول کے مطابق کھانا میسر آجاتا ہے۔ اسی لیے ائمہ اہلبیت سے مراسم عزا میں خرچ ہونے والے مال پر اجر عظیم کی بشارت دی ہے۔

مراسم عزا کے بے شمار مفادات میں سے یہ چند ایک تھے جو ہم نے پیش کیے ہیں۔ مراسم عزا پر بہت سے اعتراضات اور اشکالات کیے جاتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ان کے جوابات بھی عرض کر دیئے جائیں۔ کیونکہ اگر شک انگیزوں کے منہ پر مضبوط زنجیر نہ باندھی گئی تو اب جو اعتراضات مراسم عزا پر کیے جاتے ہیں پھر ان کا دائرہ وسیع ہو کر

ہدف طعن بنائیں گے اور اپنی خارجیت ...

سلسلہ میں مختصر بات کافی نہیں ہوگی۔ ہم ذرا تفصیل میں جائیں گے۔ کیونکہ ہمارے غریب شیعہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں میں گھر رہے ہیں۔ ہمیں جتنے شاید مخالفین سے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جا سکا ان کا شکوہ ہم بارگاہ خالق ہی میں کریں گے۔

اب مخالفین عزاداری کے اعتراضات اور ان کے جوابات پیش کرتے ہیں۔ اور ایک ایک کر کے ان کے جوابات پیش کریں گے۔

ا۔ کیا عزاداری بدعت ہے؟

سب سے پہلے اعتراض جو مخالفین عزاداری کرتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ موجودہ مراسم عزاداری ائمہ اہلبیت کے زمانہ میں نہ تھے۔ جب کہ ائمہ اہلبیت خود صاحب عزا تھے۔

جو مراسم عزا شیعہ کرتے ہیں کسی حدیث میں انکا ثبوت نہیں ملتا۔ لہٰذا یہ بدعت ہیں۔ بدعت گمراہی ہوتی ہے اور گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

جواب:۔ اس اعتراض کا جواب اعتراض ہی میں موجود ہے۔ ان لوگوں نے شاید بدعت کی تعریف ہی نہیں پڑھی۔ ہر وہ بات جو آنحضور کے بعد پیدا ہو بدعت نہیں کہلاتی بلکہ بدعت ان احکام کا نام ہے جن کا زمانہ نبوی میں کوئی وجود نہ ہو بعد میں انہیں احکام اسلام کے بطور رواج دیا جائے۔ بدعت اور بدعت رائج کرنے والے کے سلسلہ میں بے شمار احادیث نبویہ اور فرامین ائمہ اہلبیت موجود ہیں۔

مورد بدعت کی عقل بھی مذمت کرتی ہے۔ اگر اس قسم کے تمام امور کو بدعت قرار دیا جائے تو آنحضور کے بعد پیدا ہونے والے مسائل اور شبہات جب کہ

جب کہ مراسم عزا ہرگز اس قسم سے نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اس قسم سے ہو سکتے ہیں کیونکہ امام حسین ع پر رونے۔ رلانے اور رونے کی شکل بنانے کا حکم ہے ظاہر ہے موضوع مامور ایک تولیدی فعل ہے اور ہر تولیدی فعل کی علت ہوتی ہے۔ وہ علت قولی بھی ہو سکتی ہے۔ اور عملی بھی۔ قولی علت ذکر مصائب اور مرثیہ خوانی ہو ہوگی جب کہ عملی علت تشبیہ سازی اور شبیہ خوانی ہوگی۔

اس مقام پر فقیہ کا وظیفہ یہ ہے کہ مراسم عزا کے جواز کا حکم لگائے۔ کیوں کہ رلانا حتماً باعث ثواب ہے اور رلانا ان شبیہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تعزیت ایک ایسا ارادی عنوان ہے جو محتاج اظہار ہے۔ اور اظہار عزا کے جغرافیائی اعتبار سے مختلف ذرائع ہیں۔ اس وقت جو کچھ شیعوں میں مراسم عزا رائج ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس سے شارع مقدس نے منع فرمایا ہو۔ یا عقل نے اسے قبیح قرار دیا ہو۔

لہٰذا اعتراض کنندگان کے لیے ضروری ہے کہ پہلے وہ بدعت کی تعریف سمجھنے کی کوشش کریں۔ پھر اگر ممکن ہو تو بدعت کو مراسم عزا پر منطبق کریں۔

- کیا عزاداری مقام مذاق ہے؟

یہ کیا بھی ایک اعتراض ہے کہ عصر حاضر میں جب ہمارے جلوس ہائے عزا سڑکوں اور گلیوں میں آتے ہیں تو مخالفین ہمارا مذاق اڑاتے ہیں۔ لہٰذا انہیں بند ہونا چاہیے

جواب یہ ہے کہ:۔

ہر مذہب و ملت میں کچھ اجتماعی مراسم ہوتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اقوام

اور ہم ایک دوسرے کے دست و گریباں ہو جائیں ۔ ہم کبھی بھی قرآن و اہلبیت کا دامن تمسک ترک نہ کریں گے ۔

عزاداری میں ہونے والے اخراجات کیا بے فائدہ اور بے ثمر ہیں ؟

دشمنان عزاداری کہتے ہیں کہ عزاداری پر خرچ کی جانے والی رقم اگر اقتصادی نظام میں خرچ کی جائے تو اس کے مفادات زیادہ ہوں گے ۔ دشمنان عزاداری ان اخراجات کو اسراف اور فضول خرچی سے تعبیر کرتے ہیں ۔

جواب :۔ بہترین مال وہ ہے جس کے ذریعہ انسان امام تک رسائی حاصل کر لے ، روایات ائمہ اہلبیت میں بکثرت موجود ہے ۔ کہ عزاداری پر صرف کئے جانے والے مال کا ثواب بے شمار ہے مصلحت امام کا تحفظ اسی میں ہے ۔ کہ انسان اپنی دولت عظمت امامت کو اجاگر کرنے میں صرف کرے ۔ کاش اعتراض کنندہ یہ حقیقت سمجھ لیتا کہ اقتصادی حالت عزاداری پر خرچ نہ کرنے سے نہ سدھر گئی بلکہ اقتصادی حالت نہ غفلت شماری ۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑنے اور بیہودہ

مطابق آگ پر ماتم بھی تلف جان کا سبب نہیں ہوتا ۔ اور نہ ۔ لا تقتلوا انفسکم کے حکم میں آتا ہے ۔ یا ۔ اس قول معصوم کہ ۔ المومن لا یقتل نفسہ ۔ کے ضمن میں بھی نہیں آتا ۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب شرعاً کسی عضو کو زخمی کرنا حرام نہیں ہے تو پھر زنجیر زنی کو کیسے حرام کہا جا سکتا ہے ۔ جب کہ متواترات تاریخ سے ہے کہ یوم عاشور ہاشمی مستورات نے طمانچے بھی مارے ہیں اور سینہ زنی وغیرہ بھی کی ہے ۔

شبیہہ خوانی :

شبیہہ خوانی پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ کام غلط اور ناپسندیدہ ہے ۔ کیونکہ اس میں دشمنان خدا و رسول سے مشابہت پیدا کرنا ہوتی ہے ۔ جو حرام ہے ۔ اس طرح شہدائے کربلا کی شبیہہ بننا ہوتا ہے جو ان کی توہین ہے اور ان کی توہین بھی حرام ہے ۔

جہاں تک اولیاء اللہ سے تشبیہہ کا تعلق ہے تو اس سے مقصود صرف اور صرف ان کی مظلومیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ان کی مظلومیت کا اظہار نہ صرف یہ کرنا جائیز نہیں ہے بلکہ ان کے تقرب کا ایک ذریعہ ہے۔

جناب سید الشہداء کی صدائے "ھل من ناصر ینصرنا" کا جواب مجھے تو آج انہی مراسم عزا کے قیام میں نظر آتا ہے۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر یہ یاد دہانی ضروری ہے کہ زنجیرزنی اور چاقو زنی کا جواز اس یقین سے مشورہ ہے کہ سبب موت نہیں بنے گا۔ اور بالعموم مشاہدہ ہی ہے کہ مذکورہ امور موت کا سبب نہیں بنتے۔

اپنی اس خوش نصیبی پر ذات احدیت کا شکر کرتا ہوں اور برادران ایمانی کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنے جائیز امور میں ناجائیز امور ہرگز شامل نہ کریں۔ اور مجت امام حسین کے فخر میں نماز اور دیگر واجبات کو ترک نہ کریں۔

۱۴ صفر ۱۳۸۴ھ

(علی حسینی اصفہانی علامہ فانی)

مراجع تقلید شیعیان جہان فقہائے مجتہدین کے امضاء اور تقاریر

ان علماء مراجع عظام کے اسماء کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنہوں نے زندگی بھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض انجام دیئے ہیں۔ انہوں نے ملت اور حکومتوں میں

جعفر آبادہ اصفہانی متوفی

حاجی محمد جعفر آبادهٔ اصفهانی متوفّی		۱۲۸۰
آخوند ملا کاظم خراسانی	=	۱۳۲۹
آقا باقر بهبهانی استاد	=	۱۲۰۵
آقا جمال خوانساری	=	۱۱۲۱
آقا ضیاء عراقی	=	۱۳۶۱
آقا نجفی شیخ محمّد نقی	=	۱۳۳۱
حاجی شیخ عبد الکریم حائری یزدی	=	۱۳۵۵
[redacted]		
حاجی ملاّ محمّد اشرفی	=	۱۳۱۵
سید ابوالقاسم اشکوری گیلانی	=	۱۳۴۹
سید حسین اشکوری گیلانی	=	۱۳۴۹

سید ماجد بحرانی = ۱۰۲۸
سید هاشم بحرانی = ۱۱۰۹
سید مهدی بحر العلوم = ۱۲۱۲
ملاّ محمد برغانی = ۱۲۶۴
ملاّ محمّد صالح برغانی = ۱۲۷۰
حاج ملاّ علی برغانی = ۱۲۶۴
شیخ محمّد جواد بلاغی = ۱۳۵۲
سید علی هندی = ۱۳۱۲
میر فیض الله تفریشی = ۱۰۲۵
ملاّ عبد الله تونی = ۱۰۷۱
شیخ هادی تهرانی = ۱۳۲۱
شیخ عبدالحسین تهرانی = ۱۲۸۶
علی بن موسی ثقة الاسلام تبریزی شهید = ۱۳۳۰
حاج سید محمّد جاپلقی = ۱۲۸۰
سید ابو الحسین جلوه اصفهانی = ۱۳۱۴
آقا سید علی آقا تبریزی = ۱۲۶۰
حاجی ملاّ عبد الله بروجردی = ۱۲۷۱
سید محمّد باقر حجة الاسلام اصفهانی = ۱۲۶۰

شیخ جعفر حویزه اصفهانی = ۱۱۱۵
سید خلف حویزه = ۱۰۷۴
سید علیخان مدنی = ۱۱۱۸
امیر عبد الباقی خاتون آبادی = ۱۲۰۷
امیر محمد حسین خاتون آبادی = ۱۲۳۱
امیر محمد صالح خاتون آبادی = ۱۱۷۷
حاجی شیخ مهدی خالصی کاظمینی = ۱۳۴۲
حاجی میرزا حسین خلیلی = ۱۳۲۶
شیخ محسن خنفر = ۱۲۴۷
سید ابو تراب خوانساری = ۱۳۴۶
سید حسین خوانساری = ۱۱۹۱
سید محمد مهدی خوانساری (معاصر)
میرزا محمد هاشم خوانساری = ۱۳۱۸
حاجی میرزا ابراهیم خوئی = ۱۳۲۵
حاجی سید مهدی حلی نجفی = ۱۳۰۰
حاجی شیخ جعفر شوشتری = ۱۳۰۳
شیخ محمد حسین اردکانی = ۱۳۰۵
حاجی ملا علی کنی = ۱۳۰۶
میر حامد حسین هندی = ۱۳۰۶

حاجی سید محمد ابراهیم هندی = [illegible]

شیخ زین العابدین مازندرانی = ۱۳۰۹

حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی = ۱۳۳۹

میرزا محمد باقر صاحب روضات = ۱۳۱۳

حاجی میرزا حبیب الله رشتی = ۱۳۱۲

شیخ محمد حسین ممقانی = ۱۳۲۳

شیخ محمد طه نجفی = ۱۳۲۳

شیخ محمد شربیانی = ۱۳۲۲

حاجی شیخ مرتضی آشتیانی = ۱۳۶۵

حاجی آقا حسین قمی = ۱۳۶۶

حاجی آقا رضا همدانی = ۱۳۲۲

سید محمد کاظم یزدی = ۱۳۳۷

حاجی مصطفی کاشی = ۱۳۳۶

حاجی سید اسماعیل صدر = ۱۳۳۷

حاجی شیخ فضل الله شیخ الشریعه اصفهانی = ۱۳۳۹

میرزا محمد تقی شیرازی = ۱۳۳۹

شیخ ابراهیم لنکرانی = ۱۳۱۴

شیخ محمد باقر اصفهانی = ۱۳۰۰

شیخ محمد تقی صاحب حاشیه = ۱۲۸۵

شیخ محمد حسن آل یس = ۱۳۰۸

سید حسین آل بحر العلوم = ۱۳۱۸

سید علی آل بحر العلوم = ۱۲۹۸

سید محمد آل بحر العلوم = ۱۳۲۶

میرزا محمد علی قرجه داغی = ۱۳۰۶

ملا محمد خوانساری = ۱۳۳۷

سید ناصر بصری = ۱۳۳۲

شیخ محمد قاسم اردوبادی = ۱۳۳۳

حاجی شیخ فضل الله نوری شهید = ۱۳۲۷

شیخ فضل الله مازندرانی = ۱۳۴۵

سید محمد فیروز آبادی = ۱۳۴۵

شیخ شعبان رشتی نجفی = ۱۳۴۸

حاجی آقا مهدی کرمانشاهی = ۱۳۴۶

شیخ احمد آل کاشف الغطاء = ۱۳۴۴

میرزا صادق تبریزی =

شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء = ۱۳۷۲

شیخ محمد شوشتری مسموم = ۱۳۲۷

شیخ محمد امین آل شیخ اسد الله = ۱۳۳۴

شیخ عبد الحسین شوشتری =

120-121

١٣١۴ =

شیخ راضی کاظمی

١٣۴٨ =

شیخ حسین رشتی

شیخ محمد حسین صاحب جواهر = ١٢۶۶

شیخ یوسف بحرانی = ١١٨۶

شیخ جعفر کاشف الغطاء = ١٢٢٧

شیخ حسن کاشف الغطاء = ١٢۶٢

شیخ موسی کاشف الغطاء = ١٢٢٢

حاج میرزا موسی تبریزی = ١٣٠٠

صدر الدین صدر سید حسن عاملی = ١٣۵۴

حاجی میرزا محمد علی قرچه داغی = ١٣١٠

صدر الدین صدر = ١٣٧٠

صدر الدین سید محمد عاملی اصفهانی = ١٢۶٣

سید صدرالدین نقی مازندرانی = ١٣۵٠

سید محسن اعرجی =

حاجی ملا حسن قزوینی = ١٢۴٠

میر سید علی صاحب ریاض = ١٢٣١

سید ابراهیم صاحب ضوابط = ١٢۶٢

میر فتاح صاحب عناوین = ١٢۵٠

١٣١٠ =

حاجی ملا مهدی نراقی

١٢۴۴ =

حاج شیخ علی اکبر نهاوندی

١٣۶٩ =

حاجی میرزا بهاء الدین نوری

١٣۴٣ =

سید اسماعیل نوری

١٣٢١ =

سید جواد عاملی

١٣٣۶ =

حاجی میرزا حسین نوری

١٣٢١ =

شیخ اسد الله صاحب مقایس

١٢٣۴ =

آقای محمد علی صاحب مقامع

١٢١۶ =

سید محمد مجاهد

١٢۴٢ =

میرزا محمد حسین نائینی

١٣۵۵ =

شیخ عبد الله مامقانی

١٣۵١ =

آقا شیخ عبد الله مازندرانی

١٣٣٠ =

سید ابراهیم سید حیدر کاظمی

١٣٠٨ =

سید جواد بن سید حیدر

١٣٢١ =

ملا آقا دربندی = ١٢٨۴

حاجی سید علی نقی ابن سید مجاهد = ١٢٨٩

سید محمد باقر قزوینی = ١٢٨۶

آقا سید علی قزوینی = ١٢٩٨

122-123

حاجی میرزا لطفعلی تبریزی		
حاجی میرزا حسین شهرستانی	=	١٣١٥
حاجی میرزا علی شهرستانی	=	١٣٤٤
سید ابو القاسم ده گردی	=	١٣٥٣
میرزا ابو القاسم کلانتری	=	١٢٩٢
حاجی محمد ابراهیم کرباسی	=	١٢٦٢
میرزا ابو القاسم قمی	=	١٢٣١
ملا محمد شریف العلماء	=	١٢٤٥
ملا محمد فاضل ایروانی	=	١٣٠٦
سید حسین کوه کمری	=	١٢٩٩
میرزا عبد الرحیم نهاوندی	=	١٣٠٤
ملا اسماعیل قره باغی	=	
ملا خلیل قزوینی	=	١٠٨٩
سید مهدی قزوینی	=	١٣٠٠
ملا حبیب الله کاشی	=	١٣٤٠
حاجی میرزا محمود شیخ الاسلام	=	١٣١٠
حاجی میرزا موسی تبریزی	=	١٣٠٠
حاجی میرزا علی ایروانی	=	١٣٥٤

نقل از مواکب الحسینیۃ

اولیاء اللہ کے لیے اللہ کے حسن ابتلا پر اللہ کی حمد ہے۔ اور مخلوق خدا میں سے بہترین دانشمند محبوبین خالق میں سے زیادہ صابر محمد امین اور اس کی آل پر درود۔

اما بعد۔ کسی شخص کے لیے یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ عزائے امام حسین کے جملہ مراسم جو ایام عزا میں شیعیان امام حسین و امام بارگاہوں۔ مقدس مقامات عبادت گاہوں۔ گھروں۔ مقیم اور موبائیل انجمنوں کے ذریعہ کوچوں۔ بازاروں۔ راستوں شاہراہوں میں شب و روز۔ مشعلوں زین در گھوڑوں۔ تشبیہات اور تمثیلات مجہودہ یا دیگر معہودہ کی صورت میں تشکیل دیئے جاتے ہیں یہ سب کچھ تقربات الٰہی کے ذرائع میں سے افضل ترین ذریعہ ہیں بعد فلاح اخروی کے وسائل میں سے اہم وسیلہ اور ثواب دائمی کے اسباب میں سے قریب ترین سبب ہے۔

کچھ لوگ جو تقریر و تحریر سے ان مراسم عزا کی مخالفت کرتے پھرتے ہیں۔ یہ صرف اموی زہریلا پروپیگنڈہ اور فروانی انداز فکر کی ترویج و تبلیغ کے سوا کچھ نہیں جو پر سکون افکار اور خاموش اذہان میں زہر گھولتے ہیں۔ اپنے استدلال میں لہو و لعب اور لاضرر و لا خسران فی الدین جیسے امور پیش کرتے ہیں جو کوتاہ اندیشی ہے۔ کیونکہ صداقت لہو و لعب کے لیے قصد لہو و لعب کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جب کہ مراسم عزا میں قصد لہو و لعب قطعاً مفقود ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں اصول یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان کے کام کو اسی بات پر محمول کیا جائے جو اس کا تقاضا ہو۔ بالخصوص ایسے افراد کے اعمال جو از سرتا پا محبت محمد و آل

اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی یہ کہتا کہ خوف خدا سے رونا یا بزم عزا میں ماتم کرنا انسان کے لیے باعث نقصان ہے کیونکہ ایسا کہنا ضروریات دینیہ ضروریات مذہبیہ اور ضروریات اسلامیہ سے واضح انکار ہے۔

جب کہ ہر مومن کو یہ یقین ہے کہ تمام امور خالق عالم کے دست قدرت کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ جو چاہتا ہے۔ جب چاہتا ہے۔ جیسے چاہتا ہے اور جہاں چاہتا ہے ایسے ہوتا ہے۔ خداوند قدوس اس بات پر بھی تو قادر ہے کہ گریہ ہی کو انکھوں کی بینائی میں قوت اور طاقت کا سبب بنا دے۔ اور نقصان کو ختم کردے۔

جیسا کہ متواتر منقولات سے ہے کہ اہل ہند اگ جلاتے ہیں۔ اور مراسم

آپ گواہ تھے آپ کو اطلاع دے دی گئی تھی کہ نبوت کی اس دعوت کا انجام آپ کے بعد آپ کی عترت اور ان کے ماننے والوں کے لیے شہادت کے سوا کچھ نہ ہوگا آنحضور نے خود ہی تو فرمایا ہے۔ ہم اہلبیت کے لیے اللہ نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے۔ میرے بعد میرے اہلبیت بہت جلد مجھ سے ملاقات کریں گے۔ ہمارے مقدر میں وطن سے دوری لکھی گئی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک یا سم جفا سے اور یا تیغ ظلم سے شہید ہوگا۔

نبی اکرم مسلسل شب و روز تنہائی میں بھی اور بزم اصحاب میں بھی اپنی عترت کے مصائب بیان فرما کے گریہ کناں رہتے تھے۔ بعض اوقات تو پوری مجلس ابدیدہ ہو جاتی تھی۔

ثواب سے مطلع کر دیا تھا۔ سنت جو یہ ہر ...

یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ شہادت مظلوم کربلا قبل از شہادت جب نبی عالمین اور اولیائے خدا کے دل پر اس قدر اثر انداز تھی تو بعد از شہادت اس کا اثر کتنا زیادہ اور گہرا ہو گا۔ ارشاد الٰہی۔ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ (سورۃ الدخان آیت ۲۹) کا مفہوم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آسمان و زمین آل محمد کے ان مصائب پر روئے ہیں۔ جن میں سے معمولی ترین مصیبت بھی سابقہ انبیاء پر آنے والی عظیم مصیبت کے مقابلہ میں عظیم تر تھی اسی لیے سردار انبیاء فرمایا کرتے تھے۔ جو مصائب میں نے دیکھے ہیں کسی نبی مرسل نے نہیں دیکھے۔ کیونکہ آل محمد پر آنے والی ہر مصیبت براہ راست نبی کونین پر مصیبت تھی یہ معروف و متواتر ارشاد نبوی ہے۔ فاطمہ میرا حصہ ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ احادیث و روایات متواترہ سے جو کچھ ہم تک پہنچا ہے اس کے مطابق آل محمد کے آثار اور ان کے درخشاں انوار روز بروز ہر سال اور ہر دن روشن سے روشن تر ہوتے چلے جائیں گے۔ ہر سال مراسم عزا میں عزاداروں کا اضافہ ان کے زائرین کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔ آج بھی عقیلہ بنی ہاشم کا وہ ارشاد گرامی جو آپ نے کربلا سے روانگی کے وقت جناب سجاد سے فرمایا تھا۔ تاریخ کو نہیں بھولا۔

ایک وقت آئے گا جب تیرے باپ کے مزار پر ایک علم بلند ہو گا جس کے آثار کبھی نہ ہوں گے اور اس کے نقش زمانہ کے ساتھ ساتھ تازہ بتازہ ہوتے جائیں گے کفار اور مشرکین کے پیروکار گمراہی میں ڈوبے ہوئے چندان کے چند گماشتے اپنی

نبی کونین نے آج سے کم و بیش چودہ صدیاں قبل سانحہ کربلا۔ اور بعد میں ہونے والے تمام واقعات ظلم و جور بتا کر فرمایا تھا۔ اور ہم نے یہ حدیث حق سنی ہے۔ آج کل قبر مظلوم کی زیارت ایرانیوں اور غیر ایرانیوں تمام کے لیے بند ہے۔ لیکن اس پابندی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مراسم عزا جلوس ہائے عزا سلسلہ شبیہات اور چہلم کے دن کے مراسم میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے حتیٰ کہ چہلم کا دن دوسرا یوم عاشور بن گیا ہے۔ آنحضور نے جو فرمایا ہے کہ غم حسین کا اثر ہر دن بڑھتا چلا جائے گا۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ائمہ حق نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حرف بحرف ثابت ہو جائے اس عزاداری کی برکتوں سے مومنین فلاح پائیں گے۔ یہ ایسے مسلمات ہیں جو صرف کتب شیعہ تک محدود نہیں بلکہ ان کا دائرہ صحاح ستہ تک بھی پھیلا ہوا ہے ہم مسانید اہلسنت میں سے صرف امام مسلک امام حنبل کی مسند سے بطور نمونہ ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔

ربیع ابن منذر نے اپنے باپ منذر سے روایت کی ہے کہ۔ حسین ابن علی نے فرمایا ہے کہ ہمارے غم میں اگر کسی کی آنکھ سے ایک آنسو بھی ٹپک پڑے تو خالق کی طرف سے اس کے اجر میں اسے بہشت ملے گا۔

میں نے اپنے جد بزرگوار امام سجاد سے سنا ہے۔ انہوں نے کسی کے واسطہ کے بغیر مجھے براہ راست فرمایا ہے۔ اگرچہ خواب میں فرمایا ہے کہ۔ مومنین کو ہمارے مصائب سے آگاہ کرو تا کہ وہ روئیں اور اس کے عوض ان کے منجانب اللہ جنت واجب

آخر میں ذات احدیت سے دعا ہے کہ ہمیں آل محمد کی محبت پر زندہ رکھے اور
رلانے ہی پر موت دے۔

آمین رب العالمین — علی ربانی خلخالی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین من الآن الی یوم الدین۔

ارشادی نبوی ہے۔ میرا حسین ہدایت کا چراغ اور کشتی نجات ہے علمائے کرام۔ دانشمندان ذوالاحترام اور شیعہ مشاہیر کرام کے فتاویٰ اور نظریات کتاب عزاداری کے ملحقات میں پیش خدمت ہیں

مجھے امید قوی ہے کہ صاحبۂ عزا حضرت صدیقہ کبریٰ جناب فاطمہ زہرا میری اس ناچیز سی کوشش کو دامن قبولیت میں جگہ عنایت فرمائے گی۔ اور ذات احدیت سے درخواست ہے کہ میری زندگی اور موت ولائے آل محمد پر کرے۔

آمین رب العالمین

خادم اہلبیت عصمت طہارت علی ربانی خلخالی

منگل یکم ربان ماہ ۱۳۵۸ھ ہجری شمسی

یہ بات میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں۔ اگر اسے سینسر نہ کیا جائے اگر سینز کیا گیا تو ممکن ہے میں کوئی دوسرا طریقہ اختیار کروں۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہم اس جگہ بیٹھے ہیں اور جناب سید الشہداء نے اپنا سب کچھ تمام جوان تمام ترکہ تمام اصحاب راہ خدا میں دیے دیئے۔ اسلام کی تقویت ظلم کی مخالفت۔ ڈکٹیٹر شپ کے خلاف جب کہ اس وقت روئے ارض پر راج ہی نشانہ ڈکٹیٹر شپ کا تھا امام نے آواز اٹھائی اور بہت بڑی طاقت کے ساتھ اپنی معمولی سی تعداد لے کر ٹکرا گئے۔ اگرچہ ظاہراً شہید ہو گئے لیکن پھر بھی یزیدیت پر چھا گئے۔ ظلم کو شکست دی۔ ہم بھی انہی کے نقش قدم پر ہیں اور اسی وقت سے حکم آئمہ اہلبیت سے مجالس عزا برپا کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہماری ان مجالس عزا میں بھی وہی مسئلہ ہے۔ ہم یہی کہتے ہیں۔ یہ ظلم سے مقابلہ ہے۔ ظالموں کے ظلم سے انہی مجالس عزا کے ذریعہ ہم زندہ رہے ہیں۔ ہمارے خطباء و مقررین نے واقعہ کربلا کو زندہ رکھا۔ ایسے واقعہ کو زندہ رکھا جس میں ایک طرف محدود سے چند افراد اور دوسری طرف ہزاروں تھے۔ لیکن ایک طرف مکمل ایمان تھا اور دوسری طرف مکمل طاغوتیت تھی۔ شہید پر گریہ اس کے مقصد شہادت کی زندگی ہے احدیث میں جو ارشاد ہے کہ جو شخص روئے۔ رلائے یا رونے کی شکل بنائے اس کی جزا بہشت ہے یہ اس لیے

نہ تھا۔ بلکہ رضا خان مجبور تھا۔ رضا خان ان لوگوں کا آلہ کار تھا۔ جو ہمارے ان مسائل سے آشنا تھے۔ ہمارے وہ مخالفین جنہوں نے اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ اور جنہوں نے ملت شیعہ کا بالخصوص مطالعہ کیا تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ جب تک یہ مجالس عزا ہیں۔ ۔ ۔ ۔ تب تک مظلوم پر یہ نوحہ خوانی ہے۔ ۔ ۔ ۔ جب تک ظلم ظالم کے خلاف احتجاج کا یہ اڈہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت تک ہم اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ انہوں نے رضا خان کو تنبیہہ کی اور رضا خان نے پورے ایران میں مجالس پر پابندی عائد کردی۔ انہوں نے اپنا کام کر دکھایا۔ اہل منبر اور علماء کے ہاتھ بندھ گئے انہوں نے ہماری تبلیغات کے ذرائع منقطع کر دیئے۔ اس کے خلاف انہوں نے اپنی تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ ہمیں پیچھے دھکیل دیا۔ ہمارے تمام وسائل کو درہم برہم کر دیا رضا خان کے زمانہ میں یہی بات کی جاتی تھی۔ جو آج کل کی جا رہی ہے۔ البتہ لب ولہجہ ذرا سا بدل گیا ہے۔ وہی گروہ اب ہمارے جوانوں کو فریب دے رہا ہے۔ ۔ ۔ بات وہی ہے جو رضا خان کے دور میں تھی۔ ۔ ۔ اس نے حکماً مجالس عزا پر پابندی لگائی تھی، اب ان کے ایجنٹ زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اب مجلس عزا میں کیا رکھا ہے۔ اب مصائب نہ پڑھو۔ انہیں کیا معلوم کہ مصائب خوانی کیا ہے؟ یہ لوگ عزاداری کی ماہیت سے ناواقف ہیں انہیں کیا معلوم کہ قیام امام حسین کا تحفظ اسی عزاداری نے کیا ہے۔ وہ کیا

قیام حسینی کا تذکرہ کرو۔ اور بتاؤ کہ امام مظلوم نے بہت بڑی شاہی کا مقابلہ کیا لیکن ظالم کی بیعت ۔ ۔ نہ کی۔ ہر جگہ اور ہر روز اس نہی کا تحفظ کیا جانا چاہیئے۔ ہماری یہ مجالس عزاداری کے تحفظ کی خاطر ہیں۔ ہمارے نوجوان اور بچے یہ نہ سمجھ لیں کہ عزاداری کا مقصد فقط گریہ ہے۔

یہ بات تو مخالفین عزاداری نے پھیلائی ہے۔ کہ آپ لوگ صرف رونے والی قوم ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کو ہمارا رونا ہی کھاتا ہے ہمارے گریے سے لوگ ڈرتے ہیں۔ یہ گریہ بے مقصد نہیں ہوتا۔ مظلوم کی مظلومیت اور ظالم کے ظلم کے خلاف فریاد ہوتی ہے۔ جو جلوس عزا سڑکوں پر نکلتے ہیں۔ وہ ظالم کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ ہمارے تمام مذہبی مراسم مراسم اسلام میں ان کا تحفظ ہونا چاہیئے۔

فریب مت دو!

ہمارے جوان توجہ نہیں کر رہے۔ جوانو! ان بزرگ فیشن افراد کے جال میں نہ پھنسو۔ یہ لوگ خائن ہیں۔ یہ لوگ جو رونے والی قوم۔ رونے والی قوم کہہ کر تمہارا مذاق اڑاتے ہیں۔ خیانت کرتے ہیں۔ ان کے بڑے اس گریے سے لرز لرز جاتے ہیں۔ رضا خان کا عمل میرے دعوے کا واضح ثبوت ہے رضا خان ان کا ملازم تھا۔ اس کا ثبوت آپ انگلستان کے اس اعلان میں دیکھیں جو ان کے

تھے کہ مجالس عزا [illegible]

جب مجلس عزا میں جلتے ہیں اور واعظ و مقرر و ذاکر ایک روایت پڑھتا ہے تو کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ یہ غلط روایت ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ایسا کہہ کر وہ خدمت دین کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا قطعی غلط ہے یہ ایسا کہنا بھی مجلس عزا کے خلاف حملوں سے ایک حملہ ہے ایسے کرنے سے یہ سعادت ہمارے ہاتھوں سے چھن جائے گی۔ کبھی یہ لوگ روحانیت کی مخالفت کرتے ہیں۔

حالانکہ وہ اس بات کو بھول گئے ہیں کہ یہی علماء ہی تھے جنہوں نے تمہیں آزادی کی دولت دی آج تمہارے قلم علماء کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔

اس وقت تم کہاں تھے جب علماء قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے تھے؟ اس وقت کہاں جب علماء کے پاؤں پر آرے چلائے جاتے تھے۔ تم اس وقت کہاں تھے جب علماء کے پاؤں کھولتے ہوئے تیل میں رکھے جاتے تھے؟ اب جب حالات سازگار ہوئے ہیں تو باتیں بنانا سیکھ رہے ہو۔

اب ولایت فقیہ تمہیں خار نظر آرہی ہے۔ اب اسمبلی کو توڑنا چاہتے ہو بھلا کیا تم میں یہ طاقت ہے؟ میں تمہارا منہ دیکھ لوں گا ذرا آگے بڑھ کے تو دیکھو۔ بہتر ہو گا اگر ان خرافات کو چھوڑ دو۔ دائرہ اسلام میں آجاؤ۔ ملت مسلمہ میں داخل ہو جاؤ۔ تاکہ یہ نوزائیدہ جمہوریت اپنی راہ پر آسکے۔ ڈیموکریسی

۴۱۔ آیۃ العظمیٰ آقائے حاج ضیاء الدین عراقی متوفی ۱۳۶۱ھ

مجالس عزا امام حسین علیہ السلام کے بارے میں نظریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید الشہداءؑ کی عزاداری میں جلوسہائے عزا کا سڑکوں پر آنا اور گریہ کی صورت میں بازاروں میں نکلنا۔ سر برہنہ ہونا۔ سینہ زنی اور زنجیر زنی وغیرہ کرنا سب جائز ہے بشرطیکہ ضرر نہ ہو۔ اسی طرح جلوس میں ذوالجناح کا لانا جو موجب غم و اندوہ ہوتا ہے جیسا کہ نجف اشرف اور دیگر شیعہ شہروں میں مرسوم ہے اسی طرح سیاہ پرچم برداری وغیرہ جو غم و اندوہ کی علامات سے ہیں بھی جائز ہیں بلکہ جب تک ان کے ساتھ کسی غیر شرعی عمل کو شامل نہ کیا جائے اس وقت تک مذکورہ امور افضل ترین مراسم عزا ہیں دعا ہے خدا وند عالم ہمیں توفیق عزاداری عنایت فرمائے۔

احقر ضیاء عراقی

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

جلوسہائے عزا میں مراسم معمولی و رائج ہیں ان کی حرمت پر ہمارے پاس کوئی قوی دلیل نہیں ہے۔

حتیٰ کہ چاقوزنی کی حرمت پر بھی کوئی دلیل نہیں۔ بشرطیکہ اتلاف جان وغیرہ کا سبب نہ ہو مثلاً جو لوگ ان جیسے امور کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ ان کے لیے جائز ہے۔ بنابریں اقویٰ یہ ہے کہ جملہ مراسم عزائے مظلوم کربلا نہ صرف جائز ہیں بلکہ باعث اجر و ثواب بھی ہیں۔ بھلا یہ امور باعث ثواب کیوں نہ ہوں گے۔ جب کہ عزاداری مظلوم کربلا اور مراسم عزا ہی واحد وہ ذریعہ ہیں جو ماضی حال اور مستقبل میں وحدت ملیہ۔ نشر مذہب۔ اور اشاعت کلمہ حق کا واحد ذریعہ رہے ہیں۔ آج بھی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے اگر یہ مراسم عزا نہ ہوتے تو خون شہداء پامال ہو چکا ہوتا۔ آج کسی کو بھی معلوم نہ ہوتا کہ قیام امام حسین ہوا بھی تھا یا نہیں؟ دعا ہے ذات احدیت ہمیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے وہی توفیق عنایت فرمانے والا ہے۔

احقر محمد حسین اصفہانی

...یم

مراسم عزائے شاہ شہیداں کے سلسلہ میں آپ نے جو سوال کیا ہے۔ جملہ مراسم عزا جو شیعہ میں صدیوں سے رائج ہیں۔ مثلاً سر پیٹنا۔ سڑکوں پر بصورت جلوس عزا آنا۔ وغیرہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ان کا مخالف ہوگا۔ بشرطیکہ غیر شرعی امور مثلاً آلات لہو و لعب کا استعمال نہ کیا جائے۔ جہاں تک چاقوزنی وغیرہ کا تعلق ہے۔ تو اگر یہ چیز اتلاف جان کا باعث نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس سے منع کرے۔ بلکہ محبت غریب کربلا میں تمام مراسم عزا جائز ہیں۔ بشرطیکہ ان میں نامشروع اعمال کا اضافہ نہ کیا جائے۔

احقر عبدالکریم حائری

آیت اللہ عراقی، اصفہانی اور حائری کے فتاویٰ کو شیخ عبداللہ السبیعی عاملی کی کتاب ”زینۃ الاسی“ سے نقل کیا گیا ہے۔

136-137

در شب سال (۱) ولادت حضرت [illegible] ابی عبدالله الحسین علیه السلام از طرف اهل منبر قم مجلس جشن با شکوهی در مسجد اعظم بر پا شده بود که حضرت آیت الله العظمی بروجردی هم در آن مجلس شرکت کردند هنگامیکه خطیب مجلس میلاد مسعود پیشوای شیعیان را به پیشگاه زعیم عالیقدر شیعه تبریک عرض نمود یکبار چشمهای آیت الله بروجردی را اشک گرفت وفرمودند بر طبق اخبار هرکس در این شب میلاد این مولود را بپیغمبر اکرم تبریک میگفت میفرمودند تسلیت هم بگوئید چون اینمولود دارای وضع خاص و سرنوشت عجیبی است و همین موضوع آنچنان صحنه تأثیر انگیزی ایجاد کرد که حدّ نداشت اجازه فرمائید خاطره‌ای از ایشان نقل کنم که مکرر همه شنیده‌اید و حاکی از حد اعتقاد این عالم جلیل بخاندان عصمت و طهارت بود مآیت الله فقید در سن نود سالگی دارای چشمانی سالم بودند که بدون عینک خطوط ریز را هم میخواندند و میفرمودند این نعمت را مرهون وجود مبارک حضرت ابیعبدالله الحسین هستم و قضیه را چنین نقل میفرمودند که :

در یکی از سالهاکه در بروجرد بودم مبتلا بچشم دردعجیبی

---

۱ ـ سال ۱۳۸۰ هجری قمری

[illegible]
یکی از سته جاتی که روز عاشورا به خانه آقا وارد شده بود، گلگیرها است که نوعا سادات و اهل علم و محترمینند درحالیکه هریک حوله سفیدی بکمر بسته‌اند سروسینه خود را گل آلود کرده، وطبع بسیار رقت بار و مهیج و درعین حال با سوزوگداز فراوان و ذکری جانسوز آنروز را تاظهر عزاداری میکنند آقا فرمودند :

هنگامیکه این دسته بخانه من آمدند و وضع مجلس با ورود این هیئت هیجان عجیبی بخود گرفته بود من هم درگوشه‌ای نشسته و آهسته آهسته اشک میریختم و در بین هم یکمقدار گل از روی پای یکی از همین افراد گل گیر برداشته و برروی چشمهای ملتهب و ناراحتم کشیدم و ببرکت همین توسل چشمایم خوب شد و تا امروز علاوه بر اینکه مبتلا به درد چشم نشدم از نعمت بینائی کامل برخوردارم و ببرکت حضرت امام حسین احتیاج بعینک هم ندارم و با اینکه همه قوای ایشان تحلیل رفته بود مع‌الوصف تا آخرین ساعات زندگانی از بینائی کامل برخوردار بودند .

این یك نمونه کوچکی از اعتقاد اینمرد نابغه بود باموردهم که شاید موجب اعجاب عده‌ای باشد و مکرر از ایشان میشنیدم که میفرمودند مردم اگر میدانستند خاندان عصمت وطهارت درپیشگاه



ا ـ نقل از كتاب البكاء للحسين (ع)

نہیں ہوں۔

پھر ہم نے دیکھا کہ آقا نے بروجردی کے تمام اعضائے بدن از حد کمزور ہو چکے تھے لیکن ان بصارت میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا تھا۔

اس نابغہ روزگار کے حسن عقیدہ کا یہ ایک معمولی سا واقعہ ہے۔ ممکن ہے بعض افراد کے لیے یہ چیز باعث تعجب ہو۔ لیکن ہم نے اپنے کانوں سے کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اگر لوگ جانتے کہ خاندان عصمت و طہارت کو بارگاہ خالق میں کیا مقام حاصل ہے تو موجود تعظیم سے کئی سو گنا تعظیم اہلبیت کرتے۔ پھر فرماتے تھے کہ۔ مجھے تو کوئی ایسی مشکل نظر نہیں آئی جو آئمہ اہلبیت اور اولاد پیغمبر کے توسل سے حل نہ ہو سکے۔

(منقول از کتاب البکاء للحسینؑ)

144-145

السلام علیکم! امید ہے کہ حضرت ولی العصر عجل اللہ فرجہ کی نظر عنایت سے مزاج مقرون بعافیت ہو گا اور خدمت ملت و مذہب میں مصروف ہوں گے آپ کا خط موصول ہو چکا ہے اور اس کے مضمون سے مطلع ہو چکا ہوں۔ آپ نے خواہش کی ہے کہ محرم کے خصوصی شمارہ شہید کے لیے کچھ کہوں لیکن معذرت خواہ ہوں۔ کیونکہ وقت کم ہے اور دیگر ضروری امور کے علاوہ مسائل کے جواب سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ علاوہ ازیں وہ کون سا قلم ہے جو امام مظلوم کے مناقب و فضائل اور آپ کے قیام کے اثرات کو کما حقہ لکھ سکے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اگر سمندر سیاہی ہو جائے کہ کلمات رب کا احصا کرنا چاہے تو سیاہی کا سمندر ختم ہو جائے گا اس جیسا ایک اور سمندر بھی ختم ہو جائے گا لیکن کلمات رب ختم نہیں ہوں گے۔

خاندان عصمت و طہارت ع خالق کونین کے کلمات میں سے کلمہ نامہ اور زیارت الہیہ میں سے آیت الہی ہیں پھر امام حسین ع تو اس مظلوم باپ کا مظلوم بیٹا ہے کہ ان دونوں کا قصاص بھی اللہ کے سوا لینے والا کوئی نہیں۔ امام حسین ع کی زندگی کے جس حصہ کا بھی مطالعہ کیا جائے حیرت انگیز ہے۔

۱۔ عبادات و مناجات ہوں۔ یا

خطوط مبارک حضرت آیة الله العظمی آقای حاج سید محمد هادی حسینی میلانی (ره)

درباره شعائر حسینی (ع)

بسمه تعالی

السلام علیکم - امید آنکه بیمن توجهات حضرت ولی عصر عجل الله تعالی فرجه الشریف پیوسته در کمال صحت و عافیت بوده و موفق به خدمتگزاری دین و مذهب باشید. رقیمه کریمه واصل و بر مضمون آن اطلاع حاصل شد.
خواستار شده‌اید سطری راجع به شماره مخصوص مجله شهید در محرم منتشر میشود بنویسم معذرت میخواهم. چه آنکه وقت کم و کار و مراجعات فرصت نمیدهد و از طرفی کدام قلم و بیان است که بتواند فضائل و مناقب و آثار قیام و نهضت سید الشهداء علیه السلام را بنویسد. قرآن مجید میفرماید. قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا.
حضرت ابا عبدالله الحسین علیه السلام ثار الله و [illegible] خاندان عصمت و طهارت کلمه تامه و آیات خداوند متعال میباشند.
در هر قطع از زندگانی آنحضرت انسان مطالعه کند متحیر میماند: (۱) عبادات و مناجات [illegible] (۲) کلمات و خطب (۳) موقع شناسی (۴) جهاد و دفاع از حریم توحید و اسلام (۵) خاندان و اهل بیت را با خود بکربلا آوردن (۶) تبلیغ و ارشاد دشمن را [illegible] بلاد بوسیله اسراء رسوا کردن و اگر اسراء نبودند [illegible] مفتضح نمیشدند (۷) در واقع هر قیام و نهضتی بعد از سید الشهداء علیه السلام در مدینه و مکه و عراق و شام [illegible] بندگان خدا از طول اسارت [illegible] (۸) ترویج دین و مذهب بوسیله عزاداری و مجالس که بنام آنحضرت منعقد میشود [illegible] صلوات الله و سلامه علیه و علی مولانا [illegible] التحیة والثناء - [illegible]
[illegible] ۱۳۹۶ - السید محمد هادی الحسینی المیلانی

... اہلبیت کو کربلا میں لاتا ہے ان کی رسیدی سے اموی استبداد کا
جنازہ ہو۔ یہ حقیقت ہے اگر اسیران شام نہ ہوتے تو اموی اقتدار کی اتنی رسوائی
ممکن نہ ہوتی یا ۔

۶ ۔ مدینہ سے مکہ ۔ مکہ سے کربلا اور کربلا سے شام تک کی تبلیغ ہوئی رہا

۷ ۔ قیام حسینی وہ پہلا قیام ہے کہ آپ کے بعد برپا ہونے والے ہر انقلاب
کا بانی اول امام مظلوم ہی نظر آئے گا ۔ یا ۔

۸ عزاداری اور مراسم عزا ہی ترویج و اشاعت دین کا اہم ترین وسیلہ ہیں۔
ان کے علاوہ اور بھی متعدد پہلو ہیں جن پر غور کیا جا سکتا ہے ۔ صلوات اللہ
و سلامہ علی علیہ و علی مولینا ثامن الحج علیہم الان التحیۃ والثنا ۔
ملتمس دعا ۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ دبوکا تہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ
السید محمد ہادی المیلانی ۔

دست کسان خود ش بکشد و بعد بخونخواهی وی برخیزد و از
قاطلیــن وی انتقام بکشد و مجلس عزا نیز برایش برپا کنـــد و
وعــزادار شــود ۰

معاویــه وضع زندگی امام حسن (ع) را بجائی کشانیده بود
که کمترین امنیتی حتی در داخل خانه شخصی خود ش نداشـــت
وبالاخره نیر وقتی که میخواســت (برای یزید ازمردم بیعت گیرد)
آن حضرت را بدست همسر خود ش مسموم کرده و شهید ساخت ۰

همان سید الشهداء (ع) که پس از درگذشت معاویـــه
بید رنگ علیه یزید قیام کرد وخود وکسان خود حتی بچه شیــر،
خوارهٔ خود را در این راه فدا کرد ، درهمه مدت امامت خود کــه،
معاصــر معاویــه بود باین فداکاری نیز قادر نشد زیرا دربرابر
نیرنگهای صورتا حق بجانــب معاویــه و بیعتی که از وی گرفتــه
شده بود قیام و شهادت او کمترین اثری نداشــت ۰

این بود خلاصه وضع ناگواری که معاویه در محیط اســلامی
بوجود آورد و درب خانه پیغمبراکرم رابکلی بسته اهلبیت راازهــر
گونــه اثر و خاصیت انداخت ۰ (۱)

۱ـ برای اطلاع بیشتر بکتاب چهره درخشان حسین بن علی (ع)
تألیف علی ربانی خلخالی مراجعه شود ۰

ولیت آن بزرگوار .

با یک سیر اجمالی در وضع عمومی آنروز میتوان نسبت بتصمیم واقدام سید الشهداء (ع) روشن شد .

تیره ترین و تاریکترین روزگاری که در جریان تاریخ اسلام بخانواده رسالت و شیعیانشان گذشته دوره حکومت بیست ساله معاویه بود .

معاویه پس از آنکه خلافت اسلامی را با هر نیرنگ بود بدست آورد و فرمانروای بی قید و شرط کشور پهناور اسلامی شد همه نیروی شگرف خود را صرف تحکیم و تقویت فرمان روائی خود و نابود ساختن اهلبیت رسالت مینمود ، نه تنها در اینکه آنان را نابود کند بلکه می خواست نام آنانرا از زبان مردم ونشان آنان را از یاد مردم محوکند .

جماعتی از صحابه پیغمبر (ص) را که مورد احترام واعتماد مردم بودند از هر راه بود باخود همراه و با ساختن احادیث بنفع صحابه و ضرر اهلبیت بکار انداخت .

و بدستور او در منابر اسلامی در سراسر بلاد اسلامی به امیرالمومنین (ع) (مانند یکفریضه دینی) سب و لعن میشد .

بوسیله ایادی خود مانند زیاد بن ابیه وسمره بن جندب وبسر بن ارطاه و امثال ایشان هر جا از دوستان اهلبیت سراغ میکرد به زندگیش خاتمه میداد و در این راهها از زر، اززور از تطمیع از

سید محمد حسین طباطبائی کا نظریہ

جن حالات میں امام حسینؑ نے قیام کیا ہے اگر ہم بنظر اجمال بھی اس وقت کی تاریخ کا جائزہ لے لیں تو قیام امام حسینؑ کے تمام اسباب اور عوامل بڑی آسانی سے ذہن میں آ سکتے ہیں۔ آل محمد کی تاریخ کا تاریک ترین دور وہ زمانہ ہے جب معاویہ سریر آرائے حکومت تھا۔ یہ دور جس طرح اہلبیت رسالتؐ کے لیے سنگین تھا اس طرح شیعیان آل محمد کے لیے منحوس ترین زمانہ تھا۔

اسلامی حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے کی خاطر معاویہ کو جو کچھ بھی کرنا پڑا اس نے کیا اور پوری مملکت اسلامیہ کا بلا شرکت غیرے حکمران بن گیا۔ بیت المال اور حکومت کے تمام وسائل کو اپنے اقتدار کے استحکام میں بلا دریغ استعمال کیا۔ اور دوسری طرف اہلبیت رسالت جو حزب اختلاف میں تھے کو نابود کرنے بلکہ ان کے نام ونشان کو بھی مٹا دینے پر اپنی پوری طاقت صرف کر دی۔ کچھ ایسے افراد جنہیں عوام میں کافی اثر ورسوخ حاصل تھا کو جیسے بھی ہو سکا اپنے ساتھ ملایا پھر واضع احادیث کا سلسلہ ہوا۔ اور تمام وہ احادیث نبویہ جو اہلبیت رسالت کے لیے تھیں انہیں دوسروں سے منسوب کیا جانے لگا اور تمام وہ مطاعن جو دوسروں کے لیے تھے اہلبیت رسالت سے منسوب ہونے لگے ایک قدم اور آگے بڑھا کہ پوری مملکت اسلامیہ میں ایک حکم کے ذریعہ فریضہ

پر مامور کیا۔ اس سلسلہ میں معاویہ نے۔ زر۔ زور۔ طمع۔ لالچ۔ ترغیب اور تہدید جیسے ہر قسم کے حربہ کو استعمال کیا۔

ایسے حالات کا طبعی نتیجہ یہی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ سادہ لوح عوام کو حضرت علیؑ کا نام لینے تک سے نفرت ہو گئی۔ جن لوگوں کے دل میں علیؑ اور اولاد علیؑ سے محبت تھی بھی، وہ اپنی جان۔ مال اور آبرو کے تحفظ کی خاطر علیؑ اور اولاد علیؑ کا نام تک زبان پر نہ لاتے تھے اور نہ ہی کسی قسم کا رابطہ رکھتے تھے

جب ان حالات میں امامت غریب کربلا کو دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی امامت کا بیشتر حصہ یعنی دس برس معاویہ سے بطور ہم عصر گزارے۔ معاویہ کی سخت گیری کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ان دس برسوں میں امام حسین سے فقہ۔ اصول۔ تفسیر اور حدیث کے سلسلہ میں ایک حدیث تک نہیں ملتی۔ (ہمارا مقصد ایسی حدیث ہے جو عوام میں سے کسی نے آنحضرت سے سنی ہو۔ ایسی روایات مراد نہیں ہیں جو افراد خاندان نے آپ سے روایت کی ہیں اور بعد میں آئمہؑ کے ذریعہ ہم تک پہنچی بھی نہیں)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دور معاویہ میں در اہلبیتؑ کلیتہً بند کر دیا گیا تھا۔ اور لوگوں سے آپ کا رابطہ کلی طور پر منقطع ہو چکا تھا۔ لوگوں میں گھٹن خوف۔ اور اس کا یہ عالم تھا کہ پوری مملکت اسلامیہ میں امام حسنؑ نہ تو معاویہ سے جنگ کو برقرار رکھ سکے اور نہ ہی معاویہ سے مخالفت کو باقی رکھ سکے آپ دیکھ رہے تھے کہ اسلامی لحاظ سے اس میں رائی بھر بھی فائدہ نہ ہوگا۔

گنوا دیا تھا۔ ظاہر یہ کرتا تھا کہ نبی اکرم کے تین عظیم صحابہ کا دوست ہے۔ اور اپنے لیے خال المومنین کا لقب بھی چپکا رکھا تھا۔ ثالثاً معاویہ اپنے مخصوص ذرائع سے امام حسن کو شہید کرا کے آنحضرت کے خون کا وارث بن کر قاتل کو بھی راستہ سے مٹا سکتا تھا۔ امام حسن کی تعزیت کے لیے مجلس عزا منعقد کر کے فرزند رسول کا عزادار بھی بن سکتا تھا۔

معاویہ نے امام حسن کے گرد گھیرا اتنا تنگ کر رکھا تھا کہ آپ کے لیے اپنے گھر میں بھی تحفظ معدوم تھا۔ آخر کار جب اس نے یزید کے لیے بیعت لینا چاہی تو آپ کو زہر دلوا دی اور شہید کرا دیا۔ وہی سید الشہداءؑ جنہوں نے بعد از معاویہ بلا دریغ قیام کیا۔ اور یزید کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اپنے تمام اہلبیت کو راہ حق میں شہید کرا دیا حتیٰ کہ شیر خوار کو بھی نثار اسلام کر دیا۔ اپنی امامت کے زیادہ دور میں معاویہ کے ہمعصر رہے لیکن ان جذبات کے باوجود معاویہ کے دور میں قیام نہ کر سکے۔ ایک تو صلح کا عہد نامہ مانع رہا اور دوسرے وہ جانتے تھے۔ اس دور میں شہادت اسلام کے لیے مفید نہیں ہوگی۔

یہ ان حالات کا خلاصہ ہے جو معاویہ نے اپنے دور اقتدار میں آل محمد کے لیے پیدا کر رکھے تھے اور اہلبیت کو کلی طور پہ بند رکھا تھا۔

طول بقائہ کا نظریہ

سوال :-

صدیوں سے مسائل دین اور مصائب آل محمد مساجد اور امامبارگاہوں میں پڑھے جا رہے ہیں۔ کیا انقلاب ۔ اتنی مقدار میں شہداء دینے اور آزادی حاصل کرنے کے بعد اب بھی اس بات کی ضرورت رہ جاتی ہے کہ یہ مسائل بتلائے جائیں کہ۔ امام حسینؑ اور دیگر آئمہ اہلبیتؑ کے مصائب لوگوں کے سامنے پڑھے جائیں ؟ کیا بعد از انقلاب اور شہداء پیش کرنے کے بعد اب دعائے کمیل ۔ دعائے ندبہ ۔ اور دعائے سمات وغیرہ لوگوں میں پڑھی اور پڑھائی جائیں ؟ حکم فرمایئے۔ ۲ رمضان المبارک

جواب :-

مجالس عزا کا قیام مجالس دعا کا انتظام اور بیان مسائل و شعائر دینیہ سے جو کسی ایک وقت یا زمانہ سے مخصوص نہیں ہیں۔

روح اللہ خمینی

نظر مبارک مجاهد کبیر بت شکن زمان آیه الله العظمی امام خمینی در باره شعائر حسینی (ع)

...ضر مبارک حضرت آیة الله العظمی امام خمینی متع الله المسلمین بطول بقائه

...ن قرن است که مسائل دینی و مصائب آل محمد در مساجد و تکایا و حسینیه ها گفته شده و خوانده اند آیا بعد از
...ب و دادن هزاران کشته و شهید آیا باز هم باید مسائل شرعیه گفته شود و مصیبت امام حسین و سایر ائمه طاهرین را
...مردم بخوانند و آیا بعد از این انقلاب و دادن شهید باید دعای کمیل و دعای ندبه و سمات برای مردم خوانده
...ها را بیان فرمائید . دوم ماه رمضان المبارک ...

بسمه تعالی ..
اقامه مجالس عزا برای حضرت سید الشهداء
و مجالس دعا و بیان مسائل از شعائر دینی است
و اختصاص به زمان خاصی ندارد

خوئی کا نظریہ :

بسم تعالیٰ : شعائر مذہبیہ جن میں سے مراسم عزائے کربلا بھی ہیں سے منع کرنے کی کوئی اساس اور بنیاد نہیں ہے۔ بلکہ دستور فطرت کے بھی خلاف ہے۔ حضرت سید الشہداء ع اور آئمہ اہلبیت ع کا مشن بیان کرنے اور ان کے مصائب بیان کرنے میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ بلکہ ان کے مصائب کا تذکرہ اور اظہار حزن و ملال ان کے مشن ہی کا حصہ اور جز ہے۔ کیونکہ ظالموں کے ظلم کا بیان اور مظلوم کی مظلومیت کا اعلان عین دین ہے۔

الخوئی ۱۶ رجب ۹۹ھ

...گلپایگانی مدظلہ

بسم تعالے شانہ: ۱۳۹۷ھ انتہائی تعجب کی بات ہے کہ بالعموم تمام اہلبیت اور بالخصوص سید الشہداء کی عزاداری جو باعث ثواب بلکہ مستحب موکد ہے سے کوئی روکے۔ حالانکہ آئمہ معصومین۔ ان کے مخصوص اصحاب اور عوام شیعہ کی صدیوں یہی سیرت چلی آرہی ہے۔ روایات متواترہ سے عزاداری کا استحباب ثابت ہے۔ علاوہ ازیں مراجع عالم شیعیت کا اپنے اپنے گھروں میں فرش عزا بچھا کر عزاداری کا ایک معمولی سے جو اس کے استحباب اور باعث ثواب ہونے کی دلیل ہے۔ دعا ہے خداوند عالم تمام شیعہ اور مکتب اہلبیت رسالت کے معتقدین کو تبلیغ عزاداری کی توفیقات سے نوازے۔ دشمنان دین سے محفوظ رکھے۔ اور دامن اہلبیت سے تمسک پر ثابت قدم رکھے۔

۲۵ جمادی الثانی ۹۹ھ

محمد رضا الموسوی الگلپایگانی

156-157

نظر مبارک مجاهد بزرگ حضرت آیت الله العظمی آقای حاج سید محمد رضا موسوی گلپایگانی دام ظله العالی درباره مجالس سوگواری سید الشهداء

بسم تعالے :- امام حسین کا قیام الٰہی قیام ہے ۔ امت مسلمہ نے آپ پر مظالم کی انتہا کر دی ہے ۔ لہٰذا ماضی کی طرح معمول کے مطابق مجالس عزا کا انعقاد ۔ روضہ خوانی آل محمد علیہم السلام پر ہونے والے مصائب کا تذکرہ ۔ سینہ زنی ۔ زنجیر زنی وغیرہ سب کچھ کیا جائے ۔ بشرطیکہ محرمات شرعیہ نہ ہوں نہ صرف اس میں حرج کوئی نہیں ہے بلکہ عصر حاضر میں ان امور کی بجا آوری ضروریات سے ہے اور اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث تشیع کی ترویج اور مجالس عزا کے انعقاد میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا چاہیئے ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

شہاب الدین النجفی المرعشی

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

در بارهٔ مجالس سوگواری [illegible]

بسمه تعالی

نهضت امام حسین علیه السلام نهضتی است [illegible]

[illegible] علیهم السلام [illegible]

لذا [illegible] عصمت [illegible]

ولدوه [illegible]

واشال آنها بشرط [illegible] السلام [illegible]

در این عصر لازم [illegible] علیهم [illegible]

اکثر [illegible] بیشتر [illegible] ۱۳۹۹

[illegible] سوگواری سعی بلیغ [illegible] ۲۱

بسم تعالیٰ :- حضرت سید الشہداء کی قربانی ہی نے مٹے ہوئے اور کالعدم دین اسلام کو حیات نو بخشی ہے اسی لیے بطور ضرب المثل کہا جاتا ہے الاسلام حسینی البقاء امام حسین کی قربانی مستضعفین عالم کے لیے ایک نمونہ عمل تھی کہ جہاں کہیں کوئی بھی سپر پاور اپنے ظلم اور جور کا شکنجہ کسے تو اپنے ساتھیوں کی تعداد کو نہ دیکھو ساتھیوں کی معمولی سی تعداد کو لے کر قوت ایمان اور جذبہ عمل کی طاقت سے ٹکرا جاؤ۔ گاندھی نے آزادی ہند کے بعد اپنی ایک تقریر میں کہا تھا حسین ابن علی کا قیام میرے لیے راہ عمل تھا جس پر چل کر میں نے بھارت کو استعمار کے چنگل سے آزاد کرایا۔

لہٰذا امام حسین کی عزاداری۔ روضہ خوانی۔ سینہ زنی اور زنجیر زنی وغیرہ تمام مراسم عزا امت مسلمہ کے لیے ضد اسلام طاقتوں اور ظالم حکمرانوں کے خلاف قیام کی عملی تربیت ہیں۔ اور ثابت قدم رہنے کا درس ہیں۔ ہمارا تجربہ شاہد ہے کہ جس دور میں بھی مراسم عزا بپا کیے گئے ہیں اس دور میں اسلام میں جاذبیت اور کشش پیدا ہوتی ہے اور جس دور میں مراسم عزا میں کیڑے نکال کر اسے ترک کیا گیا۔ ملت شیعہ رو بزوال ہونے لگی ہے۔ رضا خان کا عمل شاہد ہے کہ جب اس نے دین کو کالعدم کرنے کا منصوبہ بنایا تو سب سے پہلے اس نے مجالس عزا پر پابندی عائد کی۔

بنا بریں ملت شیعہ پر واجب ہے کہ مجالس عزا منعقد کریں۔ واعظین

نظر مبارک حضرت آیة الله العظمی آقای حاج سید محمد صادق حسینی روحانی

درباره شعائر حسینی (ع)

[illegible]

لائیں یقین کیجیے کہ آج جو یہ راگ الاپے جارہے ہیں کہ سینہ زنی، زنجیرزنی اور چاقوزنی وغیرہ صحیح نہیں ہیں خلاف شرع ہیں۔ یہ تمام اغیار اور علمائے سوء کی تبلیغ ہے جو چند ٹکوں کے عوض بک چکے ہیں۔ یہ دشمنان دین کے خیالات کا ترجمہ ہے۔ میری دعا ہے خداوند عالم ہم تمام کو عزاداری امام حسین کی توفیق سے نوازے۔ اور ذات احدیت سے امید ہے کہ مجھے اور تمام مسلمان بھائیوں کو یوم حشر عزاداران سید الشہداء اور سینہ زنوں کی فہرست سے محشور فرمائے گا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد صادق روحانی

۴۹۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ السید عبداللہ شیرازی قدس سرہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مراسم عزاداری اہلبیت عصمت وطہارت اہم ترین شعائر اسلامیہ میں سے ہیں اور افضل ترین عمل ہیں۔ جو آخرت میں اجر جزیل کا باعث ہوں گے (عزاداری کے خلاف جو کچھ کہا جا رہا ہے اور جو اعتراضات کیے جا رہے ہیں) یہ سب سامراجی استعماریوں کے ایجنٹوں کی نغمہ سرائی ہے۔ جب سامراجیوں نے دیکھا کہ مراسم عزائے سید الشہداء تمام ملت مسلمہ کے لیے بالعموم اور ملت شیعہ کے لیے بالخصوص بہت بڑی کامیابی اور انقلاب آفرینی کا باعث بنتے

نظر مبارک حضرت آیت الله العظمی آقای حاج سید عبد الله شیرازی
دام ظله العالی در باره مجالس سوگواری حضرت سید الشهداء (ع).

شہادت کا بطور حجۃ الاسلام آقائے فلسفی کا وہ کیسٹ سنا جا سکتا ہے جو انہوں نے شہید مقدس کی مسجد گوہر شاد میں تقریر کی تھی۔

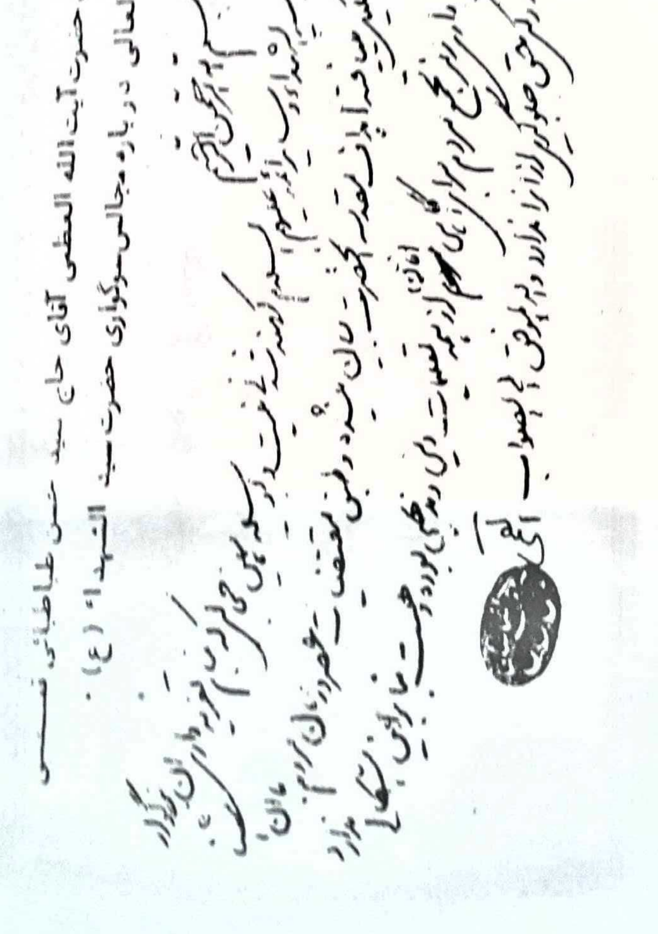
شہید مقدس ۳ رجب ۹۹ھ

شیرازی

۵۰۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ حسن قمی طباطبائیؒ :

امام حسینؑ اور تمام آئمہ اہلبیتؑ کے مصائب کہنہ ہونے والے نہیں ہیں جو مجالس عزا۔ عزادار منعقد کرتے ہیں سابقہ طویل تاریخ میں یہی مجالس عزا ہی تو ہیں کہ ہر دور میں اس وقت کے لوگوں نے دین سے آشنائی حاصل کی مجالس عزا ہی تو لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے دینی اور مذہبی تعلیمات سے بہرہ ور ہونے کا واحد ذریعہ ہیں۔ لہٰذا تمام مراسم عزا میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اور کسی کو ان میں کسی قسم کی رخنہ اندازی کا حق نہیں ہے۔

واللہ الموفق الی الصواب۔ القمی


حضرت آیت الله العظمی آقای حاج سید حسن طباطبائی قمی
تعالی در باره مجالس سوگواری حضرت سید الشهداء (ع).

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

اگر روایات کثیرہ کی بنیاد پر دیے گئے ان فتاوائے علمائے سے قطع نظر کر لی جائے جن میں عزاداری کو مستحب قرار دیا گیا ہے تو بھی میرے خیال میں مراسم عزا کو دنیا کے ہر گوشے میں برپا کیا جانا چاہیئے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں اگر کوئی فائدہ بھی نہ ہو تو کم از کم ان مراسم عزا کے دو فوائد ایسے ہیں جن سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

۱۔ مراسم عزا کی بدولت کئی ملین پر مشتمل حکومت اسلامی حکومت ہو چکی ہے۔

۲۔ مراسم عزا مستضعفین کے لیے جابر حکومتوں سے نجات کا وسیلہ بنتے ہیں

بنا بریں میں اس بات کو ترجیح دوں گا کہ ہر سال کے لیے مختلف مقامات پر مختلف مناسبات کے مطابق مراسم عزا منعقد کیے جائیں تا کہ ان مراسم عزا کا ہر طرف مکمل فائدہ سامنے آ سکے۔

واللہ المستعان، محمد ابن مہدی حسینی شیرازی

بسم الله الرحمن الرحیم

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته

قطع نظر از فتاوی علماء به استحباب اکید، حسب روایات کثیره

که از دیگران معروف است، چونکه مسلمین می‌توانند شعائر را

در تمام اطراف دنیا بپا دارند، منظور از جهت دو فایده

بر آن مترتب می‌شود ۱) شعائر حسینیه حکومت ... اسلامی

اسلامی گردید ۲) شعائر حسینیه نجات مستضعفین

از چنگال مستکبرین شد ولذا بنده ترجیح می‌دهم که

هر ساله در هر منزل باید شعائر مختلف مناسبات

اقامه شود تا این فایده بزرگ بر آن مترتب گردد

والله المستعان محمد بن المهدی الحسینی الشیرازی

امام : ... همین گریه هاست که کارها را پیش برده

روشنفکرنما : گریه و توسل بنظر من بی نتیجه است !!!

امام : روضهٔ امام حسین (ع) برای حفظ مکتب امام حسین است

روشنفکرنما : روضه خوانی کار شیعهٔ صعویست

امام : آن کسانیکه می گویند روضهٔ سید الشهداء (ع) را نخوان اینها اصلا نمی فهمند مکتب سید الشهداء (ع) چه بوده

امام : اشخاصی که میگویند مخارج روضه را صرف جنگ زدگان کنید اشتباه میکنند هرکدام از این دو موضوع از اهمیت خاصی برخوردارند که باید کاملا رعایت بشود یعنی هم باید اهل ایمان که معتقد بمکتب انبیاء و اوصیاء علیهم السلام هستند اهمیت به امر عزاداری بدهند وهم به امر جهاد وجنگ زدگان که در راه اسلام متحمل مصائب شده اند توجه نمود.

(نظریهٔ حضرت آیة الله سید مرتضی پسندیده خمینی دامت برکاته)

در جواب مرقوم: باید عزاداری در ایام مصیبت ائمه اسلام صلوات الله علیهم اجمعین
در مجالس روضه و سایر شعائر دینی که مطابق شرع شریف است مهما امکن برقرار ضروری
و لازم است و ترک آن بر خلاف مصالح مسلمین میباشد سعی نمایید که عموم طبقات محترمه
در مجالس سوگواری شرکت و از مراسم معمول خودداری ننمایند والسلام علیکم
بیست و پنجم ذی الحجه الحرام ۱۴۰۰

... میں باہمی گفتگو کے چند سوال وجواب ؟؟

آیۃ اللہ خمینی : یہی عزاداری ہی تو تھی جس نے ہمارے کام کو آگے بڑھایا ۔

روشن فکرنما : میرے خیال میں تو عزاداری اور توسل اہلبیت بے نتیجہ ہیں ۔

آیۃ اللہ خمینی : عزاداری امام حسین میں مشن امام حسین کا تحفظ ہے ۔

روشن فکرنما : یہ عزاداری تو صفوی شیعوں کا عمل ہے ۔

آیۃ اللہ خمینی ۔ جو لوگ عزاداری کی مخالفت کرتے ہیں وہ آج تک یہ سمجھے نہیں کہ امام حسین کا مشن کیا تھا ۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ عزاداری پر خرچ ہونے والی رقم جنگ زدگان کو دی جائے انہیں اشتباہ ہے دونوں اپنے اپنے مقام پر علیحدہ اہمیت کے حامل ہیں اور دونوں کو علیحدہ رعایت ضروری ہے ۔ جو اہل ایمان مکتب انبیاء و اولیاء پر یقین رکھتے ہیں انہیں عزاداری کو بھی اتنی ہی اہمیت دینا چاہیئے ۔ جتنی جنگ زدگان کی امداد کو دیتے ہیں ۔

۵۲ ۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ سید مرتضی پسندیدہ خمینی

ائمہ اہلبیت کے ایام عزا میں عزاداری مجالس کا انعقاد اور تمام مراسم عزا شریعت مقدسہ کے مطابق ہیں ۔ ان کا بپا کرنا لازمی اور ضروری ہے ۔ ان کا ترک کرنا امت مسلمہ کے مصالح کے خلاف ہے مبلغین کا فریضہ ہے کہ

برنامه

سمپاشی‌های خود قصد دارند بعنوان کمک به جنگ زدگان و غیره مجالس روضه و هیئت‌های سینه‌زنی ــ زنجیرزنی را تعطیل و مردم را از این فیض بزرگ باز دارند با توجه باینکه انقلاب اسلامی ایران در اثر الطاف اولیاء حق خاصه حضرت سید الشهداء (ع) به این مرحله از پیروزی رسیده و امروز نیز در جنگ با ابرقدرتها با مدادهای حسینی نیاز داریم، آیا بنظر حضرتعالی تعطیل مجالس توسل و عزاداری وسینه‌زنی بصلاح اسلام وانقلاب است ؟

خواهشمندیم نظر مبارک خود را پیرامون عزاداری سید الشهداء (ع) و برپا نمودن هیئت های سینه‌زنی ــ زنجیرزنی ومخارجی که در این راه صرف میشود بطور صریح بیان فرمائید والسلام علیکم ورحمة الله

ارادتمندان شما اهالی خمینی شهر

بسمه تعالی

آنچه را که سابقاً نسبت به حضرات ائمه معصومین خاصه حضرت سیدالشهداء
علیهم السلام از انواع عزاداری و مدایح و اطعام معمول بوده ترک نشود
البته این برکت است. برکت این تشکلات خداوند مسلمین را یاری فرموده و
شعائر اسلامی را و کفار و ملحدان نشان بزرگی داده تا رسیده آنکه جانشین مجالس انکار
مجالس و برکت تو سلامت بحث، قسمه و فتنه دشمن را استیلا کرده باشد
و رفاهی که از این مطالب با الفت تمسک کنید تو گسیده خداوند مسلمین را
نجات بخشد. سلامت همه را از حضرت باریتعالی مسئلت دارم

۲۵ ذی قعده ۱۴۰۰

روح الله الموسوی الخمینی

سیدمرتضی پسندیده.

محمد رضا گلپائیگانی سے سوال اور ان کا جواب

سلام و نیاز کے بعد گزارش ہے کہ کچھ لوگ آج حالات کی نزاکت سے فائدہ اٹھا کر عزاداری کے عظیم فیض سے لوگوں کو محروم رکھنے کی غرض سے کہتے ہوئے ہیں کہ۔ مجالس عزا اور مراسم عزا از قسم جلوس سینہ زنی اور زنجیر زنی وغیرہ کو چھوڑ کر اسی رقم سے جنگ زدگان کی امداد کی جائے۔

خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ ایرانی انقلاب بالعموم تمام اولیاء اللہ اور بالخصوص امام حسین کی نظر کرم سے کامیاب ہوا ہے۔ اور آج بھی سپر پاورز سے جنگ میں ہمیں امام حسین کی نگاہ شفقت کی سخت ضرورت ہے۔ ان حالات میں کیا جناب والا کی نگاہ میں مجالس عزا مراسم عزا اور مجالس توسل کا ترک کر دینا اسلام اور انقلاب کے حق میں ہو گا؟

ہماری درخواست ہے کہ عزاداری اور مراسم عزا از قسم سینہ زنی، زنجیر وغیرہ کے جلوسوں پر اٹھنے والے اخراجات کو جنگ زدگان کی امداد میں صرف کرنا بہتر ہے۔ یا حسب معمول مراسم عزا پر؟

آپ کے عقیدت مند اہالیان خمین

جواب :۔

عزاداری پر بالعموم اور مراسم عزائے سید الشہداء پر بالخصوص نیاز اور نذر

بعد الحمد والصلوة پوشیده نیست که منافع و مصالح و برکات عزاداری
سالار شهیدان حضرت سید الشهداء علیه آلاف التحیة والثناء و مجالس عظیمه تعزیت
اکتساب ثواب گریه و ابکاء و اقامه مجالس و برپا نمودن مجالس عزاداری بیش از آنست
که زبان و قلم از بیان آنها عاجز و احصاء و درک آنها بیش از قدرت ما
است و فوائد زیادی بر تعزیه داری آن حضرت مترتب است از جمله اینکه مجالس
رمز تجمع مردم برای آگاهی از مسائل دینی و مطلع شدن به اسرار اجتماعات
اسلامی و جهات سیاسی قرآن و تحلیل گردیدن آنها تحت [illegible] را
جهاد و دفاع از حریم توحید و اسلام است و تاسوعا و عاشورای حسینی
روز بسیج عمومی اسلام و سالگرد مظالم یزیدیه و راه گشای اسلام است
برای قیام بر علیه مظالم طاغوت در هر زمان و [illegible]
عظمت نبوی [illegible] نهضت مقدس حسینی
برای [illegible] ظلم و ستم [illegible]
برای آگاهی [illegible]
از خداوند متعال [illegible] و السلام [illegible]
[illegible] و رحمة الله و برکاته
فی ۲۷ ذی حجة الحرام [illegible] قم سید محمد [illegible]

[illegible]

کا سبق کہیں ایسے افراد کا پڑھایا ہوا نہ ہو کہ دشمن عزاداری کے ایجنٹ ہوں جن لوگوں نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے انہیں توبہ کرنا چاہیئے تاکہ ذات احدیت امت مسلمہ کو نجات عطا فرمائے۔

دعا ہے خداوند عالم تمام امت مسلمہ کو اپنی توفیقات سے نوازے۔

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ محمد رضا گلپائیگانی

۵۲۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ سید محمد وحیدی تبریزی:

بسمہ تعالیٰ

حمد الٰہی اور صلوات بر محمد و ذی محمد کے بعد۔ مخفی نہ رہے کہ امام حسین کے فضائل وضاحت اسباب قیام مصائب۔ آپ پر گریہ۔ اور مجالس عزا کا انعقاد وغیرہ متواتر روایات میں اتنا عظیم ثواب ہے جس کے بیان سے زبان اور قلم قاصر ہیں۔ مذکورہ امور کے فوائد اس قدر ہیں جن کا شمار نا ممکن ہے۔ قومی اجتماعات جن میں عوام اصول و فروع دین سے آشنا ہوتے نہیں۔ انہی مراسم عزا کی بدولت توحید اور رسالت وغیرہ جیسے اصول دین پر کئے جانے والے اعتراضات کے خلاف جہاد اور دفاع بھی انہی مجالس و مراسم عزا میں ہوتا ہے۔ نویں اور دسویں محرم کا دن تو بالخصوص ملت مسلمہ کی اموی مظالم سے آگاہی کے ایام ہوتے ہیں

بسم الله الرحمن الرحیم

در جواب سؤالهای متعدده در مورد اقامه عزاداری حضرت ابا عبدالله الحسین ارواحنا فداه [illegible]
توضیح داده میشود اقامه عزای حضرت ابا عبدالله الحسین علیه السلام که سنت سنیه
و شیوه و سیره مرضیه ائمه اثنی عشر و خلفاً عن سلف از زمان ائمه هدی صلوات الله علیهم
و علماء اعلام و صلحاء رضوان الله علیهم بوده است با اقسامه و انواعه از برگزاری
مجالس و نصب منابر و ذکر مصائب و صرف اموال در اطعام [illegible]
مجالس سوگواری و سایر رسوم متعارفه در ضوابط شرعیه [illegible]
و شیوه است [illegible] دارا [illegible] شعائر مذهبی [illegible]
[illegible] زیرا که خود [illegible] است [illegible]
[illegible] نهضت [illegible] اسلامی [illegible] قیام [illegible]
[illegible] ظلم و ستم و بدعت است [illegible] مجالس [illegible]
[illegible] مدرسه [illegible] است که [illegible] محرم [illegible]
[illegible] اخلاق [illegible] ائمه هدی صلوات الله علیهم
میکنند [illegible] عصمت
[illegible] ابا عبدالله [illegible]
[illegible] وفقه الله [illegible]

[illegible]

بسمه تعالی

بالاترین هدف حضرت خامس آل عبا علیهم السلام حفظ دین وترویج شعائرمذهبی است و به هر وسیله برای بدست آوردن این هدف و بپا داشتن مجالس‌عزاداری آن بزرگوار است .لذا میتوان گفت آن از اهم فرائض است .

حرره الاحقر رضا المدنی الکاشانی

مطلع کیا گیا۔ مستضعفین عالم کو انہی مراسم عزا ہی کے ذریعہ نجات دلائی جا سکتی ہے یہ فوائد تو صرف بطور نمونہ ہیں علاوہ ازیں بے شمار فوائد ہیں۔ جنہیں کسی بھی حال میں ترک نہیں کیا جانا چاہیئے۔

والسلام علی الحسین وعلی اولاد الحسین وعلی اصحاب الحسین الذین بذلوا مهجهم دون الحسین علیہ السلام

۲۷ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

قم سید محمد وحیدی

۵۳۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید اسد اللہ موسوی دزفولی:

عزاداری اور مراسم عزا کے سلسلہ میں کئے گئے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ مراسم عزا جو سینہ بسینہ اور نسلاً بعد نسل شیعیان آئمہ اہلبیت زمانۂ ائمہ اہلبیت سے آج تک کرتے چلے آ رہے ہیں۔ علمائے اعلام اور علمائے عظام کی تائید بھی حاصل رہی ہے۔ یہ تمام مراسم عزا اپنی تمام اقسام وانواع کے ساتھ جوں کے توں رہنے چاہئیں۔ منبر پر بیان فضائل ذکر مصائب اور مالی اخراجات شرعی قواعد وضوابط کے مطابق ہیں۔ باعث عزت ہیں۔ ملی شعار ہیں از حد پسندیدہ ہیں۔ اور ان اہم شعائر میں سے ہیں جن کی بار بار آئمہ اہلبیت نے وصیت فرمائی ہے۔ کیونکہ انہی مراسم عزا کے ذریعہ ہی ان کا مشن زندہ ہے۔ ان مراسم عزا میں اسلامی انقلاب کا درس ہے۔ باطل کے خلاف قیام حق کا سبق ہے۔

[illegible]
مکتب اہلبیت ہیں ، مراسم عزا شریفانہ قیام ہے ۔ اور ایسی رمز اسی میں جس کے ذریعہ مثلاً شیعان حق کو حق مل جاتا ہے ۔ خداوند عالم ہمیں ان آثار کو قائم رکھنے پر موفق فرمائے ۔

سید اسد اللہ موسوی

۵۴ ۔ مراسم عزا ۔ اور آیۃ اللہ آقای رضا مدنی کاشانی :

باسمہٖ تعالےٰ : ۔ امام حسینؑ کا نصب العین دین کا تحفظ اور اسلام کی ترویج تھی ۔ لہذا جب بھی ہو مراسم عزائے امام حسینؑ بپا کیئے جائیں ۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ مراسم و مجالس عزا کا بپا کرنا ۔ اہم ترین واجبات سے ہے ۔

(احقر رضا مدنی کاشانی

۵۵ ۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ ہاشم آملی :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو مراسم عزا اور عزاداری کے سلسلہ میں جو کچھ ہمارے استاد الاساتذہ آقائے نائینی نے ارشاد فرمایا ہے ۔ حق و حقیقت اور رضائے خالق کے قریب

[illegible]

در موضوع عزاداری و تذکر مصیبات وارده بر حضرت اباعبدالله و اہل بیت صلوات الله علیهم ، مرقوم داشته اند بسیار بمورد و مرضی حق تعالی جلت عظمته خواهد بود .

صاحبان بصیرت آگاهند که عزاداری و تذکر این مصیبات تا چه حد در بقاء دین اسلام و زنده نگهداشتن طریقه حقه اہل بیت سلام الله علیهم مؤثر بوده است تا آنجا که خود ائمه اطهار مجالس عزا تشکیل می دادند . البته برپائی اینگونه مجالس متوقف بر مأثورات نیست ، عقل خود با توجه به آثار مترتبه بر این امر ، حکم خواهد نمود ، تا زمان باقی است ، مردم نباید استقامت حضرت سید الشهداء و اصحاب بزرگوارش را فراموش کرده ، و با یادآوری آن مجاهدتها ، اسلام واقعی را زنده نگه دارند . خداوند به همه مسلمین توفیق اجرای این امر خطیر العنایت فرماید . والسلام علیکم و رحمة الله و برکاته ۸ ربیع الاول ۱۴۰۱

الاحقر هاشم آملی

کہ مراسم عزا کا آئمہ اہلبیتؑ سے کوئی مخصوص طریق کار معین نہیں ہے بلکہ عقل خود اس طریق کار کی تعیین کرتی ہے۔ جو چیز ضروری ہے وہ یہ ہے کہ عوامی ذہن سے مصائب امام حسینؑ اور آپ کے اصحاب کی یاد کو ہر صورت تازہ رہنا چاہیئے اور اس یاد سے حقیقی اسلام کو ہر نوع زندہ رہنا چاہیئے۔ دعا ہے خداوند عالم تمام امت مسلمہ کو اس عظیم یاد کو باقی رکھنے کی توفیق سے نوازے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۸ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۱ھ

الاحقر ہاشم آملی

۵۶۔ مراسم عزا۔ اور آیۃ اللہ شہید شیخ مرتضیٰ مطہری قدس سرہ

باواز بلند گریہ حق سے محبت اور باطل سے نفرت کی علامت ہے۔

عصر حاضر میں رائج عزاداری ایک بنیادی تحریک ہے۔ عزاداری کے متعلق جو برحق ارشاد فرمایا گیا ہے کہ من بکی۔ او رتبا کی وجبت لہ الجنۃ۔ رونے کی شکل بنانے پر بھی ثواب عظیم بتایا گیا ہے بالکل درست ہے کیوں کہ عزاداری کا فلسفہ یزید اور ابن زیاد کے خلاف جذبات کو آمادہ کرنا اور حسین اور حسینیوں کے مشن کو تازہ رکھنا ہے۔ امام حسینؑ ایک مکتب کی صورت میں ایک دن کے

خیلی مورد تعجب است که امروزه درباره عزاداری حضرت سالار شهیدان و سرور آزادگان حسین بن علی علیه السلام از طرف دشمنان دیرینه اسلام و یا محستان نادان غرب زده شبهات و وسوسه‌ها القاء میشود. در صورتیکه با مراجعه بسیره ائمه معصومین علیهم السلام و روایات وارده از اهل بیت عصمت و طهارت مطلب کاملا واضح و اسباب و جهات تشریع آن در صورتیکه راه ارتکاب حرامی نباشد جای هیچگونه تردیدی نمی‌باشد. در حدیث است که هیچ پیغمبری نیامده مگر بزیارت کربلا آمده و گفته: فیک تدفن القمر الازهر. همینطور قصه زمینه خلقت جبرئیل امین برای آدم ابوالبشر و نوح شیخ المرسلین علی نبینا و آله و علیهم السلام و قصه زکریا در تفسیر کهیعص. و گریستن ائمه معصومین علیهم السلام بلکه رسول اکرم صلوات الله علیه و حضرت امیر علیه السلام در سفر صفین هنگامیکه بزمین کربلا رسید آنقدر گریست که بیهوش شد. داستان دعبل و خواندن اشعار مصیبت در حضور حضرت ثامن الحجج علی بن موسی الرضا و یا داستان عرب بیابانی که در حضور موسی بن جعفر علیه السلام بر حسین خواند: عجبت لمصقول علاک فرنده الی آخر اشعار. و سفارش حضرت ابی عبدالله علیه السلام بنام شیعتی مهما شربتم ماء عذب فاذکرونی او سمعتم بغریب او شهید فاندبونی. که حب اولیاء خدا و بغض اعداء خدا از نشانه‌های ایمان

اس حق کے [illegible] بیزاری کا واضح اعلان ہے۔ بلکہ فی الواقع ایک قسم کی قربانی ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ مراسم عزا ایک تحریک ہیں۔ ایک موج ہیں۔ اور ایک اجتماعی اعلان جہاد ہے۔

نہضت اسلامی

آیۃ اللہ شہید شیخ مرتضیٰ مطہری

۵۷۔ مراسم عزا۔ اور آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد علی عراقی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج عزاداری اور مراسم عزائے سید الشہداء پر اسلام کے دیرینہ دشمنوں یا مغرب سے فریب خوردہ افکار کی طرف سے ایک مرتبہ پھر شکوک و شبہات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ حالانکہ اگر سیرت آئمہ اہلبیت اور ان سے واردہ روایات ہی کو پڑھنے والے مراسم عزا کا استحباب اور شرعی رجحان بخوبی جانتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ۔ ہر پیغمبر نے کربلا کی زیارت کی ہے اور زمین کربلا سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے۔ تدفن فیک القمر الازھر۔ (تیری مٹی میں ماہتاب جہاں تاب دفن ہوگا۔) اسی طرح جبریل آمین کا حضرت آدم حضرت نوح۔ نبی اکرم اور جناب زکریا وغیرہ کے سامنے واقعات کربلا کی مصائب خوانی کرنا۔ سورۃ کھیعص کی تفسیر آئمہ اہلبیت کا گریہ اور نبی کریم کا رونا بھی موجود ہے حضرت علی جنگ صفین سے واپس ہٹتے ہوئے جب زمین کربلا میں تشریف

گریستن بلکه آزاد است تا بر سر بجریه بلسان حال مترنم بدین مقال شد: تبکیک عینی لا لاجل مثوبة بل انما عینی لاجلک باکیة. تا در اثر گریه بر آن حبی خالص شاد و حسی بیدار گردد و انسان به دنبال حب تشبه بمحبوب و پیروی از راه هدف محبوب فداکاری و جانبازی در راه حق و مبارزه با ظلم و فساد و آموختن راه و رسم جانبازی و فداکاری [illegible] امر بسیار مهمی. مهمترین اثری که از اقامه عزای حسین و زنده نگه داشتن این حماسه پرشور نسلاً بعد نسل حاصل شده این است که [illegible] دارای آن زینت است که جا دارد پاکترین خونها در راه آن ریخته شده. و پاکترین افراد از اهل بیت عصمت طهارت در راه آن با سعادت در آیند. یا لیتنا کنا معکم فنفوز فوزاً عظیماً.

برا[illegible] اسلام [illegible] که در شدائد و گرفتاریها [illegible] از جانب اجانب و کفار [illegible]

[illegible]

از علمای [illegible] والسلام علی من اتبع الهدی و جانب الغی والردی حرره الاحقر محمد علی الاراکی بتاریخ ۲۵ شعبان المعظم من سنه ۱۴۰۱

و جانب الغی والردی حرره الاحقر محمد علی اراکی بتاریخ ۲۵ شعبان المعظم من [illegible] ۱۴۰۱

صہ شیعتی مہما شربتم ماء عذب فاذکرونی

اے شیعو جب کبھی ٹھنڈا پانی پینا تو مجھے یاد کرنا

صہ او سمعتم بغریب او شہید فاندبونی

کسی مسافر شہید کی بات سننا تو میری غربت پہ آنسو بہانا

یہ سب واقعات روز روشن کی طرح واضح موجود ہیں۔ بھلا کیا اس ارشاد کے مطابق ھل الایمان الا الحب والبغض۔ کیا ایمان محبت اور عداوت کا سوا بھی کچھ ہے؟ کے مطابق اولیائے خدا سے محبت اور اعدائے خدا سے بغض۔ ہمارے ضروریات دینیہ سے نہیں ہے؟ (جب کہ ضروریات دینیہ میں سے کسی ضروریات دینیہ سے انکار کفر ہوتا ہے۔ ترجمہ) جب اہلبیتؑ کے ذرائع اظہار میں سے ایک ذریعہ اظہار ہے۔ جب انسان آئمہ معصومین کی امامت کاملہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ اور ان کے مقام ولایت سے آشنا ہو جاتا ہے تو ان کے فضائل و مصائب کا تذکرہ ہی عبادت ہو جاتا ہے آئمہ معصومین قرآن مجسم ہیں اور ان کے غم میں رونا اس طرح ہو جاتا ہے۔ میری آنکھ کسی ثواب اور اجر کے لالچ میں نہیں روتی بلکہ صرف اور صرف تیرے لیے روتی ہے۔ ان پر رونے کا نتیجہ ان سے محبت خالصہ کی علامت ہے۔ البتہ یہ خیال رکھا جائے کہ محبت محبوب میں گریہ کے نتیجہ میں محبوب کا نصب العین محبوب کی قربانی۔ محبوب کی جانثاری۔ محبوب کا اسوۂ حسنہ، محبوب کا ظلم و جور کے خلاف جہاد اور قربانی محبوب کا درس بھی سامنے رہنا چاہیئے۔

امت مسلمہ پر فرض ہے کہ اغیار کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں پہ جتنے بھی مظالم کیے جا رہے ہے ان کا دفاع آئمہ اہلبیتؑ کے توسل اور غریب کربلا کی عزاداری سے کریں ذات احدیت کو انہی کا واسطہ دیں۔ ہمارے تمام بزرگ علمائے سلف کی سیرت بھی اس کی شاہد ہے۔

والسلام علی من اتبع الہدی وجانب التعی والردی۔ حررہ الاحقر

محمد علی العراقی

بتاریخ ۲۵ شعبان ۱۴۰۱ھ

مراسم عزا اور آیۃ اللہ سید یوسف مدنی تبریزی

اللہ رب العالمین کی حمد ہے۔ اشرف الانبیاء خاتم المرسلین محمدؐ اور آپ کی اس آل پر جن سے رجس کو دور کیا گیا ہے اور انہیں اس طرح پاک رکھا گیا ہے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے ہر درود و سلام ہو اور ان کے تمام اعداء پر تا قیامت اللہ کی لعنت ہو۔ اللہ سے درخواست ہے کہ ہمارے دلوں کو اپنے نور ہدایت سے منور فرمائے۔ بحق محمد و آل محمد۔ اما بعد۔

استاذ الاساطین شیخ الفقہاء المتاخرین آیۃ اللہ آقا نائینی نے مراسم عزا اور عزاداری امامؑ کے سلسلہ میں جو جواب اہالیان بصرہ کے استفسار پر دیا تھا مثلاً سینہ زنی۔ زنجیر زنی جلوسوں کا گلی کوچوں اور سڑکوں پہ آنا وغیرہ انہی شرائط کے مطابق سب کچھ درست اور مطابق شریعت ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ تمام مومنین بالعموم اور علمائے کرام پر بالخصوص لازم ہے کہ عزاداری مظلوم کربلا میں زیادہ سے زیادہ سعی فرمائیں۔ تمام مومنین مراسم عزاداری رونا، رلانا۔ اور رونے کی شکل بنانا کا تحفظ کریں کیونکہ یہ تمام امور مذہبی شعائر ہیں۔ دعا ہے خداوند قدوس تمام [illegible] مسلم کو ان مراسم عزا میں شرکت کی توفیق عنایت فرمائے جو فرقہ امامیہ ہی لاتا ہے۔ اور ثقۃ الاسلام آقائے علی ربانی قابل صد ستائش جو اس سلسلہ میں محنت شاقہ فرما رہے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

بتاریخ ۲۴-۳-۱۳۶۰ یوسف مدنی تبریزی

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء وخاتم المرسلين محمد وآله الائمة الابرار الطيبين الطاهرين
الذين اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا واللعنة الدائمة على اعدائهم اجمعين الى يوم الدين نسئلك اللهم
ان تنور قلوبنا بانوار هدايتك بحق محمد وعترته المعصومين صلوات الله عليهم اجمعين.
وبعد مرقومه شريفه استاد الاساطين شيخ الفقهاء المتأخرين آية الله العظمى ميرزا نائينى قدس سره در جواب نامه
اهالى بصره و توابع آن راجع به اقامه مجالس عزا و سوگوارى حضرت سيد الشهداء عليه و على اهل بيته والانصار افضل الصلوة والسلام
از قبيل سينه زدن و زنجير زدن و راه افتادن دستجات در كوچه و بازارها و خيابانها و قمه زدن با آن شرائطى كه
در جواب نگارش فرموده‌اند به غايت تحقيق و متانت مى‌باشد و ملخص كلام آنكه تمام مؤمنين بالعموص و اهل علم [illegible]
لازم است در عزادارى و سوگوارى حضرت سيد الشهداء عليه السلام [illegible] و لازم است مؤمنين مواظبت بيشترى بر
گريه كردن و گرياندن [illegible] اين مراسم كه از شعائر مذهبى بشمار مى‌آيد داشته خداوند متعال
به تمام مسلمين و مؤمنين براى نگهداشتن شعائر مذهب [illegible] توفيق عنايت فرمايند و در اين موضوع جناب مستطاب
ثقة الاسلام [illegible] حاج شيخ [illegible] خداوند متعال ايشان را و ما را براى خدمت به دين و نشر
شعائر [illegible] موفق و مؤيد بدارد وما توفيقى الا بالله عليه توكلت واليه انيب
بتاريخ ۱۳۶۰/۳/۲۴ [illegible] سيد يوسف مدنى تبريزى

مصیبت حضرت امام همام ابی عبدالله الحسین سید الشهداء صلوات الله علیه اعظم مصائب. شهادت او بهترین کمک در

در راه هدایت امت و بیدار کردن دلهای مرده و قلوب منحرف از جاده ایمان و عدالت و تقوی ایفا کرد.

شهادت او بود که نفوس را در برابر قدرتهای طاغوتی و حکومتهای فاسد و ننگین اموی و عباسی به قیام وا داشت و

نیرو میداد. اگر قیام او نبود دین و ارزشهای اسلامی از بین رفته بود یا مضمحل و نابود گشته بود.

بر این اساس است که خداوند متعال بوسیله فرشته علم جبرئیل امین برای حضرت آدم مرثیه سرائی برای آنحضرت نمود.

و همه انبیاء عظام مخصوصاً ذات اقدس خاتم الانبیاء ذکر مصائب او را نموده اند.

و ائمه طاهرین علیهم السلام نیز برای ذکر مصائب آن امام شهید مجلس دائر نموده و در این امر ترغیب فرموده اند

و به پیروان خود امر کرده اند. ائمه معصومین و طاهرین علیهم الصلوة والسلام و علماء دین از این است به تقلید و در سختی

این راه پیموده اند تا امروز در برابر صفوف دشمن و قدرتهای مخرب استعماری که با تمام نیرو خواهان نابودی

و تشکیل مجالس عزاداری و دسته های سینه زنی و زنجیر زنی و تعزیه خوانی بوده هیچ فایده ای نکرده

آگاه هستند با هر وسیله و نغمه ای در مقام تضعیف و نابودی این عوامل بر آمده اند تشکیل جلسات ... [illegible] بیش از پیش

برای شیعیان و اهالی عالیه انقلابی است که هم آنها سر کوبی طاغوت و نابودی قدرتهای امریکایی و کلیه مستضعفان را

حکومت جهانی است. در انعقاد مجالس عزاداری و ذکر مصائب سید الشهداء و تشکیل دسته ها و قسمتها از دل

ساعی و دریغ ننموده و با عشق و شور و جلوه بیشتری قیام دارند تا هم و هدم به هر نحوی ... [illegible] نظر این مسلمانان

امر با مسلمین برخیزند و صفوفی که در قدرتها از ناحیه خصوصی استعمارگران و پیروان نفت های

مخرب و زیارت حضرات بر تو از چند دزن شعبی و امریکای لعین خواهند برد.

ملک حسینی

... آیۃ اللہ ملک حسینی

باسمہ تعالےٰ ۔ امام ہمام امام حسین کے مصائب عظیم تر مصائب سے ہیں آپ کی شہادت ہے راہ ہدایت امت اور مردہ دلوں کو بیدار کرنے کا سبب ثابت ہوئی ۔

آپ کی شہادت ۔ اموی اور عباسی طاغوتی حکومتوں کے ظلم وجور کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کا حوصلہ بخشتا ۔ اگر آپ کا قیام نہ ہوتا تو ارکان دین مضمحل ہو جائے ۔

اس لیے ذات احدیت نے جبرئیل امین کے ذریعہ حضرت آدم کو تمام واقعات کربلا سے آگاہ کیا اور جبریل نے آپ کی مرثیہ خوانی کی پھر تمام انبیاء ع بالعموم اور حضرت ختمی مرتبت نے بالخصوص غریب کربلا کے مصائب کا تذکرہ کیا ہے ۔ آئمہ اہلبیت ؑ نے بھی شہید کربلا کے مصائب کا تذکرہ ضروری سمجھا ہے اور اپنے ماننے والوں کو ہدایت کی ہے کہ عزاداری مظلوم کربلا کا تحفظ کریں ۔ ائمہ اہلبیت ؑ کی اقتداء میں علمائے دین اور ہادیان امت نے سختی اور شکنجے کے باوجود مراسم عزائے سید الشہداء کو برقرار رکھا ۔

مراسم عزا اور مجالس عزا از قسم سینہ زنی ۔ زنجیر زنی ۔ اور جلوسہائے عزا وغیرہ کی افادیت سے دشمنان دین بھی واقف ہیں اور وہ ہر ذریعہ سے ان مراسم کو ختم کرنے کے درپے ہیں ۔ جب کہ ایک بلند نصب العین کی پیش رفت ۔ سامراجیت کی سرکوبی ۔ شیطانی قوتوں کے خاتمہ اور آفاقی اسلامی حکومت کے

اور دشمنان دین میں ہیں۔ جیسا کہ امریکہ ملعون تھا۔ ملک حسینی

۶۰۔ مراسم عزا۔ اور آیۃ اللہ سید محمد عزالدین حسینی موسوی زنجانی ا

جناب محترم ثقۃ الاسلام آقائ شیخ علی ربانی خلخالی دامت افاداتہ۔

اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ آپ نے بالمشافہ گفتگو میں بھی اور بذریعہ خط بھی درخواست کی ہے کہ میں امام مظلوم کی یاد کے سلسلہ میں مراسم عزا اور عزاداری کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ تو لیجیئے میرے خیالات حاضر ہیں ــ یقین کیجئے میں نے تو کبھی یہ سوچا بھی نہ تھا کہ ایک دن مسلمہ امور نہ صرف زیر بحث لائے جائیں گے بلکہ ان کے جواز اور عدم جواز کے متعلق سوالات بھی ہوں گے۔ لیکن ... زندگی میں تجھے عجائبات زمانہ دیکھنا ہوں گے۔ کہ مسلمہ جملہ کے مطابق ہم نے بھی وہ عجائبات دیکھے ہیں۔ بلکہ بعض اخبارات اور اشتہارات وغیرہ میں وہ الفاظ پڑھے بھی ہیں جو لکھنے والوں کی جہالت اور ناصبیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ انہی امور میں سے مراسم عزا بھی ہیں جو ہدف تنقید بنے ہوتے ہیں حالانکہ رونا رلانا گریبان چاک کرنا سر اور سینہ زنی کرنا غرض جو کچھ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ اس مظلوم پر جزع ہوتی ہے۔ جب کہ ہماری معتبر ترین روایات جن میں سے معاویہ ابن وہب کی روایت حسنہ بھی ہے بیس سے کہ۔ ہر متوفی پر جزع کرنا مکروہ ہے لیکن شہادت حسین پر جزع کرنا

میں سوالات کیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے سر اور سینہ زنی۔ زنجیر زنی حتی کہ ایسی چاقو زنی جس میں موت کا یقین نہ ہو بھی امام حسین کے سلسلہ میں جائز ہے کہ بلکہ عزاداری کے عنوان سے مستحب ہے۔ لیکن یہ کبھی نہ بھولیں کہ شیطان نے جو اللہ کو چیلنج کیا تھا۔ کہ میں ان کے راستہ میں بیٹھوں گا۔ شیطان اس راستہ پر بھی بیٹھا ہے اس لیے عزاداری کو اس سے منزہ ہونا چاہیئے۔ عزاداری میں انبیاء و مرسلین کے احکام کو سنگ میل ہونا چاہیئے۔ ہماری ولایت اطاعت خدا سے حاصل ہوتی ہے اس سے بہر طور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ،

۲۷ رجب ۱۴۱۲ھ شہید مقدس

محمد عزالدین حسینی موسوی۔

باسم تعالیٰ: عزاداری مظلوم کربلا اور مراسم عزا کے سلسلہ میں جو کچھ استاد محقق آیۃ اللہ نائینی اعلی اللہ مقامہ الشریف نے عزاداری کی مختلف صورتوں میں فرمایا ہے وہ انتہائی درست ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے البتہ دشمنان دین اور گمراہ کرنے والے شیطان لعین جو مراسم عزا کی مخالفت میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ شیعیان آل محمد اور موالیان اہلبیت کو اس سے کسی قسم کا اثر قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کے برعکس بالعموم عزاداری اور بالخصوص مجالس عزا اور روضہ خوانی کا اہتمام کرنا لازمی ہے۔ جو دنیوی اور اخروی سعادت اور کامرانی کا باعث ہے۔ واللہ ھوالھادی الی صراط مستقیم۔

یکم شعبان ۱۴۰۱ھ سید کاظم مرعشی۔

۶۱۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ سید محمد حسینی شاہرودی:

باسم تعالیٰ شانہ:۔ مراسم عزا اور عزاداری کے سلسلہ میں جو کچھ استاد الفقہاء والمجتہدین مرحوم آیۃ اللہ محقق نائینی نے فرمایا ہے انتہائی متین ہے حتیٰ کہ شبیہہ کے طور پر اگر مرد کو عورت کا برقعہ یا چادر پہنا دی جائے جیسا کہ زمانہ سابقہ سے معمول ہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ امید ہے مومنین عزاداری کے سلسلہ میں حسب سابق احکام اور ہم آہنگی کو مد نظر رکھیں گے۔ وفقہم اللہ وسددہم

یکم شعبان ۱۴۰۱ھ محمد شاہرودی۔

الحمد للہ رب العالمین کما ھو اھلہ ولا الٰہ غیرہ وافضل الصلوات علی محمد والہ الطیبین الطاہرین

عزاداری غریب کربلا۔ سوگواری امام حسین اور اولیائے باری کے مصائب میں گریہ وزاری عبادات الٰہیہ سے ایک عبادت۔ مطلوبات خالق سے مطلوب ہے اور اس کا حسن ورجحان عقلی اور نقلی ہر دو قسم کے دلائل سے ثابت ہے۔ شعائر الٰہیہ کی تعظیم قلبی تقویٰ کی علامت ہوتی ہے علمائے شریعت اور ارکان فقہ فقاہت نے مراسم عزا کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ عزاداری اور مراسم عزا کا منکر مذہب شیعہ کے ضروریات میں سے مذہبی ضرورت کا منکر ہے۔ میں نے اپنی تالیف مستدرک سفینۃ البحار میں مصائب اہلبیت پر انبیاء و مرسلین بالعموم اور حضرت ختمی مرتبت بالخصوص کے گریہ کو تفصیل سے لکھا ہے۔ خود آئمہ اہلبیت کے گریہ کو قدرے اختصار سے لکھا ہے۔ ارشاد امام صادقؑ ہے کہ غریب کربلا کے مصائب میں تمام مخلوق نے گریہ کیا ہے۔ شیخ ثقہ ابن قولویہ قمی[1] نے کامل

[1] اس مقدس عالم نے ۳۲۷ھ امام زمانہؑ کو ایک خط لکھا جس کے جواب سے بھی مشرف ہوا جس میں امام زمانہؑ نے علم غیب سے متعلق دو باتیں بتائی تھیں۔ ایک یہ کہ موصوف کو بیماری سے شفائے کاملہ ہوگی۔ اور دوسری یہ کہ چھ برس مزید زندگی ہوگی۔ دونوں باتیں درست ثابت ہوئیں۔ میں نے اپنی کتاب ارکان دین میں اس کی تفصیل لکھی ہے۔

کا غریب کربلا اور حضرت یحییٰ پر گریہ ۔۔۔ میں اکیس روایات نقل کی ہیں۔ باب ۲۱ جناب کا مظلوم کربلا پر گریہ ۔۔۔ میں گیارہ روایات ۔۔۔ باب ۳۲ شہید کربلا پر رونے کا ثواب ۔ میں دس روایات اور باب ۳۳ ۔ امام حسین کے لیے اشعار کہنے کا ثواب ۔ میں سات روایات نقل کی ہیں

علامہ مجلسی نے مذکورہ روایات کے علاوہ دیگر معتبر روایات جمع کر کے مختلف ابواب میں نقل کی ہیں ۔ بحار جدید ج ۴۴ ص ۲۷۸ تا ص ۲۹۶ ج ۴۵ ص ۲۰۱ تا ص ۲۹۴ میں بھی یہ روایات مل سکتی ہیں ۔

شیخ حر عاملی جو تمام فقہائے شیعہ اور مراجع عظام کے ہاں معتمد اور مستند ہیں نے وسائل الشیعہ کتاب مزار باب ص ۶۸ میں اور علامہ نوری نے مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۲۱۵ پر اس موضوع سے متعلق کافی روایات لکھی ہیں ۔

حقیر نے عزاداری آئمہ اہلبیت کے سلسلہ میں ایک مختصر کتابچہ بنام تاریخچہ روضہ خوانی ۔ میں حضرت آدم سے ظہور امام زمانہ اور رجعت پیغمبر اکرم والہ بلکہ تا قیامت جمع کی ہیں۔

والحمد للہ رب العالمین کما ھو اللہ ۔

۳ شعبان سنہ ۱۴۰۱ھ

الاحقر علی غازی شاہرودی

... امام الحسین

علیه السلام

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلاة علی محمد وآله الطاهرین وبعد درباره عزاداری حضرت سید الشهداء علیه السلام در شرع مقدس اسلام از طریق معصومین علیهم السلام تاکید بر خواندن مصیبت آن بزرگوار و سرودن شعر و گریستن بسیار شده است و عزاداری برای سایر معصومین علیهم السلام نیز مصداق احیاء امر ایشان و مستحب است و دستور رسیده است و سایر انواع عزاداری مرسوم در بلاد شیعه انار الله برهانهم آنچه از قبیل درآمدن دسته عزادار و سیاه پوشی کردن که خالی از معاصی در باره آن نص رسیده باشد نیز رجحان دارد و همه آنها ترویج شعائر دینی است

مرتضی العسکری

۳ شعبان ۱۴۰۱ هـ

براهل ایمان وولایت مخفی وپوشیده نماند که عزاداری برای خامس آل عبا (ع) وبقیه خاندان طهارت بتمام انواعش از اقامه مجالس سوگواری ونوحه سرائی وبسروبسینه زدن وتشکیل هیئات وراه انداختن دسته سینه زن وزنجیرزن بلکه تیغ زدن همان نحویکه معمول است نه تنها جایز است بلکه راجح واز شعائردین ومکتب حضرت سید المرسلین (ص) است بلکه در این زمان فی الجمله واجب کفائی است ومطالبیکه از بعضی صادر میشود که باعث وسوسه وانحراف اذهان میشود صحیح نیست، و القاء اینگونه مطالب حرام است وبلا اشکال زنده نگه داشتن این شعائر بنفع دین وموجب رضای خدا است البته بایستی مؤمنین رعایت نمایند که تشکیل این مجالس وبراه انداختن دسته جات مخلوط وهمراه با خلاف شرع نشود وخدای نخواسته موجب سخط الهی وحبط اعمال حسنه نگردد . والسلام علینا وعلی عباد الله الصالحین .

۹ / شعبان / ۱۴۰۱ هـ . ق الأحقر

تقی طباطبائی قمی

والسلام علینا وعلی عباد الله الصالحین ... تقی طباطبائی قمی

۹ شعبان ۱۴۰۱

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد و آلہ الطاہرین ۔ وبعد

مظلوم کربلا کی عزاداری آپ کی مصائب خوانی، مرثیہ خوانی اور رونے کے سلسلہ میں ائمہ اہلبیتؑ کے ذریعہ شریعت مقدسہ میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے ۔

دوسرے معصومینؑ کے مصائب کا تذکرہ بھی ان کے امر کے احیاء کا ذریعہ ہے ۔ لہٰذا مستحب ہے اور ان کی طرف سے حکم ہے ۔

مراسم عزا خواہ کسی بھی قسم کے ہوں جو شیعہ دنیا میں معمولی اور مرسوم میں مثلاً جلوس نکالنے عزا کا سڑکوں پر آنا سیاہ لباس پہننا وغیرہ اس سلسلہ میں نہ صرف یہ کہ ان کے متعلق کوئی حکم امتناعی نہیں ہے بلکہ باعث ثواب ہیں اور تمام مراسم عزا شعائر دینیہ کی ترویج ہے ۔

۷ شعبان سنہ ۱۴۰۱ھ

مرتضیٰ عسکری ۔

الفداء شاخه‌ای از انوار ملکوتی و نشانهٔ از شعائر الهی یکانه مذهبت تشیع که موجب تشدید دین مبین و ترویج احکام سید المرسلین و انتشار مذهب جعفری در جهان اسلام و سبب تحکیم قسط و عدل و اباده ظلم و تعدی و باعث نابودی مفسدین و ظالمین و اعوان انسان در جمیع قرون گذشته و آینده بوده و خواهد بود و آنچه را که استاد ، بزرگ حضرت آیت الله العظمی آقای جاج میرزا حسین نائینی قدس سره در این باره مرقوم داشته‌اند حقیقه یکی از نفحات رحمانی ایشان و بدرستی صدر من اهله و وقع فی محله میباشد و لذا برمؤمنین لازم است که از فتوای جناب معظم له حتی المقدور متابعت نموده و اجرای آن هیچ نحو کوتاهی ننمایید والسلام علی من اتبع الهدی ۰

تاریخ ۹ شهر شعبان المعظم ۱۴۰۱ سید مهدی مرعشی ،

باسمہ تعالےٰ : تمام اہل ایمان و ولایت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ غریب کربلاؑ اور دیگر اہلبیت عصمتؑ کی عزاداری اپنی تمام اقسام اور مراسم عزا از قسم مجالس ۔ نوحہ خوانی سر و سینہ زنی ۔ انجمنوں کی تشکیل جلوسہائے عزا کا سڑکوں پر آ کر سینہ زنی اور زنجیر زنی بلکہ تلوار زنی سب کچھ جو شیعہ کا معمول ہے ۔ نہ صرف جائز ہے بلکہ باعث ثواب ۔ شعائر دینیہ اور مکتب سید المرسلینؐ ہے اگر یہ کہا جائے کہ عصر حاضر میں تمام مراسم عزا واجب کفائی ہیں تو بھی درست ہوگا ۔ بعض افراد کی طرف سے مراسم عزا کے خلاف جو باتیں کی جا رہی ہیں ۔ اور باعث وسواس اور پراگندگی اذہان بن رہی ہیں قطعاً غلط ہیں ۔ بلکہ ایسی باتوں کا کرنا حرام ہے ۔ بلا شک و شبہ ان تمام مراسم عزا کو بحال رکھنا دین کے لیے سود مند اور رضائے الٰہی کا باعث ہے ۔ البتہ مومنین کو مجالس عزا کے انعقاد اور جلوسہائے عزا کو سڑکوں پر لانے میں شرعی حدود کا لحاظ بہر طور رکھنا چاہیئے تاکہ خلاف شرع امور کا ارتکاب عمل ناراضگی خالق کا باعث نہ بن جائے اور اعمال حسنہ کے حبط کا موجب نہ ہو

والسلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین

الاحقر تقی طباطبائی قمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزاداری سید کونین۔ ملکوتی انوار کی ایک قسم ہے۔ شعائر اللہ سے ہے۔ شیعہ مذہب کے استحکام۔ دین مبین کی ترقی۔ احکام خاتم الانبیاء کی ترویج عالم اسلام میں مذہب جعفریہ کی اشاعت، اقامہ عدل و انصاف مخالفت ظلم وجبر اور نابودی ظالمین کا سبب رہی ہے۔ ہے۔ اور رہے گی مراسم عزا کے سلسلہ میں استاد بزرگ آیۃ اللہ آقائے خمینی نے جو کچھ فرمایا ہے نغمات رحمانیہ میں سے ایک رحمانی نغمہ ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ اہل نے لکھا ہے اور برمحل لکھا ہے۔ بنابریں تمام مومنین پر لازم ہے کہ حتی المقدور ان کے فتوی کی اتباع کی جائے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے۔

والسلام علی من اتبع الہدی

۹ شعبان ۱۴۰۱ھ سید مہدی مرعشی

۶۷۔ مراسم عزا اور مفسر قرآن محقق دوران آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی مدظلہ

باسمہ تعالے: پیشوائے حریت۔ سالار قافلہ طالب شہادت۔ امام حسین اور آپ کے ان ساتھیوں کی عزاداری اور مراسم عزا جنہوں نے کربلا کے معرکہ حق و باطل میں اپنی ہر چیز کو قربان کر دیا اور ننگ و ذلت کی سیاہ زندگی پر عزت

مراسم بزرگداشت سوگواری پیشوای آزادگان و سالار شهیدان امام حسین علیه السلام و یارانش که در نبرد حق و باطل در صحنه کربلا تنها گرانمایه همه چیز خود را در راه خدا فدا کردند، و شهادت و مرگ پر افتخار را بر زندگی سیاه و ننگین ترجیح دادند یکی از وظایف قطعی هر مسلمان است تا از آن در همه قرون و اعصار الهام گیرند و هرگز سازشکاری با دشمن غدار را بر مبارزه و پیکار ترجیح ندهند، سر تعظیم و تسلیم در مقابل زورگویان فرود نیاورند و برای اعتلای قرآن و تعمیم عدل و داد و درهم شکستن قدرت خودکامگان و ستمگران تردید بخود راه ندهند هر نوع مراسمی که بیانگر اهداف مقدس امام حسین (ع) و یارانش باشد و تعظیم این شعائر اسلامی را بصورت صحیح در بر گیرد شرعاً خوب و در خور تمجید و گاهی واجب است، گریه کردن، گریاندن، سیاه پوشیدن، دسته‌جات عزاداری با آرمها و شعارهای الهام بخش برای اهداف حق و اعلام معالم برپا د آنها و خلاصه هر کاری که خاطره آنها را احیا و بدان سازد و سبب تداوم این مکتب و مبارزه با دشمنان آن باشد مطلوب و محبوب است ولی از کارهائی که بعضی از افراد ناآگاه بنام عزاداری می‌کنند و از عظمت این مکتب در نظرها می‌کاهد باید پرهیز کرد خداوند همه ما را از پیروان مکتب انسان‌سازش قرار دهد آمین یا رب العالمین

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ قم - ناصر مکارم شیرازی
۲۳ خردادماه ۱۳۶۰ ش

[illegible] بڑے عدل

وانصاف اور خود غرضوں اور ظالموں سے نبرد آزمائی کے لیے کسی قسم کی تردید و

شک میں مبتلا نہ ہوں۔ اس سلسلہ میں تمام وہ مراسم عزا جو امام حسینؑ اور آپ

کے ساتھیوں کے مقدس مشن کے تحفظ اور شعائر اسلامی کی عظمت و سربلندی

کے لیے ہوں شرعاً جائز ہیں بلکہ بعض اوقات واجب ہو جاتے ہیں۔ رونا

رلانا ہو یا سیاہ لباس پہننا ہو۔ جلوسہائے عزا کا سڑکوں پر آنا ہو۔ غم واندوہ کے

نعرے ہوں یا بطور نیاز کھانا کھلانا وغیرہ ہو غرض ہر وہ کام جو شہدائے کربلا کی خاطر

انجام دیا جائے اور جس کا مقصد واقعہ کربلا کی یاد کا تحفظ اور مکتب امام حسین کے

دوام کا باعث ہو۔ اور دشمنان حسین سے نبرد آزمائی ہو شرعاً مطلوب اور محبوب

ہے۔ البتہ بعض ناآشنا افراد عزاداری کے نام پر کچھ نامشروع امور سر انجام

دیتے ہیں۔ جو مکتب امام حسینؑ کے لیے محبوب نہیں ہوتے ہیں ان سے پرہیز کرنا

چاہیے۔ دعا ہے خداوند عالم ہم تمام کو اس انسان ساز مکتب سے قرار دے

آمین۔

۱۰ شعبان سنہ ۱۴۱۰ھ قم

ناصر مکارم شیرازی

آنچەرا که مرحوم حضرت آیت الله العظمی آقای نائینی رضوان الله علیه راجع بکلیهٔ عزاداری در مصائب حضرت اباعبدالله الحسین مظلوم ارواحنا الفداه مرقوم فرمود ماند در کمال صحت است و تأثر شیعیان موجب نجاته است و بهرنحویکه شرعا جایز است باید اهل ایمان به آن اقدام نمایند و نظر بالقاء دین مقدس اسلام تمام اقسام و انواع عزاداری حتی قمه زدن بحد یکه منجر به ضرر یا خوف نشود ·

براهل ایمان واجب کفائی است ، و کسانیکه اتمام بعزاداری امام حسین علیه السلام و اهل بیت اظهار ندارند ایمانشان معرض زوال ، است ·

والسلام علی من التبع الهدی

۱۴ شعبان المعظم ۱۴۰۲ ھ ق

الاحقر محمد رضا الموسوی

بروجردی

حسن زادہ آملی

باسمہ تعالیٰ شانہ ولہ الحمد

یا ابن شبیب ان کنت باکیا لشی فابک للحسین ابن علی ابن ابیطالب ولقد بکت السموٰت والارضون لمقتلہ ۔

اے ابن شبیب اگر کبھی کسی چیز پر رونا آئے تو امام حسین پر رو لیا کر۔ آپ کی مصیبت پر آسمان و زمین روئے ہیں ۔ (امام رضا علیہ السلام)

سید الشہداء کا قیام ۔ اس کعبہ عاشقین اور آپ کے اصحاب ششماہے اصغر سے لے کر سن رسیدہ حبیب تک کی شہادت ۔ اور آپ کی کمسن بیٹیوں سے لے کر سن رسیدہ بہنوں تک کی رسن بستگی شریعت محمدیہ کے لیے علت مبقیہ (سبب بقاء) ہیں ۔ ایران کا عظیم اسلامی انقلاب جس نے ملت ایران کو پہلوی نسل کے ظلم و جور سے نجات دی ہے ۔ نویں اور دسویں محرم کی برکات و عنایات میں سے ایک ہے ۔

چند فریب خوردہ لوگ امام حسین کے انہی قیام کو فراموش اور خاموش کرنے کی فکر میں ہیں ان نازک حالات میں امت مسلمہ کے تمام ان افراد کے لیے جنہوں نے حق کے لیے قیام کر رکھا ہے تاکیداً لازم ہے کہ مجالس عزا کے انعقاد اہلبیت عصمت و وحی سے صادر قرآنی میراث اور تمام مراسم عزا جیسا کہ سابقاً معمول

[illegible] روایات موجود ہیں ... ان پر آمادہ کیا گیا ہے۔ تاکہ [illegible] کا تحفظ اور
معارف فقہ جعفریہ کی سعادت اشاعت حاصل رہے۔

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

۱۲۔ شعبان

حسن حسن زادہ آملی۔

۶۹۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد رضا بروجردی

باسمہ تعالیٰ مجدہ ولہ الحمد

عزاداری اور مراسم عزا کے سلسلہ میں جو کچھ آیۃ اللہ نائینی نے لکھا ہے۔ حق ہے۔ شیعیان عالم کا تا آخر موجب نجات ہے۔ جیسا کہ شرعاً جائز ہے۔ اہل ایمان کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں ہر عملی اقدام کریں۔ عزاداری کی تمام اقسام دین مقدس اسلام کی ترقی اور پیش رفت کا باعث ہیں۔ حتیٰ کہ ایسی قمہ زنی جو یقینی باعث نقصان نہ ہو بھی جائز ہے۔

اہل ایمان کے لیے مراسم عزا کا انعقاد واجب کفائی ہے جو لوگ عزاداری امام حسینؑ اور اہلبیت کو اہم نہیں سمجھتے ان کا ایمان رو بزوال ہے۔

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

۱۴ شعبان سنہ ۱۴۰۲ھ

الاحقر محمد رضا موسوی بروجردی۔

[illegible]

فتاوای رؤساء وپیشوایان دین مبین اسلام ومراجع عالیقدر مسلمین که حامیان شریعت غرّاء محمّدی (صلّی اللّه علیه وآله) وولایت ائمهٔ اطهار علیهم السّلام اند وبقلم استاذ المجتهدین فیلسوف بزرگ مذهب امامیّه حقهٔ اثنی عشری مرحوم میرزای نائینی وفقهاء عظام و اسطوانه های علمی بعد زمان ایشان قدس اللّه تربتهم در مورد عزاداری ومراسم معمولهٔ در ماتم وسوگ حضرت سیّد الشّهداء أرواحنا له الفداء را خود م ناظر وشاهد بودم وبا دلائل قطعیه و از مدارك اصیله تایید مینمایم از خداوند متعال توفیقات کامله وسعادتهای شامل مرا برای عموم مؤمنین وبرگزارکنندگان این گونه مراسم ونیز توجّهات وعنایات خاصه خلیفة اللّه الأعظم حضرت مهدی حجّة بن الحسن عجل اللّه فرجه وروحی فداه راخواستارم همگان را مشمول عواطف خود بگردانند .

۱۵ / شعبان / ۱۴۰۱ هـ ق

ارادتمند و دعاگو سید نور الدین میلانی

مقیم شهر ری

معموی اور مرسوم عزاداری اور مراسم عزا کے سلسلہ میں بزرگ راہنما ہیں۔ ہادیان دین مبین اور حامیان شریعت محمدیہ و ولایت آلہ اطہارؑ کے فتاوی بالعموم اور بالخصوص استاد المجتہدین۔ عظیم فلاسفر۔ اور ستون مذہب حقہ جعفریہ آیۃ اللہ نائینی کا فتوی جو حقیقی مدارک سے اور قطعی دلائل سے پیش کیا ہے۔ ان کا جواز مسلم ہے۔ میں ان تمام مراسم عزا اور عزاداری میں بذات خود موجود رہا ہوں۔ تمام مومنین اور مراسم عزا منعقد کرنے والوں کے لیے ذات احدیت سے سعادت کاملہ اور حضرت حجت سے توجہات مخصوصہ کا خواستگار ہوں۔

۱۵ شعبان ۱۴۰۱ھ

دعاگو سید نور الدین میلانی

۱۷۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ سید محمد مہدی موسوی خلخالی:

باسمہ تعالے: غریب کربلا اور تمام آئمہ اہلبیتؑ کے لیے مجالس عزا کی تشکیل۔ سینہ زنی جلوسوں کا سڑکوں پر لانا حتیٰ کہ قمہ زنی اور عزاداروں کو کھانا کھلانا بھی شعائر اللہ کی تعظیم اور آئمہ اہلبیت کے مقدس مشن کا احیاء ہے یعنی ترویج احقاق حق۔ اور دفع ظلم ہے۔ من یعظم شعائر اللہ فانہ من تقوی القلوب مراسم عزا کے سلسلہ میں جو لوگ شکوک شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ سوء فہم یا بدنیتی کا شکار ہیں۔ کیونکہ آئمہ اہلبیت کی یاد خواہ عزاداری اور مظلوم پر گریہ کے عنوان

تشکیل مجالس عزاداری برای حضرت سید الشهداء صلوات الله و
وسائر ائمه اطهار علیهم السلام و براه انداختن دسته جات سینه زنی و امثال
آن حتی قمه زنی و اطعام عزاداران از مصادیق بارز تعظیم شعائر الله
و احیاء ذکر و هدف مقدس امامان معصوم ع یعنی ترویج دین
مبین اسلام و احقاق حق و دفع ظلم است و من یعظم شعائر الله فانها
من تقوی القلوب و کسانیکه در این امور وسوسه و تشکیک میکنند
گرفتار سوء فهم و یا سوء نیت اند زیرا که زنده نگاه داشتن یاد مصیبت
اهل البیت علیهم السلام حتی بصورت عزاداری و گریه بر مظلومیت
ایشان زنده داشتن دین و کوبیدن ظلم است چه رسد [illegible] زنده
وسیله احساسات مذهبی و دینی بر علیه ستمگران اسلام را
و پایدار خواهد ماند و اثر این گونه مجالس در بقاء ان باید
و توجه بآن بسیار روشن و ظاهر است توفیقات عموم
در انجام این قبیل خدمات دینی از خدای متعال خواهانم
والسلام علیکم و رحمة الله و برکاته الاحقر محمد مهدی الموسوی
۲۷ شعبان ۱۴۰۱ تهران

ہیں اثرات آج تک واضح اور ظاہر ہیں۔ دعا ہے خداوند عالم تمام بھائیوں کو دین کی ان خدمات کی توفیق سے نوازے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الاحقر محمد مہدی میلانی شعبان ۱۴۰۱ھ

۷۲۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ علی پناہ اشتہاردی دام عزہ قم المقدسہ

باسمہ تعالیٰ۔ یہ بات حیرت اور تعجب کے قابل نہیں ہے کہ عزاداری اور مراسم عزا میں اشتباہات پیدا کئے جا رہے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان میں جدت بھی آ رہی ہے۔ چونکہ عزاداری اور مراسم عزا میں رخنہ اندازی شجرۂ خبیثہ کے فروع سے ہے جس نے آل محمد کی مخالفت کی قسم کھا رکھی ہے بلکہ نبی اکرم کے حین حیات ہی اندرون خانہ پخت و پز ہو چکی تھی اور انہی معاہدات کا نتیجہ تھا کہ بنت نبی کو اپنے نبی بابا کے غم میں رونے سے منع کیا گیا اور انہی معاہدات کے نتیجہ میں کربلا سے شام تک فوج یزید کے سالار عمر سعد نے اور شام میں خود یزید نے رونے سے منع کیا۔ پھر جب اس نے دیکھا کہ کربلا کی لٹی ہوئی مستورات آل محمد کو رونے سے ممانعت میں ذلت اور رسوائی میں اضافہ ہو رہا ہے تو رونے کے امتناعی حکم کو واپس لے لیا۔ یہ وہی بدعت ہے جس نے ان پچھلی صدیوں میں کچھ زور پکڑ لیا ہے جب بھی دشمن دیکھتا ہے

ہے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ بعض سادہ لوح محبان اہلبیت ان اموی ایجنٹوں کے شکوک و شبہات سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو بتانا چاہیئے کہ اسی عزاداری نے ایران کے اسلامی انقلاب کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے اور اسی عزاداری کے طفیل ہند و پاک میں ہر سال ایک وافر تعداد حلقہ بگوش مذہب حقہ ہو رہی ہے۔ اے اللہ ہمیں غریب کربلا پر رونے والوں میں شمار فرما۔

۲۸ شعبان ۱۴۰۱ھ علی پناہ اشتہاردی۔

۷۳۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ آقائی حاج شیخ جواد تبریزی دام ظلہ

آل محمد کی عزاداری شرعاً اعمال مستحبہ سے ہے اسی طرح ذکر آل محمد کے لیے انعقاد مجالس و محافل ان کے فضائل و خصائص کا تذکرہ جن میں لوگ حقیقی اسلام سے آگاہ ہوتے ہیں خداشناسی اور حقیقت جوئی کا درس لیتے ہیں آئمہ ہدیٰ اور ان کے اصحاب کی قربانیوں کے تذکرہ سے لوگوں کو دین کا راستہ ملتا ہے۔ مومنین کے لیے ضروری ہے ہر حقیقت سے ان مجالس و مراسم عزا کے قیام میں ہر ممکن کوشش کریں کیونکہ ترویج اسلام اور اسلامی تاریخ کی حقیقت سے عوامی آشنائی کا یہی بہترین وسیلہ ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۱ شوال ۱۴۰۱ھ جواد تبریزی

بسمه تعالی

مرثیه خوانی و عزاداری برای اهل بیت عصمت و طهارت سلام الله علیهم اجمعین
از اعاظم شعائر مذهبیه و همچنین مجالس مذاکره فضائل و مصائب آنها
و اخلاق آنان از بهترین مجالس دینی که در آن مجالس
مردم با حقیقت اسلام و خداشناسی و حقیقت [illegible]
و بیشتر از خودگذشتگی ائمه هدی علیهم السلام و اصحاب و یاران آنها
در راه دین و حق آشنا می‌شوند و بر مؤمنین است با اهمیت
با شکوه‌تر اقامه نمودن این مجالس [illegible]
اسلام را آشنا نمود با وقایع اسلامی و درک حقایق [illegible]
و احکام آن کوشا باشند والسلام علیکم [illegible]

جواد تبریزی

١١ شوال المکرم سنه ١٤٠١

اقامه عزاداری حضرت سید الشهداء علیه السلام از شعائر بزرگ اسلامی است که در اخبار زیاد تأکید شده که باید همیشه فداکاری آن بزرگوار جان و مال و اوّل دو برادران و اصحاب با وفای خود را فدای ترویج مذهب نموده در نظر داشته و از شهادت در راه حق و شکنجه در طریق آن باك نداشته و صبر کنند چنانچه شیعه زمان حجاج وبنی امیه وبنی عباس این درس را آموختند و هنوز هم می آموزند ۰

واقامه دسته جات در این عزاداری بسیار بموقع است و حتی قمه زدن برای کسانیکه عامل باشند بقتل نفس منجر نشود مانعی ندارد و ثوابهای محیرالعقول برای عزاداری آن حضرت خداوند قرار داده برای اینکه شهادت آنحضرت مدرسه ایست که باید شیعیان از آن تربیت دینی و مجاهده با نفس و صبر و شکیبائی در راه دین را بیاموزند ، خداوند همه را موفق فرماید ۰ ١٠/١١/ذیقعده ١٤٠١ق/

حسینی الموسوی الخادمی

[illegible]

دور میں اس درس کو دہرایا اور آج بھی شیعہ اسی سبق کو یاد کر رہے ہیں ۔

دیگر مراسم عزا از قسم جلوسہائے عزا وغیرہ حتیٰ کہ ماہر افراد کے لیے قمہ زنی بھی جو باعث موت نہ بنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عزا داری کے لیے حیرت انگیز اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ شہادت امام مظلوم ایک مکتب فکر اور درس ہے۔ لہذا تمام شیعوں کے لیے ضروری ہے کہ اس مدرسہ سے دینی تربیت حاصل کریں۔ نفس سے جہاد اور صبر کا سبق پڑھیں۔ خداوند عالم ہم تمام کو موفق فرمائے۔

۱۱ ذیقعد ۱۴۰۱ھ

حسینی الموسوی الخادمی

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

زنده کردن اساس اسلام بوده اسلامی که میرفت براثر زمامداری زمامداران سوء و حکمت طواغیت بدست فراموشی سپرده شود و از این رواست که نبی اکرم (ص) در روایت معروفه فرمود : حسین منی و انا من حسین بدون تردید اگر قیام خونبار و نهضت مقدس حسین نبود در همان قرن اول خورشید اسلام بغروب کشیده میشد نتیجه اینکه قیام امام حسین برای احیاء اسلام و امحاء موانع آن بوده در اینجا این سوال مطرح است که آیا این قیام مقدس تا شعاع چه زمانی صلاحیت ابقاء اسلام را دارد ۰

جواب این است تا شعاع قیام مهدی و ظهور حضرت ولی عصر ارواحنا فداه لیکن مشروط باینکه خود این قیام زنده مانده و بدست فراموشی سپرده نشده و در لابلای تاریخ محو

عاشورا تجدید میگردد گوئیا همان عاشورای وقوع حادثه تحقق پذیرفته است و قیام امام حسین و ایثار وی در برابر حکومت طغیانگر و ضد اسلام بصورت اسلام یزید جنایتکار واقع شده و در حقیقت مراسم عزاداری حافظ و زنده نگهدارنده نهضت مقدس امام حسین و در نتیجه حافظ اسلام وضامن بقاء آن است علاوه آنکه در سایه مراسم عزاداری مردم بحقیقت اسلام آشنا شده و بر اثر تبلیغات وسیع، وگسترده ای که همراه با این مراسم انجام میگیرد آگاهی توده مردم بیشتر شده وارتباطشان با دین حنیف محکمتر و قویتر میگردد.

و از سوی دیگر عزاداری و گریه که عالیترین مظهر تنفر و ابراز انزجار از حادثه است زیرا مردم بویژه افرادی که دارای شخصیت هستند از گریه کردن در برابر حوادث تا سر حد امکان امتناع میورزند و تا شعلهٔ درونی آنان بمرتبه انفجار نرسد حاضر به گریه کردن مخصوصا در برابر چشم دیگران و نظاره آنان نیستند این گریه و عزاداری ابراز کمال تنفر در برابر تعدی و تجاوز و ظلم و ستمگری و پایمال نمودن حقوق جامعه و بناحق تکیه زدن بر مسندحکومت آنان میباشد،

انقلاب اسلامی ایران برهبری مردی الهی و شخصیتی بی نظیر حضرت آیت الله العظمی امام خمینی دام ظله العالی به پیروزی رسید و حکومت دو هزار و پانصد ساله ستم و زور پایان پذیرفت بیشتر به نتایج و آثار مراسم عزاداری و سوگواری بر امام حسین علیه السلام پی خواهیم برد زیرا که انقلاب ایران و نهضت مردم مسلمان آن درسی بود که از مکتب حسین بهره گیری شد و تجربه‌ای بود که از آن نهضت آموختند مخصوصا با توجه باینکه حادثه پانزده خرداد که مبدء نهضت بود مقارن با ایام سوگواری و در دنبال عاشورای امام حسین واقع شد.

و از سوی دیگر عزاداری و گریه در برابر مصائب امری است عقلائی و در تمام مناطق جهان این امر معمول است که در برابر حوادث شخصی و یا اجتماعی مراسمی تشکیل داده وبسوگ می نشستند و این اختصاصی مذهب تشیع ندارد و از شئون تنها این مذهب شناخته نمی شود.

— قم حوزه علمیه ۲۶ ذیقعده الحرام ۱۴۰۱ محمد فاضل —

قم حوزه علمیه ۲۶ ذیقعده الحرام ۱۴۰۱

محمد فاضل

باسمہ تعالےٰ۔ عزاداری مظلوم کربلا اور مراسم عزائے سلطان الشہداء کے جواز کے سلسلہ میں اگر ہم متعدد احادیث و روایات صرف نظر بھی کرلیں اسی طرح اگر سیرت آئمہ معصومین سے بھی قطع نظر کرلیں تو آئمہ اہلبیتؑ کی زبان حقیقت ترجمان سے ہمیں ایک اہم نکتہ کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ۔ امام حسین کے قیام کا پہلا اور آخری مقصد صرف اور صرف اسلامی اساس کا ازسر نو احیاء تھا۔ وہ اسلام جسے ہر دور کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اور اس وقت کے حکام سوء اور طاغوتی مصالح اساس اسلام کو طاق نسیاں کے سپرد کر رہی تھیں۔ اسی لیے نبی اکرم نے برسوں پہلے فرمایا تھا حسین منی وانا من الحسین۔ اگر قیام امام حسین نہ ہوتا تو پہلی صدی ہی میں آفتاب اسلام غروب ہوچکا ہوتا۔ اب قیام امام حسین کا واضح نتیجہ یہی سامنے آتا ہے کہ آپ کا نصب العین اسلام کا احیاء اور غدر اسلام ہمہ طاقتوں کو شکست دینا تھا۔ اس مقام پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام مظلوم کا مقدس قیام کب تک اسلام اور بقائے اسلام کو جلا بخش سکتا ہے؟ اس سوال کا بڑا سادہ سا جواب یہ ہے۔ کہ قیام امام کے بقائے اسلام پر اثرات کا ترتب ظہور امام مہدی تک لازمی نہیں۔ لیکن اثرات کے دوام کی ایک شرط ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ خود قیام امام مظلوم زندہ رہے طاق نسیاں کے حوالہ نہ ہو جائے اور اوراق تاریخ سے مٹ نہ جائے۔

ہے کہ جب ہر سال عشرہ محرم میں ان واقعات کی تجدید ہوتی ہے۔ اور مراسم عزا ادا کیے جاتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اسی سال سانحہ کربلا واقع ہوا ہو۔ اور اسی سال امام حسین نے ایک ظالم اور جابر حکومت کے خلاف قیام کیا ہے۔ اسلام نے گویا اسی سال یزیدی اسلام کا روپ دھار لیا ہے نتیجہ تمام مراسم عزاداری امام مظلوم کے مقدس قیام کے محافظ اور موجب بقا ہیں۔ مراسم عزا ہی مقصد قیام کی حفاظت کے ضامن ہیں۔ علاوہ ازیں انہی مراسم عزا کی بدولت سادہ لوح عوام حقیقت اسلام سے آشنا ہوتے ہیں مراسم عزا کی ان وسیع تر تبلیغات کی وجہ سے ناآشنائے حقیقت افراد کی ایک وافر تعداد حقیقت سے واقف ہوچکی ہے۔ اور دین حقیقت قوی سے قوی تر ہوتا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور پہلو بھی قابل توجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ رونا ظلم سے نفرت کے اعلیٰ ترین مظاہر میں سے ایک ہیں کیونکہ عموماً با شعور افراد کسی بھی حادثہ پر رونے کو محبوب سمجھتے نہیں اور خصوصاً دوسرے لوگوں کی موجودگی میں بالکل آنسو نہیں بہاتے ہاں یہ اس وقت ہوتا ہے جب جذبات بس اس حد تک شدت آجائے کہ دل پسیجنے پر اور آنسو نکلنے پر مجبور ہو جائیں تو پھر آنسو بیساختہ ٹپکنے لگتے ہیں۔ سانحہ کربلا کی یاد میں ظلم ظالم سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور ان انسان نما بھیڑیوں کے ظلم و جور۔ انسانی حقوق کی پامالی اور ناحق اقتدار پر قبضہ کرنے سے ہر سننے والا متنفر ہو جاتا ہے۔

ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہیت کا خاتمہ کیا ہے یہ بھی عزاداری امام مظلوم اور مراسم عزاہی کا ثمرہ ہے۔ جس طرح انقلاب اسلامی ایران کی بنیاد مراسم عزا کی مرہون منت ہے اسی طرح اس انقلاب کی ترقی و پیش رفت بھی عزاداری اور اور مراسم عزاہی کے ذریعہ ہوگی۔ کیونکہ ایران کا اسلامی انقلاب اور انقلابی تحریک وہ قیام ہے جس کا تمام اثاثہ مکتب امام مظلوم ہے۔ بلکہ یہ ایک تجربہ تھا جو درس امام حسینؑ سے حاصل کیا گیا ہے۔ ۱۵ فرداد کا حادثہ جانکاہ ایام عزاداری سے متصل اور بعداز عاشور رہی تھا۔

اگر ان تمام امور سے صرف نظر کر لی جائے تو بھی عزاداری اور مصائب ہیں گریہ ایک فطری اور عقلائی مسئلہ ہے جو پورے کرہ ارض پر پھیلا ہوا ہے۔ مصائب خواہ شخصی ہوں یا اجتماعی کام میں مراسم عزا تشکیل دیئے جاتے ہیں اور سوگ منایا جاتا ہے۔ اور یہ صرف مذہب شیعہ سے مختص نہیں ہے۔ اور نہ ہی مذہب شیعہ کی ایجاد ہے بلکہ یہ ایک فطرت ہے۔ جس کے مظاہر مختلف ہو سکتے ہیں لیکن اصل فطرت نہیں بدل سکتی۔

قم حوزہ علمیہ

۲۶ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

محمد فاضل۔

سنن اسلامی است که پیشوایان ما در برگزاری آن عملا و قولا تاکید فرموده اند از این جهت مسلمانان بویژه شیعیان در دوران اختناق ، اموی ها و عباسیها ، ودیگر زمانها در ایام عزاداری ، پیوند خود را با اهل بیت مستحکم کرده و با برگزاری مجالس عزاداری و حرکت منظم دستجات و تنظیم شعارها و میراثی الهام بخش و حرکت آفرین ، ، خاطره قیام و نهضت امام حسین (ع) را همواره تجدید نموده و عملا توده ها را به پیمودن راه او در قیام برضد ظلم و ستم واستبداد و کفر دعوت کرده اند .

در جائیکه حضرت یعقوب در فراق حضرت یوسف سالیان درازی می گرید و قرآن و عمل او را به عنوان یك عمل انسانی و عاطفی می ستاید باید پیروان مکتب امام حسین (ع) در فراق شهیدان به خون خفته اهل بیت ، قرنها قطره های اشك که پیام آور اهداف آنحضرت است، از دیده جاری کنند . از این جهت مسلمانان از سال شهادت آنحضرت با گریه های حماسی و عاطفی که حاکی از همراهی با هدف امام و هماهنگ با مکتب او است برای او و هدف او، اعلان وفاداری نموده اند

این مراسم بحکم عقل و شرع برای تداوم بخشیدن به نهضت و انقلاب اصیل آنحضرت با بهترین صورت و آبرومندانه ترین وضع، باید برگزار گردد و از انجام کارها و پیرایه هائی که مناسب شان امام و نهضت او نیست، خودداری شود .

۲۳ ذیقعده الحرام ۱۴۰۱ هـ ق

جعفر سبحانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزاداری امام حسینؑ ان اسلامی مستحبات میں سے ایک اہم مستحب ہے۔ جس کی عملاً اور قولاً تاکید ہمارے ہادیان مذہب نے کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملت جعفریہ نے اموی اور عباسی ادوار حکومت میں بھی رقم کی سختی برداشت کر کے بھی عزاداری مظلوم کربلا کا دامن نہیں چھوڑا اور ہر دور میں جلوس ہائے عزا۔ اور تبلیغی مرثیہ جات وغیرہ سے مولائے مظلوم کے نصب العین کی ترویج کرتے رہے ہیں اور ظلم و استبداد کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے رہے ہیں۔

جب حضرت یعقوب فراق یوسف میں برسوں روتے ہیں اور قرآن حکیم گریہ یعقوب کو ایک انسانی اور شفقت آسا عمل سے متعارف کراتا ہے تو پھر کیا حرج ہے اگر مکتب امام حسین کے پیروکار شہدائے اہلبیت اور انصاران اہلبیت کے فراق اور ان کے بے گناہ خون کو روشن تر کرنے کی خاطر صدیوں سے آنسوؤں کے چند قطرے بہاتے چلے آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ سنہ ۶۱ھ سے آج تک مسلسل سید الشہداء کی دردناک شہادت پر آنسو بہا کر اپنے کو انصاران امام مظلوم اور ان کے مقصد سے ہم آہنگ افراد کے زمرے میں شمار کرتی آرہی ہے۔

یہ مراسم عزا یقیناً عقلاً اور شرعاً امام مظلومؑ کے انقلاب آخریں نصب العین کے محافظ ہیں لہٰذا حق یہ ہے کہ انہیں اچھے اور آبرومندانہ طریقہ سے منائے جائیں۔

باسمہ تعالیٰ۔ امت مسلم کی نگاہ میں امام حسینؑ نہ صرف عالم انسانیت کے نابغہ روزگار نہیں بلکہ امام معصوم بھی تھے۔ دانشمند بھی تھے۔ اور منجانب اللہ بار امامت کو اُٹھانے کے اہل بھی تھے جنہوں نے تقویٰ خدمت خلق اور اطاعت خالق کو امکان کی آخری حد تک نبھایا۔ خالق اور مخلوق ہر دو کے نزدیک سرخرو ہو کر اس دنیا سے گئے۔ اگر ہم امام حسین کے قیام میں احقاق حق۔ اپنی۔ بھائیوں۔ بھتیجوں بھانجوں اور صاحب شرف و فضیلت انصار و اصحاب کی قربانی جو سنگین ترین حالات میں پیش کی ہے اور اپنے امام پر انتہائی اہم اور بے نظیر ہے کو مدنظر نہ بھی رکھیں تو کربلا کے مختلف پہلوؤں کو بنظر غائر اس وقت سے دیکھیں جب سے یزید ابن معاویہ سریر آرائے حکومت ہوا اور خاندان عصمت و طہارت کی مستورات زندان شام سے واپس مدینہ پلٹ آئیں تو ہم پتہ چل جائے گا کہ امام حسین کا مقام پورے عالم انسانیت کی تاریخ میں ہر لحاظ سے بے مثل اور بے نظیر تھا اور ہے۔ تادم تحریر میری نگاہ میں کوئی ایسا مصنف موفق نہیں ہوا جو دوربین۔ عمیق اور محققانہ نگاہ ڈال کر واقعات کربلا کا تجزیہ کرتا۔ اکثر لکھنے والے صرف مقتل نویس تھے۔ یا ایسے افراد تھے جنہیں اگر جاہل نہ کہیں تو غافل بہرصورت کہیں گے جنہوں نے تحقیق کا بیڑا تو اٹھایا ہے۔ لیکن اپنی تحقیق میں

کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ لیکن امام حسین کے قیام اور مصعب ابن زبیر کی جنگ۔

امام حسین کے قیام مسلم خراسانی کی تحریک۔

امام حسین کے قیام اور ہیٹیرس سومر کے انقلاب۔

اور امام حسین کے قیام اور امیر عبدالقادر جزائری کے نصب العین میں آج بھی وہی فاصلہ ہے۔ جو زمین و آسمان کے مابین ہے۔ حسینی قیام میں تو کوئی بھی آسکا ہے اور نہ آسکے گا۔ ایسا کون شخص ہے جس کی تحریک عرف اور حرف حق نصرت حق اور اللہ کے لیے ہو۔ جس کے قیام میں عظمت اور متانت ہو۔ فریب کاری اور حیلہ سازی نہ ہو۔ ظاہر و باطن ایک ہو جھوٹ اور مکاری نہ ہو۔ نت نئے روپ بدلنا نہ ہو۔ صفحات تاریخ شاہد ہیں ایسا قیام اور ایسی تحریک آج تک نہ مل سکی ہے اور نہ مل سکے گی۔ اس مقدس قیام کو ایسے انقلابیوں سے نسبت دینا جن کی وسیسہ کاریاں آج بھی جبین ادمیت پر کلینک کا ٹیکہ ہیں۔ امام حسین کے مقدس انقلاب کی سراسر توہین ہے۔

اس قسم کے قیام کا احیاء۔ حقیقی تاریخ واقعات سے آشنا کرنا اور تازہ بتازہ ایسے رنگ میں پیش کرنا کہ تشنگی ختم ہو جائے۔ اس سلسلہ میں نئے اشعار رکھنا اور مظلومیت امام کو اتنا عام کرنا کہ سرکش کا عرش اقتدار لرز جائے انتہائی ضروری ہے۔ اور عزاداری اور مراسم عزا کے سلسلہ میں ایک استفتاء

واللہ ھو المستعان۔

الاحقر محمد کرمی۔

۲۹ ذیقعد ۱۴۰۱ھ

۷۸۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ مسلم ملکوتی سرابی دام ظلہ

باسمہ تعالی !۔ واقعہ کربلا سے لے کر آج تک آئمہ اہلبیت ع کے حکم کے مطابق شیعیان علی میں مراسم عزا اور عزاداری غریب کربلا کا سلسلہ باقاعدگی سے چلا آرہا ہے۔ اور آج تو یہ فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ کی ایک علامت خاص بن چکا ہے۔ جو عظیم شعائر مذہبی سے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ شیعہ مسلک کی طویل تاریخ میں بقاء کسی تغیر و تبدیلی کے بغیر تا حال اصول و فروع کا تحفظ انہی مراسم عزا اور عزاداری غریب کربلا کا مرہون منت ہے۔ انہی برکات میں سے ایک ہے۔

یہ جو تاریخ میں ملتا ہے کہ ملت شیعہ تحفظ ناموس قرآن اور عشق اسلام کے جذبات سے سرشار ہو کر ابرو مندانہ شہادت کی تلخیوں سے انتہائی بامردی کے ساتھ گزر جاتی ہے اور ہمیشہ حق و حقیقت کی علمبردار، صراط مستقیم کی اور دین محمدی کی کسی تحریف و تبدیلی کے بغیر محافظ و نگران رہی ہے۔ آج بھی ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گی اس کا راز ہی مراسم عزا اور عزاداری

۲۹ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ
مسلم ملکوتی

۷۹۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ حسین نوری قم المقدسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مراسم عزا اور حادثہ کربلا کے تذکرہ کی تجدید جیسا کہ شیعوں میں صدیوں سے تمام اسلامی ممالک میں ادا کئے جاتے ہیں نہ صرف مستحسن اور باعث ثواب ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض اعمال لازم اور واجب بھی ہیں۔

کلمہ حق کی سربلندی۔ عدل و انصاف کے قیام اور ہر دور کی جابر و ظالم حکومت کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا جو ہر دور میں مختلف روپ دھار کر مختلف طریقوں سے افراد اور اقوام کو ضعف اور کمزوری کی زنجیریں پہنا کر۔ پس دیوار زندان ڈالتی ہیں۔ کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر انسانیت کی نجات کے لیے کتب اسلام میں بنائے گئے جہاد و شہادت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ ایک واضح سی بات ہے کہ ایسی فکر کے لیے کسی ایسے مکتب اور مدرسہ کا ہونا ضروری ہے جو افراد اور اقوام کو درس شجاعت دے۔ اور ایسی فکر طویل تاریخ میں اگر کہیں مل سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف سالار قافلہ شہداء خامس آل عبا کی ذات گرامی صفات ہے۔ لہٰذا تمام امت مسلمہ کے لیے ضروری ہے کہ۔ کل یوم عاشورا

بسم الله الرحمن الرحیم

اقامه عزا و تجدید خاطره حادثه کربلا بهمان نحوی که قرنها است در بلاد اسلام معمول است امری است مستحسن و راجح بلکه بعض مراتب آن لازم و واجب است

زیرا برای اعلاء کلمه حق و اقامه قسط و عدل اسلامی و در برابر قدرتهای جبار استعماری و استکبار جهانی که در هر زمان با شکل و قیافه مخصوصی در صحنه اجتماع ظاهر می‌شوند و انبوهی از انسانها را به زنجیر استضعاف و اسارت می‌کشند راهی جز جهاد و شهادت که شعار نجات بخش مکتب اسلام است وجود ندارد

و این نکته نیز روشن است که چنین مکتبی احتیاج به یک منبع فیاضی دارد که از آن تغذیه شود و الگوی کامل و تمام عیاری که سرمشق قرار بگیرد دارد و این منبع فیاض الهی و الگوی تمام عیار انسانی چیزی جز سیره و موضعگیری حماسه بخش و قدرت آفرین سالار شهیدان خامس آل عبا سید الشهداء حضرت حسین بن علی علیهما السلام نمی‌تواند باشد و لذا احیاء خاطره حیات بخش حسینی لازم است به مفهوم کل یوم عاشورا و کل ارض کربلا زنده نمودن خاطره عاشورای خونین حسینی و کربلای پربار آن حضرت را نه فقط در هر سال بلکه هر ساعت هر روز تجدید می‌کنند باشد که در سایه این مکتب فیاض الهی مستضعفین جهان از زیر یوغ استکبار جهانی آزاد گردند و صلای آزادی خواهی و استقلال طلبی از نخستین شهید این کاروان حضرت مسلم بن عقیل تا خورشید شهید خونین و نسیم سعید در جهان طنین انداز است: اقسمت لا اقتل الا حرا وان رأیت الموت شیئاً نکرا

خداوند متعال بهمه ما توفیق پاسداری از مکتب درخشان اهلبیت علیهم السلام و خط سرخ شهادت عنایت بفرماید

۲۸ ذیحجة الحرام ۱۴۰۱ حسین نوری همدانی

گی اس وقت تک حضرت مسلم ابن عقیل کا یہ رجزیہ شعر کرہ ارض کے ہر باسی کے لیے مشعل راہ رہے گا۔ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ شرافت کی موت قبول کروں گا۔ اگرچہ خواہ نخواہ مرنا مجھے پسند نہیں ہے۔ دعا ہے خداوند عالم ہم تمام کو مکتب اہلبیت کے تحفظ کی توفیقات خاصہ سے نوازے۔

۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

حسین نوری ہمدانی

د ارضه [illegible]

بعضی از آقایان اهل علم از این جانب خواستند که راجع بعزاداری حضرت ابو عبد الله الحسین علیه و علی آبائه الطاهرین و ابنائه الطیبین الصلاة والسلام چند کلمه ای برشته تحریر در آورم بجانب با فراغ بعظمت موضوع و عدم قابلیت اجابت نموده چنین میگویم.

ثواب گریه بر مصیبت آن مولی و سائر ائمه دین در روایات زیادی وارد شده است علامه مجلسی طاب ثراه در کتاب بحار بابی باین عنوان ذکر نموده و در آن تقریباً از چهل حدیث بلکه در حدود پنجاه حدیث ذکر نموده است که بسیاری از آنها معتبر است بنا براین استحباب گریه کردن بر آن مولی گوارای از ضروریات مذهب است و لازم استحباب بکاء استحباب مقدمات آن می باشد چنانچه در معتبره ابی هارون مکفوف وارد است که حضرت ابی عبد الله الصادق علیه السلام دستور فرمودند که شعر مرثیه بخوانند و او خواند

امرر علی جدث الحسین وقل لاعظمه الزکیه الحدیث

۲۰۲ ... ۲۵ محرم

طرف جارہا تھا۔ والد ان تمام کے آگے بحالت سینہ زنی جارہے تھے۔ میرے والد ہمیشہ یہ خیال رکھتے تھے کہ کبھی سادات کے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ اس دور میں جب کہ بلدیاتی کمیٹیاں نہیں ہوتی تھیں۔ اور گلیاں کوچے کچے ناہموار اور غیر محفوظ ہوتے تھے بھی جلوسہائے عزا کے تمام شرکاء پابرہنہ ہی جاتے تھے۔ جو لوگ اپنی عمر کے اعتبار سے اس وقت کے حالات سے واقف ہیں انہیں معلوم ہے کہ راستہ میں کوئی شریک جلوس بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے محفوظ نہیں ہوتا تھا۔ اور اس دور میں بچھوؤں کی تعداد بھی بکثرت ہوتی تھی۔ ایک عزادار کا بیان ہے کہ میں بچھوؤں کے ڈر سے جوتے نہیں اتارتا تھا۔ ہوا یہ کہ جو لوگ پابرہنہ تھے ان میں سے کسی کو بھی بچھو نے نہیں کاٹا اور مجھے جوتوں میں بچھو نے کاٹ لیا۔ وہ شخص میرے والد مرحوم کے زمانہ سے آج تک زندہ ہے اس سے اس واقعہ کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔

بنابریں مکتب اہلبیت کے ارادتمند کو چاہیئے کہ وہ اپنے بزرگ علمائے کے اس عمل کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔

اس واقعہ کو آیت اللہ آقائی شیخ مرتضی حائری نے ۲۲ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ کو مولف کے لیے بیان کیا ہے۔

ایسے نہ ہو کہ عربی کی دو اصطلاحات جان لیں تو ایسی کتابیں لکھنا شروع کردیں

باسمہ تعالیٰ شانہ — الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین لاسیما خاتم النبیین وعلی جمیع اصفیاء اللہ فی ارضہ الخلفاء الالٰھیۃ سیما خاتمھم حجۃ ابن الحسن المھدی۔

بعض اہل علم احباب نے خواہش کی ہے کہ سلسلہ عزاداری میں چند الفاظ تحریر کروں۔ میں عظمت موضوع اور اپنی کم مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ غریب کربلا اور تمام ائمہ اہلبیت کے غم میں آنسو بہانے کا ثواب متعدد روایات میں موجود ہے اس موضوع سے متعلق علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں جو روایات جمع کی ہیں ان کی تعداد چالیس پچاس ہے جن میں سے اکثر احادیث مستند اور معتبر ہیں۔ بنابریں یہ کہا جاسکتا ہے کہ غریب کربلا پہ گریہ کرنا ضروریات مذہب سے ہے اب ظاہر ہے کہ جب بکاء مستحب ہے تو مقدمات بکاء کا استحباب بھی لازمی ہوگا۔ جیسا کہ ہارون مکفوف کی روایات معتبرہ میں ہے کہ جناب آل محمد نے اس سے مرثیہ پڑھنے کی فرمائش کی اور اس نے مرثیہ پڑھا۔

امور علی جدث الحسین۔ امل لاعظمہ الذکیہ

تربت حسین پر جاکر آپ کے پاکیزہ اور پارہ پارہ جسم سے کہنا۔

مرتضیٰ حائری ۲۵ محرم ۱۴۰۲ھ

گم کردہ راہ افراد کو ہدایت دے اور اگر قابل ہدایت نہیں ہیں تو اللہ انہیں نابود کر دے۔ آمین رب العالمین۔

۸۱۔ باسمہ تعالےٰ۔ بخدمت سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ سید رضا صدر دام ظلہ الوارف خدمت عالیہ میں مخلصانہ نیاز کے بعد عرض ہے کہ :

عزاداری اور مراسم عزا از قبیل سینہ زنی زنجیر زنی۔ سیاہ کپڑے پہننا۔ نیاز پکانا۔ وغیرہ جو شیعوں میں عرصہ سے مرسوم و معمول ہیں۔ ان کے متعلق ارشاد فرمائیں کہ آپ کی نگاہ عالیہ میں ان کا مقام ہے کہ تا کہ حضرت حجت کے لیے باعث خوشنودی ہو۔

علی ربانی

باسمہ تعالےٰ :۔ غریب کربلا کے مقدس جہاد کی یاد کا تحفظ کٹھن سے کٹھن حالات میں اور ہر صورت میں امت مسلم کے اہم ترین وظائف سے ہے۔ خواہ یہ یاد سینہ زنی اور زنجیر زنی کی صورت میں ہو یا مجالس عزا کے انعقاد سے ہو یا بصورت نیاز ہو۔ اسی طرح ان کے ایام ولادت میں جشن سرور وغیرہ کا انعقاد ہو۔ کیونکہ اس قسم کی محافل کا انعقاد اور یوم عاشور کے جہاد کا تحفظ ایمان کی زندگی اسلام کی بقاء اور معرفت حقیقتہ کا ضامن ہے۔

۲۵ محرم ۱۴۰۲ھ سید رضا صدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزاداری سید الشہداء ایک صحیح راستہ اور الٰہی مبداء فیض ہے فضیلت عزاداری گریہ انبیائے عظام از حضرت آدم تا حضرت خاتم اور اہلبیت عصمت از علی و فاطمہ تا حضرت حجت سے توسل برائے قضائے حاجات کے سلسلہ میں متعدد روایات و احادیث موجود ہیں۔ اسی طرح ملائکہ کی مرثیہ خوانی۔ جنات وحوش طیور اور دیگر چوپایوں کے علاوہ ارض وسما کا امام حسین پر گریہ کرنا تواتر کی حد تک مروی ہے۔ اور ہر صورت میں اس کا جواز غیر مبہم اور واضح ہے۔ اس حقیقت نور ابتہ کا تحفظ لازمی ہے۔ دشمنان دین نے اپنی وسیع تر تبلیغات کے ذریعہ ہمیشہ عزاداری کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ کبھی عزاداری کو افسانہ کہتے ہیں۔ تو کبھی تعصب کا مظاہرہ کہتے ہیں اور کبھی اسے پرانی رسم کہدیتے ہیں۔

ان کے یہ استدلال دیکھ اور سن کر سادہ لوح افراد ان سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عزاداری اپنے روز اول کی طرح رو بر تی ہے۔ کیا یہ انتہا نہیں ہے کہ پا بند رسن اسیران اہلبیت جو عزاداری پر قادر نہ تھے۔ انہوں نے بھی چند دنوں کے بعد یزید کے کاخ ظلم و جور میں عزاداری کی۔ اور رفتہ رفتہ اس سلسلہ نے تمام شہروں اور محلات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور دشمن اندھا ہو گیا۔ عزاداری اسلام حیات کے ساتھ ساتھ اسرار جہانبانی کی بھی حامل ہے۔ عزاداری کے اعتبار سے شیعہ سٹیج انتہائی اہم ترین خصوصیات اور

کی امیدیں شامل ہو جاتے ہیں اور اپنے علمی اور مجری العقول فلسفیانہ بیانات سے حیرت انگیز فلسفہ شہادت امام مظلوم کو صلاحیت سے بیان کرتے ہیں تو اس کی افادیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ البتہ بعض اوقات مجاہدین کی سرکوبی میں مطالب میں سقم اور مسامحہ بھی ہوتا ہے۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہرگز کم نہیں ہے۔ لہٰذا اسٹیج پر اس پہلو کو بھی فراموش نہ کیا جائے۔ یہ بھی دشمنوں کی خواہش ہے کہ جب وہ عزاداری کو کلیتاً ختم کرنے سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے یہ خواہش کرنا شروع کر دی کہ بس صرف مصائب ہی پڑھے جائیں (تاکہ اصول اسلام اور فروع دین بیان نہ ہوں)

بہر صورت عزاداری ایک فطری شئے ہے۔ جس میں یہ بتایا جانا ضروری ہے

۱۔ حسین کون تھا۔؟ (۲) آپ کا نصب العین کیا تھا؟

۳۔ واقعہ کربلا کیسے ہوا؟

اگر انسان ان نکات پر غور کرے تو وہ ہر وقت اپنے کو عزادار دیکھے گا۔

اے اللہ! بحق محمد و آل محمد ہماری اس تحریر کو قبول فرما۔

۲۵ محرم ۱۴۱۲ھ

مصطفیٰ اعتمادی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و افضل الصلوٰۃ و السلام علی عبدہ و حبیبہ و صفیہ محمد و آلہ الطیبین الطاہرین المیامین الائمۃ المعصومین واللعن الدائم علیٰ اعدائہم اجمعین الی یوم الدین اما بعد

بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ زمانہ اس قدر آلودہ ہو چکا ہے۔ اور شیعہ مذہب کے خلاف اس حد تک تبلیغات کی جا چکی ہیں کہ اب شعائر قطعیہ اور امور مسلمہ کے متعلق سوال ہونے لگے ہیں۔ جن میں سے ایک عزاداری سید الشہداء علیہ السلام ہے۔ یہ بات اتفاقی نہیں ہے بلکہ دشمنان اسلام و دشمنان مذہب تشیع کے مخفی و ظاہر تبلیغات سے اس کی پشت پناہی ہوتی ہے۔

واقعہ کربلا امام حسینؑ اور اس کے جان نثاروں کی شہادت کے متعلق رسول اکرمؐ جناب امیرؑ حضرت صدیقہ طاہرہؑ اور امام حسنؑ کئی بار خبریں دے چکے تھے اور اس مصیبت عظمیٰ پر گریہ و زاری کر چکے تھے اور اس واقعہ کے بعد تمام آئمہ طاہرین مخصوص امام صادقؑ امام موسیٰ کاظمؑ امام رضاؑ نے مجالس عزاداری برپا کیں اور اس مصیبت پر شعر لکھنے والے شعراء کو تشویق دلائی تھی۔ اور رونے رولانے والوں کے لیے ثواب اور اجر عظیم بیان فرماتے رہے۔

زنجیر مارنا۔ ماتم کرنا اور اس قسم کے بائی چیزیں جو سوگواری کی عظمت ہوں۔

[illegible]

ایک شخص نے ایک شیعہ عزادار پر اعتراض کیا کہ اس عزاداری کا کیا فائدہ ہے جب کہ حضرت امام حسین ؑ کو شہید ہوئے کئی صدیاں گزر چکی ہیں۔

اس نے جواب دیا کہ حضرت رسول ؐ اکرم نے چالیس ہزار یا باختلاف روایات ایک لاکھ مسلمان حاج کے سامنے جناب امیر ؑ کا بازو پکڑ کر ان کی خلافت کا اعلان کیا اور فرمایا۔ مَن کنت مولا فعلی مولاہُ اور ایک مفصل خطبہ بیان فرمایا اور تمام موجودہ مسلمانوں سے بیعت لی۔ لیکن رسول پاک کی رحلت کے بعد لوگوں نے اتنی جلدی فراموش کر دیا۔ اس لیے ہم سید الشہداء علیہ السلام کی عزاداری کرتے ہیں تاکہ مسلمان اس واقعہ کو فراموش نہ کر دیں۔ اور دشمنان اسلام یعنی بنی امیہ کے اصلی کردار کو تبدیل کر کے تقویٰ اور فضیلت کی صورت میں پیش نہ کیا جا سکے۔

خداوند عالم سے التماس ہے کہ وہ اس مظلوم فرقہ (شیعہ امامیہ) کو دشمنان اسلام کی تبلیغات سے محفوظ و مامون فرمائے۔ اور امام زمان ؑ کا ظہور فرمائے۔ اور منافقین اگر قابل ہدایت ہیں تو ان کو ہدایت فرمائے۔ ورنہ انہیں نیست و نابود فرمائے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

۲۴ محرم سنہ ۱۴۰۲ھ

محی الدین ممقانی

هدایت هستند هدایت کند واگر فاقد قابلیت هدایت هستند نابود فرماید ۰ ولا حول ولا قوه الا بالله واخردعوانا ان الحمد الله رب العالمین ۰ ۲۶ محرالحرام ۱۴۰۲ محی الدین ممقانی

ولا حول ولا قوة الا بالله واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۲ الهج

محی الدین ممقانی

نظر مبارک حضرت آیت الله العظمی شیخ احمد سبط الشیخ الانصاری

در باره عزاداری امام مظلوم حسین بن علی علیه السلام

بسم الله الرحمن الرحیم و به نستعین

ما رقم فی الورقة المنسوبة الی المرحوم الحجة المیرزا النائینی

[illegible] علیه فی المعنوی

احمد سبط الشیخ الانصاری

۲۶ محرم الحرام

۱۴۰۲ هـ ق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو کچھ اس فتوٰی میں مذکور ہے جو مرحوم حجت سرکار علامہ مرزا نائینی کی طرف منسوب ہے از روئے فتوٰی وہ قابل اعتماد اور موثق ہے۔

۲۶ محرم ۱۴۰۲ھ

احمد سبط شیخ مرتضیٰ انصاری

۸۵۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ آقائی حاج سید محمد کاظم موسوی قزوینی دامت برکاتہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقعہ کربلا نہ صرف تاریخ اسلام میں بلکہ تاریخ انسان میں اپنی نوعیت کا پہلا اور آخری واقعہ تھا اور ہے۔ کیونکہ امام حسینؑ آپ کے ساتھ ذریت نبویہؑ اور انصار جو اپنے وقت میں روئے ارض کے باسیوں میں سے کامل ترین اور بہترین افراد تھے۔ انتہائی ظلم و جور سے شہید کئے گئے۔ اہلبیتؑ طہارت کی مخدرات عصمت کو رسن بستہ شہر بشہر تشہیر کرایا گیا۔ اور ان تمام افراد نے اپنے ساتھ کیئے جانے والے ہر انسانیت کش اقدام کو صرف اور صرف تحفظ ناموس اسلام کی خاطر قبول کیا۔ عظمت قرآن کے دفاع اور بقائے دین کے لیے یہ قربانی پیش کی۔

نظر باینکه فاجعه کربلا در تاریخ اسلام بلکه در تاریخ بشر بی نظیر بوده و هست زیرا حضرت سید الشهداء حسین بن علی سلام الله علیه و خاندان و اصحاب بزرگوارش را که بهترین اهل زمین بودند بفجیع ترین کیفیتی شهید کردند و دختران وحی و رسالت را با کمال اهانت اسیر کردند و آن بزرگواران شهادت و اسیری را تحمل کردند در راه حفظ اسلام و دفاع از قرآن وبقاء دین خدا ، لهذا سزاوار است عارفین بمقام امامت و مطلعین ، از اهمیت فاجعه کربلا یاد آورمصائبی که بر این خاندان مطهر، نازل شد فراموش نکرده و بهروسیله ای که ممکن است زنده نگهدارند واقعه دلخراش کربلا را وعملا بجهانیان اعلان و اعلام کنند که فاجعه کربلا از جمیع حوادث خونین اسلام مهمتر و جانسوزتر است ، و در تاریخ جنایات جنایتی مانند حادثه واقع نشده ، بهمین جهت طرز بزرگداشت این فاجعه امتیاز خاصی دارد و اسلوب مخصوص در آن رعایت میشود تا اینکه جلب انتباه کند از همه طبقات و جهانیان بفهمند که مطلب فوق العاده — بزرگ است و مستوجب تأثر عمیق واندوه بسیار است، ومجالس عزاداری و دسته های سینه‌زنی و زنجیرزدن و امثال ذلك از مظاهر حزن و مصادیق تعظیم روز عاشوراء و فاجعه عاشوراء است . البته مطالب بیش از اینها است ولی بهمین مختصر اکتفا میشود .

وسلام الله علی الحسین واصحابه ۲۶محرم / ۱۴۰۲

محمد کاظم القزوینی الموسوی

وسلام الله علی الحسین واصحابه

۲۶ محرم ۱۴۰۲

محمد کاظم القزوینی الموسوی

والے ہر دور کے ہر باسی کو کھلے عام اس واقعہ کے حقائق اور پس منظر سے آگاہ رکھیں جس طرح انسانیت کی تاریخ ایثار میں یہ واقعہ بے مثل ہے اسی طرح ستم کی تاریخ بھی فاجعہ کربلا کی نظر لانے سے قاصر ہے یہی وجہ ہے ۔ اس واقعہ کے اثرات دور اس اور اس کے یاد کے مخصوص اور ممتاز ذرائع ہیں تاکہ ہر قسم کے افراد اس واقعہ سے اپنے اپنے مزاج اور افتاد طبع کے مطابق اثر قبول کریں ۔ چنانچہ مجالس عزا ، سینہ زنی اور زنجیر زنی کے جلوس وغیرہ جیسے تمام مراسم عزا حزن والم کے مصادیق اور یوم عاشور کی اظہار عظمت اور اہمیت کے لیے ہیں ۔ اگرچہ اس سلسلہ میں لکھنے کو بہت کچھ ہے لیکن ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں ۔

سلام اللہ علی الحسین واصحابہ ۲۶ محرم ۱۴۰۳ھ

محمد کاظم قزوینی موسوی ۔

جهت ... عزاداری را گفته است که باب ... از کتاب بحار الانوار نقل کرده گشتن

هر چیز حتی آسمان و زمین و مرغان و ماهیان برای آنحضرت گریسته اند

ضجیج فرشتگان و گریه آنان مانند گریه پیامبران در امر حسین ع

در کتب معتبره مسطور است . امام هشتم علیه السلام به

ریان بن شبیب فرمود : « ان کنت باکیاً لشیء فابک للحسین ع

یعنی اگر برای چیزی خواستی گریه کنی باید پس بر حسین گریه کن

... بنابرین ... عزاداری حسین ع از مصادر عصمت

قابل انکار نیست اما رفع عزاداری آنحضرت اهمیت

که کتابها در شأن آن نوشته شده است حقیر در مقام

با بیان چند شعر از ارجوزه اسرار الشهادة الکاظمیه ختم

واذ نری الاسلام دون حایط ... مثل القیاس فاقد الشرائط

فلتجب الفدیة للهدایة ... من آهل الایمان ذی الولایة

اذ الفداء واجب کفائی ... علی الوجودات بحکم عالی

فقام بالقوم امام الامة ... علی فداء الانفس المهمة

لاول آل اللہ من عصبته ... ما اشرق الارض بنور ربه

جل یتق الامران بالشهادة ... الدین والدنیا مع السیادة

یالیت کنا معهم رمیمة ... حتی نفوز فوزة عظیمة

فلینبغی البکاء والصیانة ... ... البکاء اثر الامانة

محرم ... الاحقر محمد بن ... الکاظم ... الواعظ

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے خیال میں اگر بحارالانوار میں گریہ بر امام حسینؑ کے ثواب سے مضمون باب کا مطالعہ ہی کر لیا جائے تو عزاداری کے لازم ہونے کے لیے کافی ہوگا۔

ارض وسما۔ پرند اور مچھلیوں تک نے سانحہ کربلا پر گریہ کیا ہے۔ ملائکہ جناب۔ اور انبیاءؑ کا گریہ بر امام حسینؑ بھی کتب میں مذکور ہے۔ امام رضاؑ نے ریان ابن شبیب سے فرمایا تھا اگر تو کسی چیز پر رونا چاہے تو پھر امام حسینؑ کے غم میں رویا کر۔ بنابریں عزاداری امام حسینؑ کا جواز مصادر عصمت وطہارت سے ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ قربانی امام حسینؑ وہ معاملہ ہے جس پر کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ میں اسرار الشہادۃ کے موضوع پر ذیل کے چند اشعار سے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

- جب سبزہ زار اسلام کی چار دیواری گر جائے۔ اور اسلام قیاس کی مانند مفقود الشرائط رہ جائے۔
- ایسے حالات میں ہر صاحب ولایت اور صاحب ایمان کے لیے بقائے ہدایت کی خاطر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔
- کیونکہ از روئے حکم غایت تمام موجودات کے لیے ایسے حالات میں ایثار واجب کفائی ہوتا ہے۔

یعنی مشرف ہوئی۔

- اس شہادت سے دو چیزوں کو بقاء نصیب ہوئی۔ دین۔ دنیا اور سیادت۔
- کاش میں بھی ہوتا اور ان کے ساتھ دفن ہو کر فوز عظیم سے بہرہ ور ہوتا۔
- اس قربانی کے تحفظ کی خاطر عزاداری انتہائی ضروری ہے۔ اور یہی عزاداری ہی دیانت کی علامت ہے۔

۲۶ محرم ۱۴۰۲ھ محمد واصف

۸۷۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ عبداللہ جوادی آملی دامت برکاتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ اولیاء اللہ کی درس آموز زندگی کی یاد وہ سنت ہے جو ذات احدیت نے جاری کی ہے اور ہر بعد میں آنے والے نبی کو اپنے پیشرو نبی کی یاد دیوں دلائی ہے۔ ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو یاد کرو۔

۲۔ ذریت رسول کے غم میں مراسم عزا اور ماتم معارف دینیہ کے نشر اور بقائے دین کا سبب ہیں۔ کیونکہ از روئے ارشاد نبوی قرآن اور عترت ہی وہ دو گرانقدر ساتھی ہیں جو حوض کوثر تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔

۳۔ غم مظلوم کربلا میں دل کا متاثر ہونا فطری بات ہے جو زبان حال سے ہر ایک سے مخاطب ہے کہ۔ جو اثر اس میں ہے اور کسی میں نہیں۔

ہوتی ہے

۶۔ عزاداری امام حسینؑ میں سینہ زنی اور پا برہنہ چلنا تشویق، حریت اور کسی بھی سازش ناقبول شخص کے لیے مشعل راہ ہے جو ہر جابر سے یوں خطاب ہے میں نہ تو کسی ذلیل کی طرح اپنا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دوں گا۔ اور نہ ہی غلاموں کی طرح بھاگ جاؤں گا۔

۷۔ امام حسینؑ کی شہادت پر آنسو بہانا وہ امام حسینؑ جس نے ناموس اسلام کے تحفظ کی خاطر بھا تک دہل کہدیا تھا۔ اگر روئے ارض پر میرے لیے کوئی جائے پناہ نہ رہے تب بھی یزید ابن معاویہ کی بیعت نہ کروں گا۔

یہ تمام امور اسلام کی بہترین سنتوں میں سے ہیں۔ اے مولا جسے آپ نے حق فرمایا ہے میں بھی اسی کو حق سمجھتا ہوں اور جسے آپ نے باطل قرار دیا ہے میں بھی اسے باطل سمجھتا ہوں۔

۲۷ محرم ۱۴۰۲ھ
عبداللہ جوادی آملی

ارشاد نبوی ہے۔

- جو آل محمدؐ کی محبت پر مرا شہید ہوا۔
- جو آل محمدؐ کی محبت پر مرا تائب ہو کر مرا۔
- جو آل محمدؐ کی محبت پر مغفور ہو کر مرا۔

۸۸۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ محمد تقی جعفری تبریزی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء و رسلہ محمد و علی آلہ الطیبین الطاہرین۔

امام حسین اپنی زندگی کو دست قدرت میں فروخت کر رہے ہیں اپنے زر امتاع جان۔ فروخت کنندہ اور خریدار کو دیکھیے۔

انبیاءؑ۔ اوصیاء اور اولیاء اللہ نے حصول کمال اور تبلیغ ہدایت میں جو کام سرانجام دیئے ہیں۔ ان کی بدولت وہ بارگاہ رب العزت میں عظمت کے آخری درجہ پر فائز ہو چکے ہیں۔ اور آپ کی سیرت جسم ہستی میں دھڑکتے دل اور بحر زیست میں تیرنے والی کشتی کے قطب نما کی ہے۔

بالعموم ملت مسلمہ اور بالخصوص فرقہ شیعہ حقہ کی نگاہ میں امام حسین کا وہی مقام ہے جسم اسلام کے لیے آپ دھڑکتا دل ہیں۔ اور بحر اسلام کی کشتی نجات کا آپ قطب نما ہیں۔ اور اس بحر اسلام کا ساحل بارگاہ خالق میں حضور ہے۔

ہر امام صفت باری کے اس عظیم کارخانہ میں اللہ کی حکمت کاملہ کے مطابق ایک مخصوص راہ اور مخصوص کا مامور اور سالک ہوتا ہے۔ اللہ کی مشیت کاملہ اور لطف الٰہی کا وہ تقاضا جو حیات انسان سے حجت خالق سے مربوط ہوتا ہے

جب بھی کل نفس ذائقۃ الموت کا پیمانہ ... آنکھوں کے

پیش نظر ایک نمائندہ خالق اس دنیائے فانی سے آنکھیں بند کرتا ہے۔ اور اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ تو اس کا جانشین اپنے عہدہ راہبری اور منصب راہنمائی کی مسند پر جلوہ گر ہوجاتا ہے۔ انہی حجج الٰہیہ میں سے علمائے ربانیین بھی ایک ہیں جن کے متعلق ارشاد معصوم ہے۔

ایسا عالم جو اپنے دین کا محافظ ہو۔ اپنے نفس کا نگران ہو۔ اپنی خواہشات کا مخالف ہو اور حکم مولیٰ کے تابع ہو۔

ایسے علماء بھی اللہ کی طرف سے دین الٰہی کی پیشرفت کے لیے دھڑکتے دل اور قطب نمائے کشتی حیات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

لیکن دوسرا جانشین پیغمبر (امام معصوم) ہر فکری سوچ سے آگاہ ہوتا ہے اس کا دل پاکیزہ اور مقدس جذبات کا مسکن ہوتا ہے۔ یہ نائب نبی اور امور نبوت کی پیشرفت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اسی کو ہم جسم کائنات کا حقیقی قلب حساس اور کشتی حیات کا حقیقی قطب نما سے تعبیر کرتے ہیں۔

یہ دونوں فعال اور ذمہ دار عامل ہیں۔ جو اسلامی زندگی کی بقاء کے ضامن ہیں۔ امام حسین کا سرخ ترین سانحہ جو عالم اسلام میں بالعموم اور عالم شیعت میں بالخصوص فکر انسان کو عظمت حق اور اہمیت عدالت کا درس دیتا ہے۔ انسانی پاکیزہ دلوں کے مقدس جذبات کو بلند سے بلند کرتا ہے گذشتہ صدیوں میں۔ صدائے۔ یا حسین۔ سے یا حق۔ اور یا عدل کی آواز بلند ہوئی ہے جو فضائے عالم میں لرزاں ہے۔

عالم میں پھیلتی ہے ... انسانیت کی ضامن ہے۔ بنابریں آج یہ سوال کرنا کہ۔ کیا عزاداری اور مراسم عزا جو دلی جذبات کے اظہار کی آواز ہے۔ اور جسے حسینی ایام میں برپا کیا جاتا ہے۔ ان ایام حسینی میں جو ناموس اسلام سے دفاع کے نام پر آج بھی جبین تاریخ کا جھومر بنے ہوئے ہیں۔ اور یہ پوچھنا کہ۔ یہ مراسم عزا جائز ہیں یا نہیں ؟

یہ سوال بالکل ایسا ہے جیسے کوئی پوچھے کہ۔ کیا ناموس حق سے دفاع احیائے عدالت کی جنگ۔ ظالم کے خلاف قیام۔ اور سرکش سے مقابلہ جائز ہے یا نہیں ؟

اس سوال کا جواب خود سوال میں موجود ہے سوال یہ ہوگا۔ آیا حق اور حامیان حق کی نصرت جائز ہے یا نہیں ؟ اس علت کے پیش جواب یوں ہوگا کہ۔

بصورت جلوس اور بصورت منظم حامی حق امام حسین ابن علی کی عظیم تر قربانی کی نصرت اور اس کا پرچار نہ صرف ایک جائز کام ہے بلکہ مطلوب موکد ہے۔ اور ضروری ہے۔ عقلائی جذبات کو تقاضائے عقل کے مطابق ایسے پاکیزہ احساسات سے اجاگر کیا جائے کہ انسان کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں ایام عزا میں نمایاں ہوسکیں۔

۷ صفر ۱۴۰۲ھ
محمد تقی جعفری

سے جہاد اکبر ان کے سامنے ہے۔

وسائل الشیعہ ج ۶ ص ۱۲۱۴

۸۹۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ سید مہدی لاجوردی :

باسمہ تعالےٰ :۔

یقین کیجیے کہ چہ حسین ہی رمز ازلی ہے۔

چہرہ حسین ہی ابدی عشق ہے۔

اگر تجھے شاہی آئینہ جمال کی ضرورت ہے۔

تو وہ صرف اور صرف روئے حسین ہی ہے۔

اس اللہ کی حمد ہے جس نے مراتب شہدا کو اعلیٰ مدارج عنایت فرمائے اور ان کے شیعہ کو شہدا پر روئے رلانے اور رونے کی صورت بنانے کے عوض آتش جہنم سے نجات دی اور نصرت مظلومین اور مستضعفین کے صلہ میں انہیں اعلیٰ ترین صفات کا مکین قرار دیا۔ حضرت محمدؐ اور ان کی آل پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ خصوصاً اس یگانہ روزگار پر رحمت خدا ہو جس کی ذریت میں نور امامت ودیعت فرمایا۔ جس کی مٹی کو شفا قرار دیا۔ جس کی ضریح کو اجابت دعا کا مقام بنایا جس پر آسمانوں نے خون کے آنسو بہائے جو ساکنان یثرب و بطحاء کا فخر تھا۔ اس کے نو امام بیٹوں پر اور خصوصاً امام زمانہ حجت ابن حسن پر رحمت باری ہو

اور کمزور کے مقابلہ میں جابر کی شکست ہے۔ کون نہیں جانتا کہ قیام امام حسینؑ سے قبل اور سانحہ کربلا کے بعد سینکڑوں انقلاب کرہ ارض نے دیکھے ہیں۔ اور سینکڑوں انقلاب آئیں گے۔ لیکن انقلاب کربلا سے عظیم تر ایسا انقلاب آج تک چشم فلک نے نہ دیکھا ہے اور نہ دیکھیں گی جس کے ثمرات انقلاب کربلا سے زیادہ دیرپا اور دور رس ہوں۔ اکثر مورخین کے نزدیک کرہ ارض پر ہونے والے تمام انقلابات خواہ وہ یورپین خونریزیاں ہوں۔ یا صلیبی جنگیں۔ مغلوں کی لشکر کشی ہو یا کوئی جنگ بیرونی یورشیں ہوں۔ یا داخلی بغاوتیں ان تمام کا مقصد حصول اقتدار۔ جلب شہرت۔ حب ریاست اور خواہش سربرآرائی رہا ہے اور رہے گا۔ جب کہ انقلاب کربلا سو فیصد اللہ کے لیے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا اثر اور ثمرات تا قیامت رہیں گے۔

جب تک اللہ کی خدائی موجود ہے شہنشاہ کربلا کا پرچم لہرا رہا ہے جو لوگ عزاداری امام حسینؑ کے مراسم عزا اور آپ سے متعلق انجمنوں پر زبان طعن دراز کرتے ہیں وہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔ اعتراض برائے اعتراض کرتے ہیں۔ دشمنان دین ہیں اور اعدائے آئین ہیں۔ ایسے لوگ درسگاہ شرف و کمال سے اعلان جنگ کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ قرآن و دین حق کے راہنمایاں حقہ کی لعنت کا طوق گلے میں ڈال رہے ہیں۔

یہ حسین لاریب متقین اور مجاہدین کے لیے ہدایت ہے۔

۹۰ ۔ مراسم عزا اور آیۃ اللہ حسین وحید خراسانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزاداری اور مراسم عزا سے امام آئمہ معصومینؑ کی سیرت ہے ۔ آپ کے فضائل و مصائب کا تذکرہ مشن آل محمد کا احیاء ہے جس کا استحباب روایات متواترہ سے مستفاد ہے ۔

۴ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ
حسین وحید خراسانی

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی محمد والہ الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین ۔

خلاق عالم نے آیۂ مودت میں اجر رسالت کو محبت فی القربیٰ میں محصور کر دیا ہے ۔ جس طرح نبوت ۔ امامت ۔ قیامت اور وجوب تکلیف عدل الٰہی کے فروع سے ہیں اسی طرح ذی القربیٰ سے محبت ولایت کے فروغ سے ہے اور پیغام رسالت کی امین ہے ۔ جس طرح انکار عدل فی الواقع انکار توحید ہوتا ہے اسی طرح مودت فی القربیٰ ایمان کی اساس اور شرط ہے علمائے کلام نے اپنے مقام پر عدل اور امامت کو اصول مذہب سے نہیں بلکہ اصول دین سے ثابت کیا ہے ۔ امام شافعی نے وجوب محبت کی تشریح یوں کی ہے ۔

اے اہلبیت رسول آپ کی محبت ۔ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے ۔ جو قرآن میں موجود ہے ۔ آپ کی عظمت اور جلالت قدر کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو شخص آپ کی ذوات قدسیہ پر صلوات نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی ۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ محبت ہو یا مودت دونوں دلی معاملات ہیں حدیث میں ہے ۔ ہمارے شیعہ ہماری فاضل طینت سے پیدا کئے گئے ہیں ہماری خوشی میں مسرور اور ہمارے غم میں محزون ہوتے ہیں ۔ جس نے تم سے محبت کی گویا اللہ سے محبت کی ۔ جس نے تم سے بغض کیا ۔ گویا اللہ سے بغض کیا ۔ جس نے تمہاری اطاعت کی گویا اللہ کی اطاعت کی ۔ نبی اکرمؐ

کا انعقاد ان کی ولادت پر جشن مسرت منانا۔ امامبارگاہیں بنانا۔ ان کی محبت میں کھانا کھلانا نوحہ خوانی کرنا۔ مرثیہ سرائی ۔سینہ زنی ۔ زنجیر زنی۔ شبیہ سازی ۔سیاہ لباس پہننا جلوسہائے عزا مرتب کرنا۔ چاقو زنی۔ ایشیا اور افریقہ میں مرسوم آگ پر ماتم کرنا اور خون بہانا۔ وغیرہ تمام مراسم عزا شعائر اللہ سے ہیں اور شعائر اللہ کی تعظیم تقویٰ ہے۔ علاوہ ازیں ارشاد خالق ہے۔ زیادہ روؤ اور کم ہنسو کے مطابق رونا حکم خدا ہے۔ اسی طرح۔ جو رویا۔ رلایا یا رونے کی شکل بنائی وغیرہ جیسی احادیث میں بھی رونے کو مامور شرعی بتایا گیا ہے۔ ان تمام امور سے عزاداری مظلوم کربلا کا جواز ہی ثابت ہوتا ہے۔ آیات و احادیث میں مذکورہ عقل کے مطابق ہیں۔ بنابریں۔ عقل۔ نقل۔ شریعت عرف عام۔ سیرت آئمۂ اہلبیت فتاوائے علمائے اسلام اور عمل خواص و عوام جو صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ یہ سب قریب الوجوب استحباب کی دلیل ہیں۔ کیونکہ قیام امام حسینؑ اللہ کے لیے دین خدا کے لیے، حکم توحید کی سربلندی کے لیے۔ کفر و ظلم و جور سے نبرد آزمائی کے لیے تھا۔ روئے ارض پر ہونے والے تمام انقلابات کے لیے مشعل راہ ہے۔ اور الحسین منی و انا من الحسین کا سر نہاں ہے۔

دعا ہے خداوند عالم ہمیں اور آپ کو انصار امام حسینؑ سے شمار فرمائے۔

۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

عبداللہ مجید فقیہی

دامت برکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزاداری امام مظلومؑ مذہب شیعہ کی بنیاد اور شعائر اللہ کی تعظیم ہے۔ آپ کے غم میں گریہ اور مجالس عزا کا انعقاد آنحضرت سے محبت اور الفت کا آئینہ دار ہے۔ ناجیوں کے علاوہ تمام فرق اسلامیہ کے نزدیک محبت اہلبیت ضروریات اسلامیہ سے ہے۔ کتب اہلسنت میں تواتر کے ساتھ ایسی احادیث صحیحہ منقول ہیں جن میں محبت و اہلبیتؑ کی رغبت اور بغض اہلبیتؑ سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔

مستند اور معتبر تفاسیر اہلسنت میں موجود ہے کہ جب آیۂ مودت کا نزول ہوا تو اصحاب نے آنحضورؐ سے سوال کیا کہ۔ یہ کون افراد ہیں جن کی مودت فرض کی گئی ہے؟ تو آپ نے فرمایا میرے ذوی القربیٰ۔ علی۔ فاطمہ۔ حسن اور حسین ہیں۔ دعا ہے خدائے قدوس ہمیں ان کی محبت پر ثابت قدم رکھے۔

۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

ابوطالب تجلیل تبریزی

کرمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ایمان والو۔ متقی بنو۔ بارگاہ خالق کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔ راہ خدا میں جہاد کرو تاکہ کامران بنو۔

ذات احدیتؒ نے کامیابی کے لیے دو اسباب بتائے ہیں۔

۱۔ تقویٰ، جدوجہد وجہاد۔

۲۔ وسیلہ۔ یعنی ہر ناقص کا اپنے نقص اور نقائص کے لیے کسی کامل کو واسطہ قرار دینا۔ گویا انسان اپنے مقام پر خواہ کتنا ہی متقی اور صاحب اعمال صالحہ ہو پھر بھی مقام قرب میں وہ ناقص ہے اور کسی کامل کے واسطہ بنانے کا محتاج ہے۔ اس کی تشریح مفصل کتب میں اپنے مقام پر موجود ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مراتب کمال میں آل محمد سے کامل تر کوئی بھی نہیں۔ ارشاد نبوی ہے۔ تم سبیل اعظم اور صراط مستقیم ہو۔ اللہ نے آغاز کائنات تم سے کیا اور اختتام عالم بھی تم ہی سے کرے گا۔ اے اللہ اگر مجھے تیری بارگاہ میں محمد و اہل بیت محمدؐ سے زیادہ قریب کوئی شفیع ملتا تو میں ضرور اسی کو اپنا شفیع بناتا۔ ارشاد نبوی ہے۔ میرے اہلبیت کشتی نوح کی مانند ہیں۔ خصوصاً امام حسین کے متعلق ارشاد ہے۔ الحسین منی وانا من الحسین ان الحسین مصباح الھدیٰ وسفینۃ النجاۃ۔ علاوہ ازیں تمام انبیاءؑ اور اولیا نے اپنے

حتیٰ کہ ملائکہ اور ملکوت اعلیٰ کے باسیوں نے بھی آپ کو وسیلہ بنایا۔ فطرس کا واقعہ معروف ہے۔ آئمہ اہلبیتؑ ہمیشہ مصائب مظلوم کربلا پر آنسو بہاتے رہے امام سجاد تو اتنا روئے کہ ان کا شمار چند رونے والوں سے ہوتا ہے۔ امام صادق امام کاظم۔ امام رضا تا حضرت حجت ہر امام اہلبیت عزادار رہا۔ روایات متواترہ میں امام مظلوم کے لیے رونے۔ مرثیہ خوانی اور نوحہ خوانی کا بے شمار ثواب موجود ہے۔

علاوہ ازیں مجالس عزا میں اصول دین۔ فروع دین۔ مواعظ۔ نصائح اور دیگر مفید معلومات ہوتی ہیں۔ بلکہ مجالس عزا کی حیثیت ایک عمومی مدرسہ کی ہے جس میں زن و مرد اور صغیر و کبیر سب شامل ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ سامعین توجہ سے سنیں۔ آج تو مشرق و مغرب کے باسی جو انسانیت سے دور۔ اور ہر قسم کی اخلاقی اقدار سے پرے ہیں بھی گمنام سپاہی۔ کی یاد میں آنسو بہاتے ہیں۔ اور اس کے کارناموں کی فرضی داستاں سناتے ہیں۔ مگر انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کچھ ایمان کے ضعیف۔ مغرب گزیدہ۔ آج کہتے پھرتے ہیں کہ مجالس عزا ذکر مصائب اور مراسم عزا کو اب ختم ہونا چاہیے۔ یہ یزیدیا ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہیں۔ لمبی لمبی تقریریں جھاڑتے ہیں۔ امام حسینؑ اور ان کے اصحاب پر ہونے والے مصائب کو بیان نہیں کرتے۔ لیکن جو شخص بھی تعصب کی پٹی اتار کر ان تقاریر کے اندر جھانکے

الا فلک کا مصداق رشد وہدایت کا وسیلہ اور بنا عرق الشدائد کا مصداق ہیں۔ میں اپنی اس تحریر کا اختتام چند اشعار پر کرتا ہوں۔

- بقائے دین کا سبب قیام امام حسین ہے۔ کربلا کی تمام تر تاثیر نام حسین کی بدولت ہے۔
- کٹ جانا مگر ظلم کے سامنے نہ جھکنا۔ کرہ ارض پر صرف مقصد حسین ہی تھا۔
- گویا آپ نے بتا دیا کہ انسان کے لیے ذلت ناقابل برداشت ہے۔ یہ صرف حسین ہی کا کلام ہے۔
- قیام حسین کا راز عقل کہاں پا سکتی ہے۔ مقام حسین ادراک عقل سے ماوراء ہے۔
- تن پارہ پارہ کو پامال سم اسپان کرانا۔ اور پھر زندہ رہنا یہ حسین ہی کا کام ہے۔ قائد انقلاب ایران آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینی نے فرمایا ہے کہ مجالس عزا کا انعقاد اور غم مظلوم کربلا میں رونا احیائے دین مبین ہے۔ خادم اہلبیت

السید حسین موسوی کرمانی

علیٰ آبائہ الاف التحیۃ والسلام

نظر مبارك حضرت آيت الله آقای حاج شیخ محسن حرم پناهی دامت برکاه درباره مجالس عزاداری امام حسین (ع)

بسمه تعالی

اقامهٔ عزا بانواع مختلف منتی آن که مشتمل بر فعل حرام نباشد برای حضرت ابی عبد الله الحسین (ع) واطعام عزاداران آن حضرت جایز است بلکه از نظر اینکه اقامهٔ عزاء حسینی تعظیم شعائر و احیاء امر امامت و ترویج شریعت میباشد میبایست مورد عنایت و اهتمام عموم شیعیان و دوستداران اهلبیت (ع) واقع شود. ۷/ جمادی الثانی ۱۴۰۲

والسلام علی من اتبع الهدی

الاحقر محسن حرم پناهی

والسلام علی من اتبع الهدی. الاحقر محسن حرم پناهی ۱۷/۷ ۱۴۰۲

باسم تعالیٰ۔ ہر قسم کے مراسم عزا کا انعقاد عزائے امام حسینؑ بشرطیکہ افعال محرمہ سے پاکیزہ ہوں۔ اور عزاداروں کو کھانا کھلانا تمام جائز ہے۔ بلکہ اس حیثیت سے کہ عزائے امام مظلوم تعظیم شعائر احیائے دین اور ترویج شریعت ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیئے اور محبان آل محمد کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

جمادی الثانی سنہ ۱۴۰۲ھ

احقر محسن حرم پناہی

قلم المقدسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سانحہ کربلا ایسے مخصوص آثار کا حامل ہے جن کی نظیر کم از کم تاریخ اسلام میں ملنا مشکل ہے۔ حادثہ کربلا آسانی سے فراموش ہونے والا نہ تھا فاجعہ کربلا شخصی اقتدار کی جنگ نہ تھی۔ بلکہ حق و باطل۔ ایمان و نفاق۔ شرافت و ذلت حریت و غلامی اور تواضع و تکبر میں جنگ تھی۔ واقعہ کربلا ایک تاریخی داستان نہیں ہے بلکہ۔ خون اور شہادت۔ ایثار و جانبازی۔ حریت فکر و غربت دین اور نصب العین۔ جابر اور متکبر سے نبرد آزمائی۔ خود جل کر دوسروں کو روشنی دینے تا شہادت جنگ۔ تسلیم و رضا اور دین و عقیدہ کے تحفظ کی درسگاہ ہے کربلا کے خونی حادثہ نے روئے شیعیت کو سرخ کیا ہے جسم۔ شیعیت میں خون کو حدت دی ہے۔ وقت کے ہر متکبر کے دور میں تمام علوی انقلابی کوششوں کا سرچشمہ واقعہ کربلا ہی تھا۔ ایسا واقعہ جو زندگی کی ضامن اور انسان سازی کی درس گاہ ہو ذہن سے مٹنے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ کل ارض کربلا اور کل یوم عاشورا کا مصداق بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام آئمہ اہلبیت نے اپنے اپنے دور میں عزاداری اور مراسم عزا کو زندہ رکھا۔

واقعہ کربلا ہی انسان سازی کا محرک رہا ہے۔ کیا ایران کا اسلامی انقلاب عزاداری کا ممنون احسان نہیں ہے؟

کیا اسی صدائے یا حسین نے ملت ایران کو انقلاب سے نہیں نوازا؟

کیا آپ چند لوگ انقلاب ایران کے چند سالہ دور میں افادیت عزاداری کو لوگوں کے ذہن سے محو کر سکتے ہیں؟ کیا ایران کے اسلامی سپاہیوں نے یا حسینؑ کے حیرت انگیز نعرہ سے دشمن کی صفوں کو پراگندہ نہیں کیا۔

یقین کیجئے درس گاہ حسینؑ ایک عظیم درسگاہ ہے اور ملت شیعہ ایسی درسگاہ کو کبھی نہیں بھول سکتی۔ بلکہ ملت شیعہ کا ہر فرد ہمیشہ اس سعی میں رہے گا کہ اس درس گاہ حسینی کو زیادہ سے زیادہ پر عظمت اور شکوہ مند بنائے اور کبھی بھی امام حسینؑ اور آپ کے اصحاب واقربا کی عظیم قربانی فراموش نہ ہو جائے۔ امت مسلمہ کو اسی درسگاہ سے جانبازی۔ اور دینداری کا درس ملتا ہے۔ یہی درسگاہ ہے جہاں سے مستضعفین عالم کی مدد ہوتی ہے۔ اور متکبرین روئے الارض سے مقابلہ ہوتا ہے۔

۱ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

قم ابراہیم امینی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین ۔ من یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب۔ (قرآن)

ہاں: جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے نہ صرف مراسم عزا جائز ہیں۔ بلکہ مستحب ہی نہیں بلکہ لازمی ہیں کیونکہ رونے رلانے اور رونی صورت بنانے کے مذہبی شعائر واسباب ہیں:۔

کتاب وسنت سے منقول دلائل جن رونے رلانے اور رونی صورت بنانے کے اجر کا تذکرہ ہے۔ ارشاد قدرت بھی ہے۔

زیادہ رونے کا مقتضی وحالت صلبیت اور مراسم عزا کے جواز ولزوم کی دلیل میں قوت کا ہے نیز ارشاد ربانی ہے۔ انہیں کہدے مودت فی القربیٰ کے علاوہ میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگتا۔

اس مودت اور محبت کے مصادیق میں سے عزاداری بھی ایک مصداق ہے۔ مثلاً رونا۔ سینہ زنی کرنا۔ زنجیر زنی کرنا۔ سیاہ لباس پہننا۔ وغیرہ جن کے نہ صرف جواز کے دلائل موجود ہیں بلکہ رجحان کے براہین بھی موجود ہیں۔ علمائے اعلام کی سیرت جاریہ بھی استحباب مراسم عزا کی دلیل ہے۔ جناب زینب کبریٰ کا پیشانی کو زخم کرنا اور خون بہانا بھی مراسم عزا کے جواز کی اہم دلیل ہے۔

والسلام علی الثقلین القرآن والعترة

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ سید محمد علی کاظمینی بروجردی

دامت برکاتہ

باسمہ تعالیٰ ؛

قیام امام حسین کے سلسلہ میں یوں تو بالعموم کئی کتابیں لکھی گئی ہیں ۔ لیکن ان آخری سالوں میں سینکڑوں ایسی کتابیں معرض وجود میں آئی ہیں جن میں قیام امام کے مخفی اسرار کو طشت ازبام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ اس حقیر نے بھی اس سلسلہ میں کچھ کام کیا ہے ۔ چنانچہ اس جگہ چند ایک نکات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ۔

- امام حسینؑ کے قیام نے حریت فکر کے خواہشمندوں اور پیشرفت اسلام کے لیے تا قیامت ایک ایسی درس گاہ کی بنیاد رکھی ہے جس پر رہتی دنیا تک تحقیق و تبصرہ ہوتا رہے گا ۔

مملکت حریت کے اس تاجدار نے تحفظ صلح وحدت اسلامی قیام امن وسکون کے لیے اور حفاظت ناموس اسلام کے لیے ایسی راہ عمل اختیار کی جس میں جابرانہ ڈکیٹرشپ ظالمانہ نظام حکومت عسکری قوت ۔ ابلیسی لشکر کشی اور اسلامی قانون شکنی سے نبرد آزمائی کا درس تھا ۔ آپ نے اس سلسلہ میں عملاً کوشش کی ہے کہ انسان مکمل حریت فکر کے ساتھ باآبرو جاہ و آزادی ہو ۔

اپنے وقت میں پورے جزیرۃ العرب اور تمام عالم اسلام پر چھائے ہوئے وحشت ناک اور خوف آلود سکوت کو توڑا ۔ وہ حکومت جو ضد قرآن و سنت تھی کے

روشنی میں پورے [illegible] ہے ۔

کیونکہ امام حسینؑ نہ صرف حریت فکر کا علمبردار ہے بلکہ الٰہی نمائندہ اور ان اصحاب کساء سے ہے جن کے حق میں آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہے ۔ بنابریں یہ بھی حق ہے کہ قیام امام حسینؑ کی بحث کو تاریخ ۔ تفسیر ۔ فقہ اور فلسفیانہ نقطۂ نگاہ سے دیکھ کر حریت فکر کی اساس کے بطور پیش کیا جائے ۔ اسی لیے اس سال ۶۱ھ شمسی کے ایام عزا میں بابائے ایران آیۃ اللہ خمینی نے مجالس و مراسم کے سلسلہ میں خصوصی حکم دیا ہے ۔ کہ مراسم و مجالس عزا جیسے سابقاً تھیں انہیں ویسے ہی بحال رکھا جائے ۔ کیونکہ شہادت کی موت ہی اس راہ کے ہر سالک کا نصب العین ہوتی ہے ۔ اور ظالم کے ساتھ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت ہی میں عزت اور سعادت ہے ۔ امام حسین ہی نے فرمایا تھا ۔ میں ظالموں کے ساتھ ذلت کی زندگی کو موت اور عزت کی موت کو ہی زندگی سمجھتا ہوں ۔

یہی حسینی فلسفہ حیات ہی تھا جس نے مملکت ایران کی کئی ملین آبادی کے دلوں میں جذبات کو حدت دی اور کلمہ حق اور سربلندی دین کے لیے یہ لوگ جانباز بن کر اٹھ کھڑے ہوئے ۔ انہیں اپنی موت کا یقین ہوتا تھا پھر بھی آگے ہی بڑھتے تھے ۔ یہ بالکل ایسے ہی ہوا جیسا کہ امام حسین کو اپنی شہادت کا یقین تھا ۔ لیکن بدکاروں کے دست بد سے دین کو آزاد کرانے ۔ ولایت حقہ کی تفسیر کو ان لوگوں کے دلوں میں روشن کرنے جو فاسقوں کو اپنا ولی و مرشد اور حاکم و آقا سمجھ بیٹھے تھے کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ۔ اور یہ ثابت کر دیا

ہاں یہ وہ راز ہے جس نے صدیوں سے اسے زندہ رکھا ہے
درس ہے۔ جو ہر سال نیا ہوتا ہے۔ ہر سال لوگوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ
مکتب امام حسینؑ کے پیرو کار تا زندگی اس درس کی تجدید کرتے رہیں گے۔
ظالمان عالم کے ظلم کے خلاف احتجاج کرتے رہیں گے۔ اور آپ کے فرزند
ارجمند امام مہدیؑ کے ظہور تک یہ سلسلہ برابر جاری رکھیں گے وہ امام مہدیؑ
جو اپنے ظہور سے ظلم و ستم کا خاتمہ کرے گا۔ دو ثبت اور جور کا عفریت فضائے
عالم سے نابود ہو گا۔ فرشتہ عدالت و انسانیت اپنی مسند عدالت پر جلوہ گر ہوگا

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

قم مصطفیٰ نورانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجالس عزائے امام حسینؑ کا انعقاد سیرت آئمہ معصومینؑ سے ہے جیسا کہ امام
باقرؑ نے دم آخر وصیت فرمائی تھی کہ ایام حج میں مقام منیٰ پر امام باقرؑ اور امام سجادؑ
کے لیے مراسم عزا منعقد کیے جائیں۔ اسی طرح مجالس عزا میں ذکر فضائل و مصائب
آل محمد اور ان کے مشن کا احیاء ہے۔ جس کا استحباب روایات متواترہ سے ثابت
ہے۔ یہی مجالس عزا ہی ہیں جنہوں نے صدیوں سے ہمارا تحفظ کر رکھا ہے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

عباس محفوظی

جناب والا آیۃ اللہ العظمیٰ دام ظلہ الوارف

مخلصانہ تسلیمات کے بعد عرض ہے کہ غریب کربلا کی شہادت کے بعد سے ہمیشہ مجالس عزا منعقد کی جاتی رہی ہیں اور آج بھی کی جا رہی ہیں۔ انہی مجالس عزا کے طفیل ہر دور میں ظلم ظالمین سے عوام کو آگاہ کیا جاتا رہا اور امت مسلمہ میں سے حاضرین مجالس خواب غفلت سے بیدار ہوتے رہے۔ مگر بعد افسوس کہنا پڑتا ہے کہ چند جاہل۔ یا۔ مفاد پرست افراد آج ان مجالس عزا کی مخالفت کر کے انہیں بے سود اور لغو قرار دیئے ہیں۔ براہ نوازش جناب والا اپنے نظریات کا اظہار فرمائیں تا کہ مفسرین اور منکرین کے خلاف دلیل و حجت ہو۔

الاحقر علی ربانی خلخالی

۳ شعبان ۱۴۰۲ھ

جواب : **ھو اللہ تعالیٰ**

چونکہ بندہ آج کل بیماری کے سبب صاحب فراش ہے اس سلسلہ میں میرے دل میں ایک بحر مواج ہے اس میں سے صرف ایک قطرہ ہی پیش کر سکتا ہوں۔ حسین کشتی نجات اور چراغ ہدایت ہے میرے خیال میں اتنا کافی ہے۔ اگر تفصیل مطلوب ہو تو میری کتاب۔ امام عظیم حسین ابن علیؑ۔ سے ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ سے توفیق کا متمنی ہوں۔

۳ شعبان ۱۴۰۲ھ میرزا خلیل

؎ موصوف کی یہ کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ ½ ۱۰ بجے صبح ۶/۸۸ ۶